UNIVERSAL LIBRARY

OU_224933

UNIVERSAL LIBRARY

سلسلۂ مطبوعات علمیہ جامعہ عثمانیہ

ترجمہ

کتاب الخراج وصنعۃ الکتابت

تالیف

ابو الفرج قدامہ بن جعفر

از

سید ابو الخیر مودودی

رکن سررشتہ تالیف و ترجمہ جامعہ عثمانیہ سرکار عالی

۱۳۴۹ھ م ۱۳۳۹ف م ۱۹۳۰ء

دار الطبع جامعہ عثمانیہ سرکار عالی حیدرآباد دکن

فہرس مضامین

گیارھواں باب

دیوان البرید، سکک، اور وہ رستے جو نواحی مشرق و مغرب تک جاتے ہیں

البصرہ سے سوق الاہواز کا رستہ، سوق الاہواز سے شیراز کا رستہ، شیراز سے السیرجان کا رستہ، السیرجان سے سجستان کا رستہ، شیراز سے اصبہان کا رستہ، الاہواز سے اصبہان کا رستہ۔
۱۳ - ۱۶

وہ مسالک جو کورۂ مشرق کو جاتی ہیں:—

مدینۃ السلام سے حلوان کا رستہ، حلوان سے قرمیسین کا رستہ، قرمیسین سے ہمذان کا رستہ، قرمیسین سے ہناوند کا رستہ، ہناوند سے ہمذان کا رستہ، ہناوند سے الکرج کا رستہ، ہمذان سے الایغارین کا رستہ، الکرج سے اصبہان کا رستہ۔
۱۶ - ۱۹

وہ مسالک جو ہمذان سے اکناف مشرق تک جاتی ہیں:—

ہمذان سے الرے کا رستہ، الرے سے نیسابور کا رستہ، نیسابور سے مرو کا رستہ، مرو سے آمل کا رستہ، آمل سے بخارا کا رستہ، بخارا سے سمرقند کا رستہ، سمرقند سے زامین کا رستہ، زامین سے الشاش کا رستہ، مدینۃ الشاش سے حدود الصین تک؛ سمرقند سے فرغانہ کا رستہ، زامین سے فرغانہ کا رستہ، ساباط سے شروسنہ کا رستہ، خجندہ سے قصر موہنان کا رستہ، الشاش سے فرغانہ کا رستہ، فرغانہ سے سے نوشجان اعلیٰ کا رستہ، طراز سے کیاک کا رستہ، مرو سے طخارستان کا رستہ، بلخ سے طخارستان اعلیٰ کا رستہ۔ ۱۹ - ۲۴

وہ مسالک جو نواحی شمال تک جاتی ہیں:—

کورۂ اذربیجان کے رستے— برذعہ سے مدینۂ مرند کا رستہ، المراغہ سے موقان کا رستہ، برزہ سے تکلاس کا رستہ، مرند سے دبیل کا رستہ، ورثان سے برذعہ کا رستہ۔
۲۴-۲۶

وہ مسالک جو مدینۃ السلام سے اکناف مغرب تک جاتی ہیں :—

مدینۃ السلام سے الموصل کا رستہ، الموصل سے نصیبین کا رستہ، نصیبین سے ارزن کا رستہ، آمد سے الرقہ کا رستہ، نصیبین سے الرقہ کا رستہ، بلد سے سنجار کا رستہ، سنجار سے قرقیسیا کا رستہ، الرقہ سے مرعش کا رستہ۔

۳۶-۳۹

وہ مسالک جو مدینۃ السلام سے نواحی مغرب تک جاتی ہیں :—

مدینۃ السلام سے الرقہ کا رستہ، الرصافہ سے دمشق کا رستہ، سلمیہ سے دمشق کا رستہ، حمص سے دمشق کا رستہ، دمشق سے جبال الاردن کا رستہ، الرملہ سے مصر کا رستہ، الفسطاط سے افریقیہ کا رستہ، ترنوط سے برقہ کا رستہ، برقہ سے اجدابیہ کا رستہ، اجدابیہ سے طرابلس (المغرب) کا رستہ، طرابلس سے القیروان کا رستہ۔

۳۹-۴۶

سکک ۴۶-۵۲

مدینۃ السلام سے نواحی مشرق کے سکک :—

مدینۃ السلام سے اصطخر کے سکک، مدینۃ السلام سے الجبل کے سکک، قم و اصبہان کے سکک، نہاوند کے سکک، قزوین کے سکک۔

۴۷-۴۹

مدینۃ السلام سے نواحی مغرب کے سکک :—

مدینۃ السلام سے الموصل کے سکک، بلد سے قنسرین کے سکک، حمص سے فلسطین کے سکک، نصیبین سے خلاط کے سکک، کفرتوثا سے قالیقلا کے سکک، الحصن سے حصن منصور کے سکک، دیار مضر کے سکک، منبج سے ثغور الشامیہ کے سکک، الفسطاط سے برقہ کے سکک۔

۴۹-۵۲

دوسرے باب میں سے

تیسرے باب میں سے

چوتھے باب میں سے

پانچویں باب میں سے

نہریں، چشمہ اور بطائح

چھٹا باب

مملکت اسلام، اس کی عملداریاں، اور ان کے ارتفاع

ساتواں باب

ثغور الاسلام اور ان کے گرد رہنے والی اقوام و امم کا ذکر

دِیباجَہ

اس کتاب کا مصنف ابوالفرج قُدامہ بن قُدامہ بن جعفر نصارائے عرب میں سے تھا، المکتفی باللہ (سنہ ۲۸۹ - ۲۹۵) کے ہاتھ پر اسلام لایا، اور دارالسلام کے دیوان خراج میں ایک زمانہ تک اوسط درجہ کی خدمتوں پر رہنے کے بعد ابوالحسن علی بن محمدؒ بن الفُرات کی وزارۃ میں دیوان الزمام کا رئیس ہوا۔ یاقوت نے لکھا ہے: آخری بات جو ہمیں اس کی نسبت معلوم ہے وہ ابوحیان کا یہ بیان ہے کہ وہ سنہ ۳۲۰ میں ابوسعید السیرافی اور متیٰ منطقی کے مناظرہ کے موقع پر الفضل بن جعفر بن الفُراتِ کے ہاں موجود تھا۔[1]

وہ اس عہد کے فُصحاء و بلغاء اور فاضل فلاسفہ میں سے تھا، اس نے ثعلب، المبرد، ابوسعدالسُکّریؔ، ابن قتیبہ اور ان کے طبقہ کا زمانہ پایا ہے۔ ریاضی اور منطق میں اعلیٰ دستگاہ رکھتا تھا، اور نقدِ شعر میں اپنے زمانہ میں مشہور تھا۔ اس نے ادب میں بہت سی کتابیں تالیف کی تھیں[2] لیکن ہمیں اس کی صرف دو کتابوں پر اطلاع ہے، جن میں سے ایک نقدالشعر ہے، جو اس موضوع پر پہلی اور ایک اچھی کتاب ہے؛ سنہ ۱۳۰۱ میں استانہ کے مطبعۃ الجوائب میں طبع ہو چکی ہے۔ اور دوسری کتاب الخراجُ

---

[1] یاقوت، معجم الادباء، ج ۶، ص ۲۰۴۔

[2] ابن الندیم، کتاب الفہرست، ص ۱۳۰۔

صنعۃ الکتابت ہے۔ یہ اس کی تالیفات میں غالباً سب میں بڑی، اور نہایت جزیل الفائدہ کتاب تھی۔ اس میں سلطنت کے تمام دواوین کے اعمال و احوال ان کے رسوم و آداب، اور وہ تمام امور جن کی ایک کاتب کو ضرورت ہوتی ہے، اس نے تفصیل سے لکھے تھے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس کثیر المنفعت کتاب کا بڑا حصہ ضائع ہوگیا۔ اس کی آٹھ منزلوں[۱] اور ہر منزل کے متعدد ابواب میں سے ہم تک جو کچھ پہنچا ہے وہ پانچویں منزل کا آخری باب، اور چھٹی منزل کے سات بابوں میں سے دو کامل اور چار ناقص ابواب ہیں۔

یہ ابواب، کتاب الخراج کے نام سے، مشہور مستشرق ڈی خویہ نے جسے عربی تاریخ و جغرافیہ کی بہت سی کتابوں کی تصحیح و تہذیب کا شرف حاصل ہے، قسطنطنیہ کے مکتبۂ کوبرلو کے دو ناتمام نسخوں[۲] سے مرتب کرکے مع ترجمہ فرانسویہ لیدن کے مطبعہ بریل سے شائع کئے ہیں۔ صفحاتِ آئندہ میں انہی ابواب کا ترجمہ ہے۔

ابوالخیر مودودی

دارالترجمہ جامعۂ عثمانیہ
۲۲ اکتوبر ۱۹۲۹

---

[۱] یاقوت، معجم الادباء، ج ۶، ص ۲۰۵۔
[۲] زیدان، آداب اللغۃ العربیہ، ج ۲، ص ۲۰۲۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الخراج وصنعۃ الکتابت

(پانچویں منزل)

گیارھواں باب

دیوان البرید، سکک[1] اور وہ رستے جو نواحی مشرق و مغرب تک جاتے ہیں

دیوان البرید

ابو الفرج نے کہا: برید کے لئے ایک دیوان کی ضرورت ہے جو اسی کے لئے مخصوص ہو۔ تمام نواحی سے جتنے خرائط روانہ ہوں وہ سب صاحب دیوان کے پاس جائیں، تاکہ وہی ان میں سے ہر شئے منزل مقصود تک پہنچوائے؛ تمام نواحی کے اصحاب برید و اصحاب اخبار[2] جو کچھ بھیجیں وہ خلیفہ کے سامنے ان کے

---

[1] ج، سکہ = ڈاک چوکی، وہ مکان یا رباط جس میں برید کا دفتر اور اس کے تنخواہ دار ملازم اور برید کے اونٹ گھوڑے اور خچر رہیں۔ اس کو سکۃ البرید اور دار البرید بھی کہتے ہیں۔

[2] اصحاب برید = پوسٹ ماسٹر۔ اصحاب اخبار = پرچہ نویس سلطان کیطرف سے والیوں اور اعمال کے خفیہ نگراں۔

پیش کرنے کا انتظام کرے، یا ان کے خلاصہ مرتب کرے؛ اور فُرُوَانقبیّین[1] و دمُوَقعین[2] و مُرتّبین سِکک[3] کے معاملات پر نظر رکھے۔ ان کے ارزاق چکائے، اور تمام بلاد میں اصحاب خرائط[4] مقرر کرے۔ اس دیوان کے رئیس میں جس
بات کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ وہ، یا فی نفسہ، اور یا خلیفۂ وقت قائم بالامر (۱۸۵)
کے نزدیک ثقہ ہو۔ کیونکہ اس دیوان میں ایسا کوئی کام نہیں جو ایک لایق و کارگزار اور مُتَصَنّع آدمی ہی کا محتاج ہو۔ بلکہ اُس کے لئے ثقہ اور مُتَحَفِّظ ہونا بھی ضروری ہے۔ ضبط اعمال و احوال کے دفتری رسوم و آداب اس دیوان کے بھی وہی ہیں جو ہم دوسرے دفتروں کے رسوم و آداب کے سلسلہ میں بیان کر چکے ہیں۔ لیکن اس دیوان کے رئیس کو ان امور کے علاوہ رستوں اور ڈاک چوکیوں اور تمام نواحی کی طرف جانے والی مسالک کے احوال سے، جن کا ہنوز ذکر نہیں کیا گیا ہے، باخبر ہونا؛ اور ان امور کی نسبت اس کے پاس ایسی معلومات کا ہونا، جن کے لئے اس کے سوا کسی اور کی طرف رجوع کرنیکی احتیاج ہو، ناگزیر ہے۔ اگر خلیفہ کسی طرف جانا چاہے، یا کہیں فوج بھیجنی چاہے جس کا معاملہ وہ اہم سمجھتا ہو (یا اسی طرح کے دیگر معاملات میں) اور وہ رستوں کے احوال اور دیگر متعلقہ امور کی نسبت اس سے سوال کرے، تو لازم ہے کہ وہ بغیر وقت و تکلف اس کے سوالات کا جواب دے، اور اپنے پاس اس قسم کی تمام معلومات پوری طرح مہیا و مرتب موجود رکھے۔

---

[1] حامل خرائط، پروانچی ہرکارہ۔

[2] ڈاک چوکیوں کے وہ ملازم جو اُسکُدار (یہ ایک پرچہ ہوتا تھا جس میں وارد و نافذ خرائط و مراسلات کی تعداد، اور ان کے، لکوں کے نام درج ہوتے تھے۔ فارسی: از کو دار) پر اس کے اوقات درود و صدور لکھتے، اور ان پر توقیع (مہر یا طغرا) ثبت کرتے تھے۔

[3] دارالبرید کے باقاعدہ ملازم، جن کے رواتب مقرر ہوتے تھے اور جو ان میں شبانہ روز متعین رہتے تھے۔

[4] پروانچی، ہرکارہ، ڈاک کے تھیلے لے جانے والے۔

دار المملکت سے تمام اطراف و نواح تک جانیوالی شاہراہیں اور اُن کی منزلیں

اب ہم مواضع اسماء برید، منازِل، ان کے درمیان میلوں اور فرسخوں کی تعداد، ہر منزل کی کیفیت، اس کے پانی، اس کی خشونت و سہولت، اس کی آبادی، اور ایسے ہی دوسرے امور کا ذکر کرتے ہیں۔ اور اس کی ابتدا اس شاہراہ سے کرتے ہیں جو مدینۃ السلام (بغداد) سے مکہ کو، جو منسک الاعظم و بیت اللہ الاقدم ہے، جاتی ہے۔ اس کے بعد ہم اس طریق (=رستہ) کا ذکر کریں گے جو مکہ سے آگے الیمن جاتا ہے۔ پھر دوسری سمتوں میں جانے والے رستوں کا ذکر کریں گے۔ اِنشَاءَ اللہ۔

مدینۃ السّلام سے مکّہ معظمہ کا رستہ

مدینۃ السلام سے جَسرِ کُوثیٰ، جو نہر الملک پر ہے، سات فرسخ جَسرِ کوثیٰ سے قصر ابن ہُبَیرہ پانچ فرسخ۔ قصر ابن ہُبیرہ سے سوق اَسَد سات فرسخ۔ سوق اَسَد سے ساہی[1] پانچ فرسخ۔ ساہی سے مدینۃ[2] الکوفہ پانچ فرسخ۔ الکوفہ سے القادِسیّہ پندرہ میل۔ القادِسیّہ سے العُذَیب ۶ میل — العُذَیب بَرّی سرحد پر (جزیرۃ) العرب و فارس کے درمیان ایک فوجی چوکی تھا؛ یہاں القادِسیّہ سے العُذَیب تک دو متصل دیواریں تھیں، اور

---

[1] م ابن رستہ، ۱۷۴؛ ا خرداذبہ، ۱۲۵: شاہی۔

[2] لغت عرب میں مدینہ اس شہر کو کہتے ہیں جو تہذیب و حضریت میں اپنے قرب و جوار کے تمام شہروں سے بڑھا ہوا ہو، اس کے گرداگرد فصیل ہو، اور وہ اس علاقہ (یا پوری مملکت) کا دارالحکومت ہو۔ چونکہ لفظ شہر یہ مفاہیم ادا نہیں کرتا اس لئے ترجمہ میں اصل لفظ برقرار رکھا ہے۔

۱۸۶ دونوں جانب نخلستان تھے، جب نکلنے والا نکلتا تو جنگل میں داخل ہو جاتا۔ العُذَیب سے المُغیثۃ، جہاں پانی کے حوض ہیں، چودہ میل۔ المُغیثۃ سے القَرعَاءُ ، ایک منزل ہے اور اس میں کنویں ہیں، ۳۲ میل۔ القَرعَاء سے واقِصَہ، جہاں حوض اور کنویں ہیں، ۲۴ میل۔ واقِصَہ سے العَقَبَہ، جہاں کنویں اور فرودگاہ ہے، ۲۹ میل۔ العَقَبَہ سے القاع ۲۴ میل۔ القاع سے زُبالہ، جو ایک آباد و کثیر الاہل مقام ہے، ۲۴ میل۔ زُبالَہ سے الشُّقُوق، جہاں حوض ہیں، ۱۸ میل۔ الشُّقُوق سے قَبرِ العِبادِی[1] جہاں حوض ہیں، ۲۹ میل۔ قبر العِبادِی سے الثَّعلبیہ ۲۹ میل۔ الثَّعلَبِیہ سے الخُزَیمیہ، جہاں پانی کی قلت ہے، ۳۲ میل — الخُزَیمِیّہ ایک شہر ہے جس کے گرداگرد فصیل ہے، اور اس میں منبر، حمام، اور حوض ہیں؛ اس کا نام الخُزَیمِیّۃ اس لئے رکھا گیا کہ خُزَیمَہ نے یہاں لاؤ جاری کی تھی؛ اس سے قبل اس کا نام زَرُوْد تھا؛ اسکی ریت سرخ ہے۔ الخُزَیمِیّۃ سے الاَجفَر ۲۴ میل۔ الاَجفَر سے فَید، جو منزل عامل ہے اور جس میں قناۃ و زُروع و منبر ہے، ۳۶ میل۔ فَید سے تُوز، جہاں حوض، کنویں، اور ابو دُلَف کا بنایا ہوا قلعہ ہے، ۳۳ میل۔ تُوز سے سَمِیراء جہاں حوض ہیں، ۱۶ میل۔ سَمِیراء سے الحَاجِر، جہاں حوض اور کنویں ہیں، ۳۳ میل۔ الحاجِر، سے مَعدِنِ النَّقِرَہ جہاں کنویں اور حوض ہیں، ۲۷ میل النَّقِرَہ سے مُغِیثَۃُ الماوان ۲۷ میل۔ مُغِیثَہ سے الرَّبَذہ، جہاں پانی کی افراط ہے اور منبر ہے، ۲۴ میل۔ الرَّبذہ سے مَعدن بنی سُلَیم جہاں کنویں اور حوض ہیں، ۱۹ میل۔ مَعدِن بنی سُلَیم سے العُمَق ۲۶ میل۔ العُمَق سے اَفَاعِیَۃ[2] جہاں پانی کم ہے، ۳۲ میل۔ اَفاعِیَہ سے المَسْلَح، جہاں پانی کافی ہے، ۳۴ میل۔ المَسلَح سے الغَمرہ، جہاں پانی خوب ہے، اور جہاں سے ایک رستہ الیَمَن کو مڑ جاتا ہے، ۱۸ میل۔ الغَمرہ سے ذات عرق، جہاں پانی بہت ہے

---

[1] خرداذبہ، ۱۲۶؛ مقدسی، ۱۰۷، و ۲۵۱؛ البطانّ، اور یہی قبر العبادی ہے۔ ابن رستہ، ۱۷۵؛ البطانیۃ۔

[2] خرداذبہ، ۱۲۷؛ مقدسی، ۱۰۸؛ الاُفَیعِیَہ ابن رستہ، ۱۷۰؛ اُفَیعِیَہ۔

اور جہاں سے احرام باندھا جاتا ہے، ۲۶ میل ہے۔
اگر ہم النَّقِرَہ کی طرف مڑ جائیں، تو النَّقِرَہ سے العُسَیلَہ جہاں پانی کی قلت ہے، ۲۶ میل العُسَیلَہ (۱۸۷)
سے بطن النَّخل، جہاں پانی کی افراط ہے اور نخلستان ہیں، ۳۶ میل۔ بطن النخل سے الطَّرَف ۲۲ میل۔ الطَّرَف سے المدینہ ۳۵ میل۔

المدینہ سے مکّہ کا رستہ

رہا المدینہ سے مکہ کا رستہ؛ تو المدینہ سے الشَّجَرَہ، جہاں کنوئیں اور حوض ہیں، ۶ میل ـــ یہ منزل نہیں ہے، لیکن یہاں سے احرام باندھا جاتا ہے۔ الشجرہ سے مَلَل، جہاں کنوئیں ہیں ۱۲ میل۔ مَلَل سے السَّیالہ، جہاں پانی ہے اور جہاں شُوَاہِین (صقور = شکرے) سیکھے جاتے ہیں، ۱۹ میل۔ السَّیالَہ سے الرُّوَیثَہ[1] جہاں کی زمین نرم ہے اور جس پر پانی گدلا ہو جاتا ہے، ۳۴ میل۔ الرُّوَیثَہ سے السُّقیا، جہاں درخت ہیں اور ماءِ جاری ہے، ۳۶ میل۔ السُّقیاء سے الاَبْواء، جہاں کنوئیں اور کھیت ہیں، ۲۹ میل۔ الاَبْواء سے الجُحفَہ، جہاں کنوئیں ہیں، اور سمندر کا گھاٹ ہے، ۲۷ میل۔ الجُحفہ سے قُدَید، جہاں سیلابی کنوئیں ہیں، ۲۶ میل۔ قُدَید سے عُسْفان، جہاں کنوئیں ہیں، ۲۴ میل۔ عُسْفان سے بطن مَرّ، جہاں نخلستان ہے، کھیت ہیں حوض ہیں، اور جس میں پانی بہتا ہے، ۱۶ میل ـــ بطن مَرّ ایک بڑا قصبہ ہے کثیر الاہل و کثیر المنازل ہے؛ یہاں سے چار میل پر میمُونَہ زوجۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے؛ اور اس سے ۶ میل پر مسجد عائشہ ہے۔ پھر مکہ تک ۶ میل کا رستہ ہے، یہاں سے اہل مکہ احرام باندھتے ہیں، یہ حدِّ حرم ہے۔ بطن مَرّ سے مکہ تک ۱۶ میل کی مسافت ہے۔

مکّہ سے الطائف کے مراحل

مکہ سے الطائف تک تین مرحلہ ہیں؛ مکہ سے بئر ابن المُرتَفِع، اور

۱؎ م ابن رستہ ۱۸۰، مقدسی ۱۰۶: رُوَیثہ۔

بئرابن المرتفع سے قرن المنازل؛ یہ ایک قریہ ہے، اہل الیمن یہاں احرام باندھتے ہیں، اور یہیں سے سیدھے ہاتھ کو الطائف کی طرف رستہ مڑجاتا ہے۔

مکہ سے نکلکر الطائف کا ارادہ رکھنے والا (العقبہ کے رستہ[1]) عرفات آتا ہے، اور اس سے گذرکر بطن نعمان پہنچتا ہے، جہاں نعمان السحاب نام کا ایک پہاڑ ہے؛ اس کو نعمان السحاب اس لئے کہتے ہیں کہ اس پر ہمیشہ ابر چھایا رہتا ہے۔ پھر وہ ایک گھاٹی پر چڑھتا ہے، اور جب اس
(۱۸۶) گھاٹی پر چڑھ جاتا ہے تو وہ الطائف کے سرپر ہوتا ہے، پھر اس سے اترکر ایک اور چھوٹی سی گھاٹی پر چڑھنا پڑتا ہے جس کا نام تنعیم الطائف ہے۔

الغمرہ سے الیمن کا رستہ

اب وہ رستہ لو جو الغمرہ سے الیمن کی طرف مڑتا ہے:۔ الغمرہ سے الجدر ۱۲ میل ـــ یہ موضع برید و منقسم قوافل ہے؛ یہاں صرف ایک ہی کنواں ہے، اور نخل و زروع ہیں، جن کو اونٹ سے پانی دیا جاتا ہے؛ یہ (حضرت) عثمان بن عفان کے آزاد کردہ غلام یُسر کا موضع ہے ـــ الجدر سے الفتق ـ الفتق سے تربہ ـــ یہ ایک بڑا قریہ ہے، اسمیں بہتے چشمے اور کھیتیاں ہیں؛ یہ المہدی کی لونڈی کا خالصہ گاؤں ہے۔ پھر تربہ سے صفر[2] ایک منزل ہے، اس میں صحراء کے صاحب البرید کے دو گھر ہیں، اور میٹھے پانی کے دو کنویں ہیں۔ پھر صفر سے کراء[3] ایک منزل ہے، اسمیں نخلستان ہے اور میٹھے پانی کا چشمہ ہے، لیکن یہاں صرف صاحب البرید کا ایک مکان اور قوافل کی فرودگاہ ہے؛ یہ مقام بطن وادی میں ہے،

---

[1] قوسین کی عبارت کا ماخذ خرداذبہ، ۱۳۱ ہے۔

[2] خرداذبہ، ۱۳۴: صفن۔

[3] خرداذبہ، ۱۳۴؛ اصطخری، ۲۳۲؛ حوقل، ۲۹۱؛ مقدسی، ۳۰۱: کری۔

اور کثیر النخل ہے۔ پھر کَرَاء سے زِیْنَۃ صحراء میں ایک منزل ہے، یہاں بڑا نخلستان ہے، اور میٹھے پانی کا ایک بڑا چشمہ ہے، اور اس کے گرد اتنی اتنی دور تک آبادی ہے جہاں تک پکار نے والے کی آواز جا سکے۔ پھر زِیْنَۃ سے تَبَالَہ ایک کثیر الاہل قریہ ہے، اور (قبیلۂ) قیس کی (شاخ) مُضَر کا مسکن ہے؛ یہاں منبر ہے، چشمہ ہیں، اور کنویں ہیں۔ پھر تَبَالَہ سے بِیْشَہ ایک بڑا اور کثیر الاہل قَرْیَہ ہے، یہ ایک وادی کے بَطْن میں ہے جس میں چشمہ اور کنویں ہیں؛ یہ بھی (قبیلۂ) قیس کی (شاخ) مُضَر کا مسکن ہے پھر بِیْشَہ سے جُدَاء اَعْرابِ قیس کی منزل ہے۔ جُدَاء سے بَنَاتِ حَرَم[۱] ایک بڑا قریہ ہے، اس میں بہت سی منازل وزُروع ہیں؛ ایک چشمہ ہے اور میٹھے پانی کا کنواں ہے۔ بَنَاتِ حَرَم سے یَنْبُم[۲] صحراء میں ایک منزل ہے اس میں ایک میٹھا کنواں ہے اور آبادی نہیں ہے، اس کے گرد خَثْعَم کے بدوی رہتے ہیں؛ اس کے اور جُرَش کے درمیان ۱۴ میل کا فصل ہے۔ یہاں سے کُتْنَہ[۳] تک، جو ایک بڑا قریہ ہے، صحراء میں منازل وقصور اور کنویں ہیں؛ اس کے اور جُرَش کے درمیان ۸ میل کا فاصلہ ہے۔ پھر کُتْنَہ سے (۱۸۹)
النَّجْوَۃ، یہ موضعِ برید ہے، یہاں پانی کا کنواں ہے اور منزل تَوَاصُل ہے؛ یہ بلادِ زُبَیْد میں ہے اور اس کے گرد اعراب بنی زُبَیْد آباد ہیں۔ پھر النَّجْوَۃ سے شُرُوم رَاح[۴]، یہ صحراء میں ایک بڑا قریہ ہے، اس میں چشمہ ہیں اور بکثرت تاکستان ہیں، اور یہاں جَنْب نام کی (قبیلۂ) ہمدان کی ایک شاخ آباد ہے۔ پھر شُرُوم رَاح سے المَهْجَرَہ ایک بڑا پہاڑی قریہ ہے،

---

۱ خرداذبہ، ۱۳۵: بَنَات حَرْب۔ مقدسی، ۱۱۱: بَنَاتِ جَرْم۔

۲ م خُرداذبہ، ۱۳۵۔ مقدسی، ۱۱۱: یَنْبُم۔

۳ ابن خرداذبہ، ۱۳۵؛ رستہ، ج ۷، ۱۸۴: کُتُنَہ۔

۴ خرداذبہ، ۱۳۵؛ شُرُوم رَاح۔ مقدسی، ۱۱۱: شَرَوْرَاح۔ یاقوت، ج ۵، ۲۵۹: شَرُوم۔

اس میں بکثرت چشمہ ہیں اور آبادی ہے؛ اس کے اور شَرُومُ رَاح کے درمیان ایک درخت ہے، جو درخت یَدّہ سے ملتا جلتا ہے، لیکن وہ اس سے بڑا ہوتا ہے؛ اس دخت کو طَلْحَۃُ المَلِک کہتے ہیں، یہ الیمن و الحجاز کے درمیان حد ہے؛ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں مکہ و الیمن کے درمیان حد کھینچ دی تھی۔ المَہْجَرہ سے عَرِقَہ پہاڑ میں ایک منزل ہے، اس میں اعرابِ بَنی خولان رہتے ہیں، یہاں پانی کبھی گھٹ جاتا ہے اور کبھی بڑھ جاتا ہے؛ یہ الیمن کی عملداری میں پہلا مقام ہے، اور عامل صَعْدَہ کے ماتحت ہے۔ پھر عَرِقَہ سے صَعْدَہ ایک بڑا قریہ ہے، اس میں منبر و مسجد ہے، بکثرت تاجر ہیں، یہاں الیمن کے دَبّاغ چمڑے اور جوتیوں کا کاروبار کرتے ہیں؛ یہاں کے اکثر تاجر اہل البصرہ میں سے ہیں؛ بصریوں کا ایک رستہ الرُّکْبَہ[1] کی طرف مڑتا ہے اور وہاں سے صَعْدَہ جاتا ہے، صَعْدَہ کے ماتحت بہت سی مَخالیف ہیں، اور ان میں بکثرت دیہات ہیں۔ پھر صَعْدَہ سے الاَعْمَشِیَّہ تک پہاڑ میں ایک منزل ہے، مگر اس میں آبادی نہیں ہے؛ یہاں ایک درخت کے نیچے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ ہے، اور اس کے گرد ہُمدان کا ایک قبیلہ رہتا ہے۔ پھر الاَعْمَشِیَّہ سے خَیْوان ایک بڑا قریہ ہے، اس میں مسجد جامع ہے، منبر ہے، اور کثرت سے آبادی ہے؛ یہاں تاکستان ہیں جن کی بڑے بڑے خوشوں کے سبب توصیف کی جاتی ہے؛ یہ پہاڑی مقام ہے، آسمان کے پانی پر باشندوں کی، جو (قبیلۂ) بَکیل سے ہیں، گذران ہوتی ہے۔ پھر خَیْوان سے اَثَافِت ایک بڑا قریہ ہے، اور اس میں منبر ہے؛ یہاں کے باشندہ (قبیلۂ) جُشَم سے ہیں، جمعہ کے جمعہ یہاں بازار لگتا ہے، یہاں کھیتیاں اور تاکستان ہیں؛ پینے کا پانی ایک حوض سے لیا جاتا ہے۔ پھر اَثافِت سے رَیْدَہ[2] ایک

---

[1] ہمدانی، ۲۱؛ یاقوت، ج ۴، ۲۷۸؛ مُرکُبہ۔

[2] م خسرداذبہ، ۱۳۷۔ مقدسی، ۱۱۱؛ الرَّیْدَہ۔

بڑا قریہ ہے، اس میں منبر ہے، بکثرت آبادی ہے، تاکستان ہیں، کھیتیاں ہیں، چشمہ ہیں، گھانس اور چارہ ہے؛ یہ ایک وادی کے بطن میں ہے، اور (۱۹۰) اس کی عملداری میں متعدد مخالیف ہیں زَبِیْدَہ سے صَنْعَاء قصبۂ[1] الیمن۔

اس رستہ پر میل کے نشانات ہیں، اور یہ عوامل و عمال کی آمد و رفت کا رستہ ہے، اگر کوئی مکہ جانے والا بئر الحُذا کی طرف جائے، تو وہ ایسی منزل ہے جس میں صرف ایک کنواں ہے۔ بئر الحُذا سے ایک کثیر الاہل قریہ پر پہنچتے ہیں، جہاں سے اہل الیمن احرام باندھتے ہیں؛ یہاں ایک تیز بہنے والی نہر سے پانی لیا جاتا ہے؛ یہ قریش کا مقام ہے اور قرن کہلاتا ہے، قرن سے چڑھائی کا رستہ ہے۔

البصرہ سے مکّہ کا رستہ

ہم الکوفہ سے مکہ کا رستہ لکھ چکے، اب البصرہ سے مکہ کا رستہ لکھتے ہیں: البصرہ سے الحُفَیْر، پھر ماوِیَّہ، پھر ذات العُشَر، پھر الیَنْسُوعَہ، پھر السُّمَیْنَہ پھر النِّبَاج ــ النِّباج سے ایک رستہ النَّقِرہ جاتا ہے ــ پھر العَوسَجَہ، پھر القَرْیَتَیْن، پھر رَامَہ، پھر اَمَّرَہ، پھر ضَرِیَّہ، پھر جَدِیْلَہ، پھر فَلْجَہ، پھر الدَّفِیْنَہ، پھر قُبَا، پھر مَرّان پھر وَجْرَہ، پھر اَوْطَاس، پھر ذاتِ عِرْق، پھر بُستانِ ابن عامر، پھر مکہ۔

مصر سے مکّہ کا رستہ

رہا مصر سے مکّہ کا رستہ؛ تو اس کی منازل پے بہ پے اس کی نصف ہیں: الفُسطاط، الجُبّ، البُوَیب، بُیَدَمَہ[2]، منزل ابن عمرو، عَجْرُود، الرَّبیبہ[3] الکُرسی، الحِصْن[4]، اس کے بعد ایک منزل ہے، پھر اَیْلَہ، پھر شُرُفُ البَغل،

---

[1] قصبہ کے معنی ہیں علاقہ کا بڑا شہر اور اس کا صدر مقام۔

[2] خُردازبہ، ۱۴۹: بُنَیدَقَہ۔

[3] خُردازبہ، ۱۴۹: الذَّنَبَہ۔

[4] خُردازبہ، ۱۴۹: الحَفَر۔

مَذین، الاَغراء[1]، اس کے بعد ایک منزل ہے، پھر الکِلایہ[2]، شَغب، بَدا[3]،
(۱۹۱) السّرحَتین، البَیضاء، وادی القُریٰ، الرُّحَیبہ، ذُوالمَروہ، السُّوَیداء، ذُوخُشُب[4]
المدینہ۔ جو شخص ساحل کا رستہ لے، وہ شرف البَعل پہنچنے کے بعد القَلا جائیگا،
پھر النَّبک، پھر ظُبیہ[5]، پھر عَوَیند، پھر الوَجہ، پھر مَنحُوس، پھر الجَّترہ،
پھر الاَحساء، پھر ینبُع، پھر مَسرُولان، پھر الجار، اور الجار سے المدینہ تک
دو دن کی مسافت ہے۔

دِمشق سے مکّہ کی منازِل

دِمَشق سے مکہ کی منازل یہ ہیں:۔ ذات المنازل، پھر سَرغ، پھر تَبوک، پھر المُحَدثہ، پھر الاَقرَع، پھر الجُنَینہ پھر الحِجر[6]، پھر وادی القری، پھر المدینہ۔

الیمامہ سے مکّہ کا رستہ

الیَمامہ سے مکہ کا رستہ یہ ہے:۔ الیمامہ سے العِرض، وہاں سے الحَدِیقہ، وہاں سے السِّیح، وہاں سے الثَّنِیَّۃ العَقّاء، وہاں سے سُقَیراء، وہاں سے الصّد، وہاں سے مَرارہ[7]، وہاں سے سُوَیقہ[8]، وہاں سے

---

[1] م خُرداذبہ، ۱۴۹۔ مقدسی، ۱۱۰: الاَغرار۔ یعقوبی، ۳۴۱: اَغزاء۔

[2] م ابن رستہ، ج ۷، ۱۸۳۔ یعقوبی، ۳۴۱: قالس۔ مقدسی، ۱۱۰: الکِلایہ۔

[3] م یعقوبی البلدان، ۳۴۱۔ اِصطخری، ۲۷؛ حوقل، ۳۲؛ مقدسی، ۵۳: بدا یعقوب۔

[4] خرداذبہ، ۱۴۹؛ یعقوبی، ۳۴۱: ذی خُشُب۔

[5] مقدسی، ۱۱۰؛ ضُبَہ

[6] حجر صالح۔ اصطخری، ۱۹؛ حوقل، ۲۷۔ دیارِ عرب میں اس نام کے متعدد مقامات ہیں۔

[7] خُرداذبہ، ۱۴۷: صَدَاہ۔

[8] خُرداذبہ، ۱۴۷: شُرَیفہ۔ حوقل ۴۴: سُوَیقۃ الثّعلبیین

القَرِیْتَین — اس مقام پر البَصرہ کا رستہ مل جاتا ہے۔

الیَمامہ سے ایک اور رستہ بھی ہے:۔ (الیَمامہ سے) الرّقُف، پھر باجہ پھر الزُّلف، بیچ میں ایک منزل ہے، اس کے بعد مَصاہ، پھر اُثَل، پھر الجُوْن، پھر مادیہ؛ یہاں وہ رستہ مل جاتا ہے جو البصرہ سے مکّہ جاتا ہے۔

صَنْعَاء سے مکّہ کی منازِل

صَنْعَاء سے مکّہ کی منازل یہ ہیں:۔ صَنْعَاء سے الرِّحَابَہ[1]، پھر قریہ زافِدہ، پھر خَیوان، پھر صَعْدہ، پھر النَّفْج، پھر القَصْبہ، پھر الثَّجَّ، پھر (۱۹۲) کُشْبَہ، پھر بنَاتِ حَرم، پھر جُسَدا، پھر بِیْشہ، پھر تبالہ، پھر زُبَیْنہ، پھر الزّعْرا، پھر صَفر، پھر الفُتُق، پھر بُستان ابن عامر، پھر مکّہ۔

خَوْلان سے مکّہ کا رستہ

مِخْلاف خَوْلان سے مکّہ کا رستہ یہ ہے:۔ خَوْلان سے ذِی سُحَیْم، پھر العُرُش، پھر بِیْشہ، پھر قَنْکان، پھر کُلی، پھر یبہ، پھر ابن جادان پھر عُلَیب، پھر اللَّیث، اس کے بعد ایک منزل ہے، پھر یَلَمْلَم، پھر مَلکان، پھر مکّہ۔

عُمَان سے مکّہ کا رستہ

عُمَان سے مکّہ کے ساحلی رستہ کی منازل یہ ہیں:۔ فَرَق، عَوْ کَلان ساحل مَناہ[2]، بلادِ الشِّحر، مَخَالِیف کِنْدہ، مَخَالِیف عبداللّٰہ بن مَذْحِج، مِخْلاف لَحج[3] اَبْیَن، عَدَن، مَغَاص اللؤلؤ، مِخْلاف بنی مُجید، المَنْجَلہ، مِخْلاف الرَّکب، المَنْدَب، مِخْلاف رَمَع، زَبید، مِخْلاف عَک، الحِرْدَہ، مِخْلاف الحَکَم، عَثر۔

---

[1] خرداذبہ، ۱۳۶: رِحابَہ۔

[2] خرداذبہ، ۱۴۷: ہباہ۔

[3] م خرداذبہ، ۱۴۹- مقدسی، ۸۵،۷۰: لیج؛ اور ایک مقام پر (۸۷) لج ہے۔

جو لوگ بڑی شاہ راہ سے جانا چاہیں وہ عَثر سے القَرُشں کی طرف ہو لیتے ہیں، اور اس شاہ راہ پر متعدد مَخالیف سے گذرتے ہیں؛ اور جو ساحل کی طرف جانا چاہیں وہ عَثر سے مَرسی قَنَنکان کی طرف جاتے ہیں، پھر مرسی حَلّی
(۱۹۳) پھر السَّرّین، پھر اغیار، پھر الھَرجاب، پھر الشُّعَیبَہ، اس کے بعد ایک اور منزل ہے، پھر جُدّہ، اور پھر مکّہ۔

الیَمامہ سے البَصرہ کی مَنازِل

اور جو الیَمامَہ سے البَصرَہ جانا چاہیں ان کی منازل یہ ہیں:— النَّباک، سُلَیمہ، اس کے بعد ایک منزل ہے، پھر جُبّ التُّراب، اس کے بعد تین منزلیں ہیں، پھر القَتان، طَخفَہ[1]، پھر القَرعاء، اس کے بعد تین منزلیں اور ہیں، پھر کاظمہ، اس کے بعد ایک اور منزل ہے، اور اس کے بعد البَصرہ۔

الیَمامہ سے الیَمَن کی مَنازِل

الیَمامہ سے الیَمَن کی مَنازِل یہ ہیں:— الخَرج، نَبعَہ، المَجازَہ، المَعدِن الشَّقیق، الثَّور، الفَلج، الصَّفا، بئر الابار، نَجران، الحمی، بَرانس، مَربَع المَہجرہ۔

عُمان سے البصرہ کی مَنازِل

عُمان سے البصرہ کی منازل یہ ہیں:— السَّبخہ — یہ عُمان و البَحرَین کے درمیان ہے، قَطَر، العُقَیر، ساحل ہَجَر، حَمَض[2]، مُسَلَمہ[3]، القَرنَتَین[4]

---

[1] خرداذبہ، ۱۵۱؛ مقدسی، ۱۰۹، طَخفَہ۔ ایک طَخفَہ ہے اور ایک طِخفَہ؛ اول الذکر البصرہ سے الیما کے رستے میں ہے، اور ثانی الذکر البصرہ سے مکّہ کے رستہ میں۔

[2] خرداذبہ، ۶۰۔ اس کا تلفظ حُمَض بھی کیا گیا ہے۔ مقدسی، ۵۲: الحمضہ۔

[3] خرداذبہ، ۶۰؛ ہمدانی، ۱۶۸: مُسَیلِحَہ۔

[4] خرداذبہ، ۶۰: القری۔ ہمدانی: القرنتان۔

حَسان ، خُلَیجہ ، المُعَرّس ، عَضی ، المِقَرّ ، الزّابُوقہ ، عَرَفجا ، الحُدُوثہ ، عَبّادان ۔

وہ مسالک جو مدینۃ السلام سے نواحیٔ مشرق تک جاتی ہیں

ہم نے ہر جہت سے مکّہ تک کا رستہ بیان کر دیا ہے ، اور اس کے ساتھ اکنافِ جنوب : مثلاً الیمن اور اس کے متصل الیمامہ و عُمّان والبحرین ، اور جو مقامات ان جہات سے قریب ہیں ان کے رستے بھی بتا دیئے ہیں۔ اب ہم ان مسالک کا ذکر کریں گے جو اس کی دوسری جانب ، نواحیٔ مشرق یعنے الاہواز و فارس و اصبہان و کرمان و سجستان ، اور ان کے قریب کے مقامات کی طرف جاتی ہیں ۔ اس کی ابتداء ہم مدینۃ السلام سے کرتے ہیں :۔

مدینۃ السّلام سے واسط کا رستہ

مدینۃ السّلام سے کلواذی دو فرسخ ۔ مدائن پانچ فرسخ ۔ سیب بنی کوما سات فرسخ ۔ نُعمانیہ چار فرسخ ۔ جَبُل پانچ فرسخ ۔ نہرسابس سات فرسخ ۔ فم الصّلح پانچ فرسخ ۔ واسط سات فرسخ ؛ اس طرح واسط سے مدینۃ السّلام ۵۰ فرسخ ہے۔ (۱۹۴)

وَاسِط سے البصرہ

وَاسِط سے الرّصافہ دس فرسخ ۔ القطر بارہ فرسخ ۔ نہر معقل ۲ فرسخ ۔ مدینۃ البصرہ چار فرسخ ؛ اس طرح وَاسِط سے البصرہ ۵۰ فرسخ ہے ۔

البصرہ سے سُوق الاہواز کا رستہ

البصرہ سے الاُبُلّہ چار فرسخ الاُبلّہ سے بیّان پانچ فرسخ بیّان سے حصن مہدی خشکی کے رستے ۲ فرسخ ، اور سمندر کے رستے نہرالحدیدیہ ۸ فرسخ۔ حصن مہدی سے سُوق الاربعاء چار فرسخ ۔ سُوق الاربعاء سے المحوّل ۲ فرسخ المحوّل سے دَوْلاب ۸ فرسخ ۔ دَوْلاب سے سُوق الاہواز ۲ فرسخ ؛ اس طرح البصرہ سے سُوق الاہواز ۳۶ فرسخ ہے ۔

سُوق الاہواز سے شیراز کا رستہ

سُوق الاہواز سے حوسرول (؟ جویرول) ۲ فرسخ۔ حوسرول سے آزم چار فرسخ۔
آزم سے سالم ۴ فرسخ۔ سالم سے قریۃ الحُبارٰی ۳ فرسخ۔ قریۃ الحُباری سے العَین ۳ فرسخ۔
العَین سے رام ہُرمُز چار فرسخ۔ رام ہُرمُز سے وادی المُلح چار فرسخ۔ وادی المُلح سے الزُّط
دو فرسخ۔ الزُّط سے خابَران[1] ۴ فرسخ۔ خابَران سے المُتراح دو فرسخ۔ المُتراح سے دَہلیزان (۱۹۵)
دو فرسخ۔ دَہلیزان سے کمارستان ۳ فرسخ۔ کمارستان سے نسامل[2] ۴ فرسخ۔ نسامل سے
ارجان ۵ فرسخ۔ مدینۃ آرّجان سے داسین ۱ فرسخ، داسین سے بُندق[3] ۴ فرسخ۔ بُندق
سے خان حَمّاد ۶ فرسخ۔ خان حمّاد سے اُمّران ۹ فرسخ۔ اُمّران سے النّو بندجان ۶ فرسخ۔
النّوبندجان سے الکَرکان[4] ۵ فرسخ۔ الکَرکان سے الخُرارہ پانچ فرسخ۔ الخُرارہ سے
خَلّان پانچ فرسخ۔ خلّان سے جُویم چار فرسخ۔ جُویم سے شیراز پانچ فرسخ؛
اس طرح الاہواز سے شیراز ۲۰۱ فرسخ ہے۔

شیراز سے السّیرجان کا رستہ

شیراز سے اِصطخر ۱۲ فرسخ۔ اِصطخر سے زیاداباذ ۸ فرسخ۔ زیاداباذ سے جُوبانان
چار فرسخ۔ جُوبانان سے قریۂ عبدالرحمٰن[5] ۶ فرسخ۔ قریۂ عبدالرحمٰن سے قریۃ الآس
۷ فرسخ۔ قریۃ الآس سے صاہک ۶ فرسخ۔ صاہک سے سَرمقان ۹ فرسخ۔ سَرمقان
سے بُشتخم دس فرسخ۔ بُشتخم سے بِیمَند دس فرسخ۔ بِیمَند سے السّیرجان۔ قصبۂ کرمان
چار فرسخ؛ اس طرح شیراز سے السّیرجان ۷۰ فرسخ ہے۔

---

[1] اصطخری، ۸۹؛ حوقل، ۱۷۱، مقدسی، ۴۵۳: الخابران۔

[2] اصطخری، ۱۲۶؛ حوقل، ۱۹۷: نسانک۔ مقدسی، ۴۵۳: بسابک؛ اور یہی البیضا، فارس ہے:
اصطخری، ۱۳۴؛ حوقل، ۱۸۷؛ مقدسی، ۴۲۳۔

[3] خرداذبہ، ۴۳؛ اصطخری، ۱۳۳؛ حوقل، ۲۰۲؛ مقدسی، ۴۵۳؛ ابن رستہ، ۱۸۹: بُندک۔

[4] خرداذبہ، ۴۳: کرجان۔ مقدسی، ۴۵۵: جرکان۔

[5] اصطخری، ۱۰۱؛ مقدسی، ۴۴۵: اباذہ؛ اور یہی قریۂ عبدالرحمٰن ہے۔

السیرجان سے سجستان کا رستہ

السیرجان سے قہستان ۶ فرسخ - قہستان سے رباط کوغ ۸ فرسخ - (۱۹۶) رباط کوغ سے ساہوی ۶ فرسخ - ساہوی سے اشیر[1] چار فرسخ - اشیر سے خناب ۶ فرسخ، خناب سے الغبیرا[2] چار فرسخ، الغبیرا سے کورم[3] ۵ فرسخ، کورم سے کشک ۸ فرسخ - کشک سے راین[4] دس فرسخ - راین سے دارجین[5] ۸ فرسخ - دارجین سے بم ۱۲ فرسخ - بم سے نرماسیر[6] اور صحرا ۸ فرسخ - نرماسیر سے سجستان نو فرسخ ۔ اس طرح السیرجان قصبہ کرمان سے سجستان ۱۸۸ فرسخ ہے، اس میں مفازہ بھی ہے اور جادہ (= سڑک) بھی۔

شیراز سے اصبہان کا رستہ

اور جو کوئی شیراز سے اصبہان جانا چاہے تو اس کا رستہ یہ ہے۔ شیراز سے نیشابور[7] ۸ فرسخ - نیشابور سے ماین ۸ فرسخ - ماین سے عقبہ کیبا[8] ۳ فرسخ، عقبہ سے خوسکان[9] ۸ فرسخ - خوسکان سے قصر ابن[10] پانچ فرسخ - قصر ابن سے

---

[1] مقدسی، ۴۷۳: ازمین

[2] م خرداذبہ، ۴۹ - اصطخری، ۱۶۰؛ حوقل، ۲۱۹؛ مقدسی، ۴۶۰: غبیراء۔

[3] اصطخری، ۱۶۱؛ حوقل، ۲۱۹؛ مقدسی، ۲۵۰، کوغون۔

[4] م اصطخری، ۱۶۱؛ حوقل، ۲۱۹۔ مقدسی، ۴۶۱: راین۔

[5] م اصطخری، ۱۶۱؛ حوقل، ۲۱۹؛ مقدسی، ۴۶۱ - خرداذبہ، ۴۹؛ ابن رستہ، دیروزین یاقوت، ۴ / ۹، داروزین۔

[6] خرداذبہ، ۴۹ - اصطخری، ۱۶۲؛ حوقل، ۲۲۰؛ مقدسی، ۵۲۰: نرماشیر

[7] اصطخری، ۱۳۲، ۲۹۰؛ حوقل، ۱۸۲؛ مقدسی، ۵۲، ۴۲۲: (مدینہ) ہزار، مقدسی، ۴۵۸: اردساپور

[8] اصطخری، ۱۳۲؛ حوقل، ۲۰۱؛ کنا (مرصد)

[9] مقدسی، ۴۵۰: حرسکان۔

[10] اصطخری، ۱۳۲؛ حوقل، ۲۰۱؛ مقدسی، ۴۵۸: قصر اعین۔

(۱۹۷) اِصطخران ، فرسخ۔ اصطخران سے خُوارِش ۶ فرسخ۔ خُوارِش سے سرائے ماس د مروہ[1] چار فرسخ۔ ماس د مروہ سے کرد ، فرسخ۔ کرد سے الخان ۹ فرسخ۔ الخان سے اِصبہان ، فرسخ؛ اس طرح شیراز سے اِصبہان ،۰ فرسخ ہے۔

الاہواز سے اِصبہان کا رستہ

اور جو شخص الاہواز سے اِصبہان جانا چاہے اس کا رستہ یہ ہے:- سُوق الاہواز سے عسکر مکرم ۸ فرسخ۔ پھر المبانج ، فرسخ۔ المبانج سے اِیذج تین فرسخ، اِیذج سے سرمال (۹) چار فرسخ۔ سرمال سے رستا کرد[2] ، فرسخ (یہ ایک گھاٹی میں قلعہ ہے)۔ پھر شلیل[3] تک پانچ فرسخ۔ شلیل سے خوزستان ۹ فرسخ۔ خوزستان سے اربہشت اباذ چار فرسخ۔ اور اربہشت اباذ سے کرِیرکان ، فرسخ۔ کرِیرکان سے بابکان ، فرسخ۔ بابکان سے الخان[4] ، فرسخ الخان سے مدینہ اِصبہان ، فرسخ؛ اس طرح اِیذج کے رستہ الاہواز سے اِصبہان ۵۰ فرسخ ہے۔

وہ مسالک جو کور مشرق کو جاتی ہیں

ہم الاہواز، فارس، کرمان و سجستان اور ان کے قریب اصبہان و فارس تک کے رستوں کا ذکر کر چکے ہیں، اب اُن رستوں کا ذکر کرتے ہیں جو مشرق کے اضلاع و نواحی تک جاتے ہیں۔ اس کی ابتداء بھی مدینۃ السلام ہی سے ہوگی۔

---

[1] مقدسی، ۴۵۰: سرائے ماس۔

[2] خرداذبہ، ۵۷: رستا چرد۔

[3] خرداذبہ، ۵۷: سلیدست۔

[4] خرداذبہ، ۵۸: خان الابرار۔

مَدِینَۃُ السَّلام سے حُلوان کا رستہ

مَدِینَۃُ السَّلام سے نَہرَوان چار فرسخ۔ نَہروان سے دَیرُ بازِمَا[1] چار فرسخ۔ دَیرُ بازِمَا سے الدَّسکَرہ ۸ فرسخ۔ الدَّسکَرہ سے جَلُولاء ۷ فرسخ۔ جَلُولاء سے (۱۹۸) خَانِقِین ۷ فرسخ۔ خانِقِین سے قَصرِ شِیرِیں ۶ فرسخ۔ قصرِ شیریں سے حُلوان پانچ فرسخ؛ اس طرح مدینۃ السّلام سے حُلوان ۴۱ فرسخ ہے۔

حُلوان سے قَرمِیسِین کا رستہ

حُلوان سے مَاذَرْوَاستان[2] چار فرسخ۔ ماذرواستان سے مَرج القَلعَہ ۶ فرسخ۔ مَرج القَلعَہ سے قَصرِ یَزِید[3] چار فرسخ۔ قصرِ یزید سے الزُّبَیدِیَّہ ۶ فرسخ۔ الزُّبَیدِیَّہ سے خُشکَارِیش تین فرسخ، خُشکاریش سے قصرِ عَمرو چار فرسخ۔ قصرِ عَمرو سے قَرمِیسِین[4] تین فرسخ۔ اس طرح حُلوان سے قَرمِیسِین ۳۰ فرسخ ہے۔

قَرمِیسِین سے ہَمَذان کا رستہ

قَرمِیسِین سے قَنطَرۃُ مَریَم پانچ فرسخ۔ قَنطَرۃُ مَریَم سے مَسْخَنَہ (؟) چار فرسخ۔ مَسخنہ سے قَصرُ اللُّصُوص ۶ فرسخ۔ قصرُ اللُّصُوص سے اَسَد آباد ۷ فرسخ۔ اَسَد اباد سے الزَّعفَرانِیَّہ ۶ فرسخ۔ الزَّعفَرانِیَّہ سے مدینۃ ہَمَذان ۳ فرسخ۔ اس طرح قَرمِیسِین سے مدینۃ ہَمَذان ۳۱ فرسخ ہے۔

---

[1] مقدسی، ۱۳۵: دَیرُ بارِمَا۔ ابن رستہ، ۱۶۳: دیر تیرمہ۔

[2] م خرداذبہ، ۱۹؛ مقدسی، ۱۳۵: ماذروستان۔ ابن رستہ، : مادرواستان۔

[3] م خرداذبہ، ۱۹۔ اصطخری، ۱۹۰؛ حوقل، ۲۰۶؛ مقدسی، ۳۸۶: طَزَر۔

[4] م خرداذبہ، ۱۹؛ خرداذبہ، ۴۱؛ اصطخری، ۱۹۶؛ حوقل ۱۱۰؛ مقدسی، ۲۰، ۵۱: قَرمَاسِین۔ مقدسی، ۲۸، ۳۸۴: گرمان شاہان۔

قَرمِیسِین سے نَہَاوَنْد کا رستہ

اور جو کوئی قَرمِیسِین سے نَہَاوَنْد جانا چاہے وہ قَرمِیسِین سے الدُّکَّان کا رستہ لے، جو ۷ فرسخ ہے۔ الدُّکَّان سے قَصرُاللُّصُوص ۹ فرسخ۔ قَصرُاللُّصُوص سے کَرَاس پانچ فرسخ۔ کَرَاس سے نَہَاوَنْد چار فرسخ؛ اسطرح قَرمِیسِین (۱۹۹)
سے نہاوند ۲۵ فرسخ ہے۔

نَہَاوَنْد سے ہَمَذَان کا رستہ

اور جو کوئی نہاوَند سے ہَمَذان جانا چاہے، وہ راکاہ آئے، جو ۶ فرسخ ہے۔ راکاہ سے الدِّیمَن[۱] ۵ فرسخ۔ اور الدِّیمَن سے ہَمَذان ۷ فرسخ؛ اس طرح نَہَاوَنْد سے ہَمَذان ۱۸ فرسخ ہے۔

نَہَاوَنْد سے الکَرَج کا رستہ

اور جو کوئی نَہَاوَنْد سے الکَرَج جانا چاہے، جو الاِیغَارِین کا قصبہ ہے، تو نَہَاوَنْد سے راکاہ ۲ فرسخ ہے۔ راکاد سے جُوراب[۲] ۸ فرسخ۔ اور جُوراب سے الکَرَج پانچ فرسخ؛ اسی طرح نَہَاوَنْد سے الکَرَج ۱۵ فرسخ ہے۔

ہَمَذان سے الاِیغَارِین کا رستہ

اور جو شخص ہَمَذان سے الاِیغَارِین اور اس کے قصبہ الکَرَج کا رستہ معلوم کرنا چاہے، تو ہَمَذان سے طاسَفَندِین[۳] پانچ فرسخ۔ طاسَفَندِین سے جُوراب ۷ فرسخ۔ جُوراب سے الکَرَج پانچ فرسخ؛ اسی طرح ہَمَذان سے الکَرَج

---

۱ مقدسی، ۴۰۲: الدیمر۔
۲ مقدسی، ۴۰۲: خوارب۔
۳ یاقوت، ج ۳ ص ۴؛ طاسبندا؛ لب اللباب، ۱۶۶۔ مقدسی، ۴۰۲: طاق سعید۔

۱۷ فرسخ ہے۔

اس کے علاوہ ہَمَذان سے الکرج کا ایک رستہ اور بھی ہے:۔
ہَمَذان سے جُوْر پانچ فرسخ جُوْر سے خُنْذاب ، بفرسخ۔ خُنْذَاب سے الشَعْبَان (؟) ، فرسخ۔ الشَعْبَان سے الکرَج ۹ فرسخ؛ اس رستہ سے ۱۸ فرسخ ہوتے ہیں۔

الکرَج سے اِصْبَہان کا رستہ

اور جو کوئی الکرَج سے اصبہان جانا چاہے، تو الکرج سے خُرَّمَاباذ[1] ۷ فرسخ۔ خُرَّمَاباذ سے القَیْنِیَہ ، فرسخ۔ القَیْنِیَہ سے جُوباذقان ۶ فرسخ۔ (۲۰۰)
جُوباذقان سے قَنُوران[2] ۸ فرسخ ، قنوران سے مرج وَزَہر، فرسخ۔ مرج وزہر سے المارَبِین[3] چار فرسخ۔ المارَبِین سے اَزْمِیْرَان ۱۲ فرسخ۔ اَزْمِیْرَان سے اِصْبَہان ۳ فرسخ؛ اس طرح الکرَج سے اِصبہان ۵۴ فرسخ ہے۔

وہ مسالک جو ہَمَذان سے اکناف مشرق کو جاتے ہیں

اب ہم ہَمَذان کی طرف رجوع ہوتے ہیں ، اور وہاں سے تمام اکنافِ مشرق تک کے رستے بیان کرتے ہیں:۔

ہَمَذان سے الرَّیّ کا رستہ

ہَمَذان سے وَرْنُوا[4] پانچ فرسخ۔ وَرْنُوا سے بُوزَنجِرد پانچ فرسخ۔ بُوزَنجِرد سے زرہ چار فرسخ۔ زَرَہ سے طَزَرَہ چار فرسخ۔ طَزَرَہ سے الاَسادِرَہ چار فرسخ۔ الاَسادِرَہ

---

[1] مقدسی، ۴۰۲: جرّاناباذ۔

[2] مقدسی، ۴۰۲: قَنُوان۔

[3] خُرداذبہ، ۲۰: ماربین۔

[4] م خرداذبہ، ۲۱، مقدسی، ۴۹: دروا۔ ابن رستہ، ۱۶۷: دَرُوَ۔

سے رُوذَہ و بُوسْتَہ ۳ فرسخ ۔ رُوذَہ و بُوسْتَہ سے داوُد اباذ چار فرسخ۔ داوُداباذ سے سُوسَنْقِین ۳ فرسخ ۔ سُوسَنْقِین سے دَرْ وَز چار فرسخ ۔ دَرْوَز سے ساوَہ پانچ فرسخ ۔ ساوَہ سے مُشْکُوِیَہ ۸ فرسخ ۔ مُشْکُوِیَہ سے قُسْطَانَہ ۸ فرسخ ۔ قُسْطَانَہ سے الرَّے ۷ فرسخ ؛ اس طرح ہَمَذَان سے الرَّے ۶۴ فرسخ ہے ۔

الرَّے سے نَیْسَابُور کا رستہ

الرَّے سے مُفَضَّلاباذ چار فرسخ ۔ مُفَضَّلاباذ سے اَفْرِیذِین[1] ۶ فرسخ۔
(۲۰۱) اَفْرِیذِین سے کَاسِبْ ۸ فرسخ ۔ کَاسِبْ سے الخُوار ۶ فرسخ۔ الخُوار سے قَصْرِ المِلْح ۷ فرسخ ۔ قَصْرِ المِلْح سے رَأْس الکَلب ۷ فرسخ ۔ رَأْس الکَلب سے سُرْخ چار فرسخ ۔ سُرْخ سے سِمْنَان چار فرسخ ۔ سِمْنَان سے آخُرِین ۹ فرسخ۔ آخُرِین سے قَرْیَۂ دَایَۂ چار فرسخ ۔ قَرْیَۂ دَایَۂ سے تُومِس چار فرسخ ۔ تُومِس سے الحَدَّادَہ ۷ فرسخ ۔ الحَدَّادَہ سے کُوزِنْستَان[2] چار فرسخ ۔ کُوزِنْستَان سے بَذَش تین فرسخ ۔ بَذَش سے مَیْمَد[3] ۱۲ فرسخ ۔ مَیْمَد سے ہَفْتَدَر[4] ۷ فرسخ ۔ ہفتدر سے اَسَداباذ ۷ فرسخ ۔ اَسَداباذ سے بَہْمَناباذ ۶ فرسخ۔ بَہْمَناباذ سے النَّوق ۶ فرسخ ۔ النَّوق سے خُسْرَوجِرْد ۶ فرسخ ۔ خُسْرَوجِرْد سے حُسَیْناباذ چار فرسخ ۔ حُسَیْناباذ سے سَنْگَرْدَر پانچ فرسخ ۔ سَنْگَردَر سے بِیشْکَنْد[5] پانچ فرسخ ۔ بِیشْکَنْد سے نَیْسَابُور پانچ فرسخ ؛ اس طرح الرَّے سے نَیْسَابُور ۱۴۰ فرسخ ہے ۔

---

[1] م خُرداذبہ، ۲۲ - اصطخری، ۲۱۵ ؛ حوقل، ۲۷۸ : اَفْرُمِین ۔
[2] مقدسی، ۴۵۹ : کورستان ۔
[3] م خُرداذبہ، ۲۳ - مقدسی، ۳۷۵ : مَیْمَذ
[4] م خُرداذبہ، ۲۳ ؛ ہفتکند - اصطخری، ۱۲۶ ؛ حوقل، ۲۵۵ ؛ مقدسی ۳۵۱ ؛ ابن رستہ ۱۷۰ : ہَفْدَر ۔
[5] م ابن رستہ، ۱۷۱ - خرداذبہ، ۲۳ ؛ مقدسی، ۳۵۱ : بِیشْکَند ۔

نیسابور سے مرو کا رستہ

نیسابور سے بغیس[1] چار فرسخ۔ بغیس سے الحمراء ۶ فرسخ۔ الحمراء سے المشقب (جو طوس میں ہے) پانچ فرسخ۔ المتقب سے التوقان پانچ فرسخ۔ التوقان سے مزدوران العقبہ ۶ فرسخ۔ مزدوران العقبہ سے اوکینہ[2] ۸ فرسخ، اوکینہ سے مدینۃ سرخس ۶ فرسخ۔ سرخس سے قصر النجار تین فرسخ۔ قصر النجار سے اشترمغاک پانچ فرسخ۔ اشترمغاک سے تلستانہ ۶ فرسخ۔ تلستانہ سے الدندانقان ۶ فرسخ۔ الدندانقان سے یوجرد[3] پانچ فرسخ۔ یوجرد سے مدینہ مرو پانچ فرسخ؛ اس طرح نیسابور سے مرو ۰۰ فرسخ ہے۔

مرو سے آمل کا رستہ

مدینہ مرو[4] سے دو رستے ہیں: ایک رستہ ناحیۃ الشاش و بلاد الترک کو جاتا ہے، اور دوسرا (بلخ و) ناحیۂ طخارستان کو؛ مدینۃ مرو سے کشمیہن[5] (یہ صحرائی رستہ پر الغز سے متصل ایک بڑا قریہ ہے) پانچ فرسخ۔ کشمیہن سے الدیوان[6]، یہ موضع سکہ (= ڈاک خانہ) ہے، ۶ فرسخ۔ الدیوان سے الطہلج، کہ موضع سکہ ہے، ۲ فرسخ۔ الطہلج سے المنصف، کہ موضع سکہ ہے، ۴ فرسخ۔ المنصف سے الاحساء، کہ موضع سکہ ہے، ۸ فرسخ۔ الاحساء سے نہر عثمان[7]، کہ موضع سکہ ہے، تین فرسخ۔ نہر عثمان سے العقبہ، کہ

---

[1] مقدسی، ۳۵۲: بغیس۔
[2] خرداذبہ، ۲۴: آبکینہ۔
[3] م خرداذبہ، ۲۴۔ مقدسی، ۳۴۰: جرنوجرد۔
[4] خرداذبہ، ۱۸: مرو الشاہجان۔
[5] م اصطخری، ۲۶۳؛ حوقل، ۲۱۶؛ مقدسی، ۳۴۰۔ خرداذبہ، ۲۵؛ یعقوبی، ۲۸۰: کشماہن۔
[6] خرداذبہ، ۲۵: الدیواب۔
[7] خرداذبہ، ۲۵؛ مقدسی، ۱۰۳: مہر عثمان۔

موضع ملک ہے، تین فرسخ۔ اور العَقِیر سے مدینۃ آمُل پانچ فرسخ؛ اس طرح مرو سے آمُل ۳۶ فرسخ ہے۔

آمُل سے بُخارا کا رستہ

مدینۃ آمُل سے نَہرِ[1] بلخ کا کنارہ ایک فرسخ۔ پھر وہ مقام جہاں سے عُبور کرنے والا عُبور کرتا ہے، ایک قریہ ہے، جسے قریۂ عَلی[2] کہتے ہیں، ایک فرسخ۔ قریۂ عَلی سے مَفَازہ (= بیابان) میں حِصن اُمّ جَعفر تک ۷ فرسخ۔ اور حِصن اُمّ جعفر سے اتنی مسافت کہ تم مفازہ طے کر کے بَیکَند پہنچو ۶ فرسخ۔ بَیکَند سے بُخارا کی دیوار کا دروازہ ۲ فرسخ۔ دروازہ سے قریۂ ماستین ڈیڑھ فرسخ۔ ماستین سے بُخارا پانچ فرسخ؛ اس طرح آمُل سے مدینۃ بُخارا ½۲۲ فرسخ ہے۔

بُخارا سے سَمَرقَند کا رستہ

مدینۂ بُخارا سے شَرَغ[3] چار فرسخ۔ شَرَغ سے الطّواویس تین فرسخ۔ الطّواویس سے کُوکث[4] تین فرسخ۔ یہ وہ قریہ ہے جہاں سے ملک التُّرک چھاپے مارنے نکلا تھا؛ جنوب میں اس سے متصل پہاڑ ہیں جن کا سلسلہ

---

[1] لغت عرب میں نہر بہتے ہوئے وسیع پانی کو کہتے ہیں خواہ اس بہاؤ کی صورت نہر کی ہو نالہ کی، یا ندی کی، یا دریا کی۔ چوں کہ عربوں کا ملک زیادہ تر خشک اور ریگستانی ملک ہے اس لئے ان کے ہاں پانی کے زیادہ وسیع اور کم وسیع بہاؤ اور پھیلاؤ کیلئے الگ الگ الفاظ نہیں ہیں۔ میں نے ترجمہ میں وہی لفظ قائم رکھا ہے جو اصل میں ہے۔ جیحون، دجلہ، اور الفُرات کے سوا، باقی اور جتنی نہریں اس کتاب میں بیان ہوئی ہیں، انکی نسبت یہ گمان نہیں کرنا چاہیئے کہ وہ مثل جیحون و الفرات دریا ہونگی۔

[2] خرداذبہ، ۲۵؛ اصطخری، ۲۹۰؛ حوقل، ۳۴۳؛ مقدسی، ۲۷۰؛ فَرِبْر۔

[3] خرداذبہ، ۲۵؛ اصطخری، ۳۱۱؛ حوقل، ۳۶۰؛ جُرغ۔

[4] مقدسی، ۵۲؛ خرداذبہ ۲۷: کوکشیبغن۔

بلادالصّین (چین) تک گیا ہے۔ کُوک سے کَرِینِیَہ چار فرسخ۔ کَرِینِیَہ سے الدَّبُوسِیَہ پانچ فرسخ۔ الدَّبُوسِیَہ رَبِنجَن[1] پانچ فرسخ۔ رَبِنجَن سے زَرمان ۶ فرسخ۔ زَرمان سے قصر عَلقَمَہ پانچ فرسخ۔ قصر عَلقَمہ سے مدینۂ سَمَرقند ۲ فرسخ؛ اس طرح بخارا سے سَمَرقند، ۳۰ فرسخ ہے۔

سَمَرقند سے زَامِین کا رستہ

سَمَرقند سے بَارکَث[2] چار فرسخ۔ بَارکَث سے خُشُوفَغَن، جو صحراء قطوان[3] میں ہے، چار فرسخ۔ خُشُوفَغَن سے نُورنَمَذ[4]، یہ پہاڑی علاقہ ہے، پانچ فرسخ۔ نُورنَمَذ سے زامِین، مَفَازہ میں، چار فرسخ۔

زَامِین سے الشَّاش کا رستہ

زَامِین سے دو رستے پھٹتے ہیں: ایک (مدینۃ) الشَّاش جاتا ہے، اور دوسرا فَرغانہ۔ الشَّاش کا ایک رستہ یہ ہے:—

زَامِین سے خَاوَص، مَفَازہ میں، ۶ فرسخ۔ خاوَص سے نَہر الشَّاش پانچ فرسخ؛ نہر (دریا) عبور کرکے ساحل کی منزل سے بَنَاکَث چار فرسخ۔ بَنَاکَث سے جِینَانجکَث[5]، جو نَہر التُّرک کے کنارے پر ہے، چار فرسخ۔ پھر اس نہر کو عبور کرتے ہیں اور سُتُورکَث[6] پہنچتے ہیں جو اس کے دوسرے کنارہ پر ہے؛ وہاں سے بَنُونکَث[7] تین فرسخ۔ بَنُونکَث سے مدینۃ الشاش

---

[1] اصطخری، ۳۱۶؛ حوقل، ۳۴۲، ۳۷۰؛ مقدسی، ۴۹، ۳۴۴۔ خُردادبہ، ۲۶؛ اربنجن۔

[2] خُردادبہ، ۲۶؛ حوقل، ۳۷۳؛ بارکث۔ اصطخری، ۲۳۶؛ ابارکث۔

[3] اصطخری، ۳۳۶؛ حوقل، ۳۹۹؛ مقدسی، ۴۹؛ قَطوان دِیزَہ۔ مقدسی، ۳۴۴؛ دست قَطوان۔

[4] خردادبہ، ۲۶؛ اصطخری، ۳۲۲؛ حوقل، ۳۷۳؛ مقدسی، ۲۶۶؛ بُورنَمَذ۔

[5] اصطخری، ۳۲۸؛ حوقل، ۳۸۵؛ مقدسی، ۲۶۴؛ جیسنانجکث۔

[6] خُردادبہ، ۲۷؛ شُطُورکث۔ اصطخری، ۳۳۶؛ حوقل، ۳۸۹؛ اُستُورکَث۔ مقدسی، ۲۴۲؛ اُسٌتورکث۔

[7] اصطخری، ۳۲۸؛ حوقل، ۳۸۵؛ مقدسی، ۲۴۲؛ بِنکَث۔

دو فرسخ۔ مدینۃ الشاش سے فصیل کے اندر مُعَنکَر (= چھاؤنی) دو فرسخ۔

مَدِینَۃُ الشَّاش سے حدودِ الصّین تک

مُعَنکَر سے غَزکَرد[۱] پانچ فرسخ۔ غَزکَرد سے صحرا میں اَسبِیشاب[۲] تک چار فرسخ۔ اِسبیشاب سے شَاراب چار فرسخ — یہ صحرائی علاقہ میں ہے، اس میں دو بڑی نہریں ہیں ایک نہر کا نام 'ماوا' ہے اور دوسری کا 'یُورَن'۔ شَاراب سے بُدُخکَت (چھوٹی کشتیوں میں۔ م) چار فرسخ۔ بُدُخکَت سے تمتاج (چھوٹی کشتیوں میں۔ م) پانچ فرسخ — تمتاج صحرا میں ہے، اس میں ایک بڑی نہر ہے اور بانس بن ہے۔ تمتاج سے بَارَجَاج[۳] (چھوٹی کشتیوں میں۔ م) چار فرسخ، بارجاج ایک بڑا ٹیلہ ہے، اس کے گرد پانی کے ایک ہزار چشمہ ہیں جو ایک نہر میں مل جاتے ہیں؛ یہ نہر مشرق کی طرف بہتی ہے، اس لئے (۲۰۵)
اس نہر کو "برگو آب" کہتے ہیں، یعنے الٹا بہنے والا پانی، کیونکہ اس کا بہاؤ نشیب سے فراز کی جانب ہے؛ بارجاج سے ۶ فرسخ پر برگو آب کے کنارے ایک منزل ہے؛ اس نہر کے دونوں کناروں پر پانی پھیلا ہوا ہے، اور گھنی جھاڑیاں اور جھاؤ کے درخت ہیں؛ یہاں سیاہ تیتروں کا شکار ہوتا ہے؛ اس منزل سے یہ نہر عبور کی جاتی ہے اور داہنے ہاتھ کو اترتے ہیں۔ پھر اس مَعبَر (= عبور کرنے کی جگہ) سے شاوُغَر، جو سان رکھنے کے پتھر کا پہاڑ ہے، ۳ فرسخ۔ پھر شاوُغر سے جُوئیکت، جو ویران جنگل میں ہے، دو فرسخ۔ جُوئیکت سے مَدِینَۃ طَراز، جو آباد و سرسبز علاقہ میں ہے، دو فرسخ۔ مدینۃ طَراز سے نُوشَجان السفلیٰ (= زیریں) ۳ فرسخ۔ نوشجان السفلیٰ سے کصری باس دو فرسخ، — یہ مقام ایک پہاڑی سلسلہ کے جانب چپ ہے، اور اس کے جانب راست قُم ہے، یہ گرم مقام ہے۔

---

[۱] م خرداذبہ، ۲۷۔ اصطخری، ۳۳۷؛ حوقل، ۳۹۹؛ مقدسی، ۲۷۲: غُزکَرد۔
[۲] خرداذبہ، ۲۷: اُسبیجاب۔ [۳] خرداذبہ، ۲۸: بارجاج۔ مقدسی، ۲۷۲: بارجاخ

یہاں الخرلخیۃ[۱] موسمِ سرما بسر کرتے ہیں؛ قُمّ اور طَرَاز دکُولان کے درمیان شمالی ناحیہ ہے؛ قُمّ کے پیچھے ریت اور بجری کا بیابان ہے اور اس میں سانپ ہیں۔ کھری باس سے کُول شُوب چار فرسخ ــــــ یہ مقام بھی ویسا ہی ہے جیسا کھری باس ہے، اس کی دائیں جانب ایک پہاڑ ہے جس میں بکثرت میوے اور پستہ تر، اور پہاڑی ترکاریاں ہوتی ہیں۔ پھر کولشُوب سے کُولاَن چار فرسخ؛ اس طرح مَدِینَۃ طَرَاز سے کُولان ۱۴ فرسخ ــــــ یہ پورا علاقہ مَفَازَہ ہے، اس کا نام کُولاَن ہے، اور اس کی بھی وہی کیفیت ہے جو (سطور بالا میں) بیان کی گئی۔ کُولان سے بَرکی جو ایک خوشحال قریہ ہے، چار فرسخ۔ بَرکی سے اَشبَرَہ، ویسے ہی (۲۰۶)
بیابان میں جیسا بیابان کُولان کا ہے، چار فرسخ۔ اَشبَرَہ سے نُوزکت، جو ایک بڑا قریہ ہے، ۲ فرسخ۔ نُوزکت سے خَرَنجُوان، جو ایک بڑا قریہ ہے، چار فرسخ۔ خَرَنجُوان سے جُول، جو ایک بڑا قریہ ہے، چار فرسخ۔ جُول سے سارِغ، جو ایک بڑا قریہ ہے، ، فرسخ۔ سارِغ سے قریۂ خاقان التُرکی[۲] چار فرسخ۔ قریۂ خاقان التُرکی سے کسرمروا (؟) دو فرسخ۔ کسرمروا سے مَدِینَۃ نَوَاکَث دو فرسخ ــــ نَوَاکَث مدینۂ کبیرہ ہے، یہاں سے ایک رستہ اُتُوشَجَان جاتا ہے، اس رستہ پر ایک مقام ہے جسے بَرکَب کہتے ہیں، اور یہ اس سے ایک فرسخ پر ہے۔ مدینۃ نَوَاکَث سے بُنجیکث[۳] جو ایک بڑا قریہ ہے اور جس کے پہلو میں ایک اور قریہ ہے، دو فرسخ۔ بُنجیکث سے سُویاب دو فرسخ ــــ سُویَاب دو قریہ ہیں، ایک کا نام کبال ہے اور دوسرے کا ساغور کبال، سَاغُور کبال سے نُوشَجان اعلیٰ، جو الصِّین کی سرحد پر ہے، قافلوں کی رفتار سے پندرہ دن کی، اور ترکی ڈاک کی رفتار سے تین دن کی مسافت پر ہے۔

---

[۱] خُردادبہ، ۱۶: ملک الخرلخ۔

[۲] خُردادبہ، ۲۹: الترکشی۔

[۳] اِصطخری، ۳۱۹؛ حوقل ۳۷۱؛ مقدسی، ۲۲۶: بُنجیکث

سَمَرقَند سے فَرغَانہ کا رستہ

اب ہم پھر سَمَرقَند کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ ہم نے ذکر کیا تھا کہ سَمَرقند سے تین مراحل پر (زَامِین سے) دو رستے پھٹتے ہیں: ایک الشاش جاتا ہے اور دوسرا فَرغَانہ۔ الشّاش کی جانب سے حدود الصّین کا رستہ ہم بیان کر چکے، اب وہ رستہ بیان کرتے ہیں جو (سَمَرقَند سے) فَرغانہ جاتا ہے۔ (۲۰۷)

زَامِین سے فَرغَانہ کا رستہ

اس رستہ کا پہلا مقام زامین ہے جو سَمَرقند کے بیابان میں ہے۔ زَامِین سے سَابَاط، جو ایک بڑا قریہ ہے، دو فرسخ۔ ساباط سے دو رستے ہیں جن میں سے ایک فَرغَانہ جاتا ہے۔ سَابَاط سے کُرکَت[1] جو ایک بڑا قریہ ہے، ۳ فرسخ۔ کُرکَث سے غَلُوک انداز[2] جو بہت سے قریوں کے درمیان ایک بڑا قریہ ہے، ۳ فرسخ۔ غُلوک انداز سے خُجَندَہ، جو نہر الشّاش کے کنارے پر ہے، ۴ فرسخ۔ پھر اس مدینہ سے دو رستے پھٹتے ہیں، ایک فرغانہ جاتا ہے اور دوسرا مَعدن فِضّہ (چاندی کی کان) کی جانب سے الشّاش۔ فَرغانہ کے رستے میں خُجَندہ سے پانچ فرسخ پر صحراء میں ایک بڑا قریہ آتا ہے، جس کا نام صَامُغَر ہے۔ صَامُغر سے خاجِستان چار فرسخ — اس مقام پر قلعہ اور سرحدی چوکی ہے، اور یہاں نمک کی ایک بڑی کان ہے جہاں سے الشّاش و خُجَندہ وغیرہ تک نمک جاتا ہے، اس کی ایک جانب ایک پہاڑ ہے جو مَعدن نقرہ کے پہاڑ سے جا ملتا ہے۔ خاجِستان سے قریۂ تُرمُقَان[3] ۶ فرسخ۔ تُرمُقان سے باب، جو مداین فَرغانہ

---

[1] اصطخری، ۳۲۵؛ حوقل، ۳۷۹؛ کُرکَث۔

[2] خُرداذبہ، ۲۹؛ غلوک۔

[3] خرداذبہ، ۳۰۔ مقدسی، ۳۴۱، تُرمُقان۔

میں سے ایک مدینۂ عظیمہ ہے، ۳ فرسخ۔ باب[1] سے فرغانہ، اور اس کو اخسیکث بھی کہتے ہیں، چار فرسخ؛ اس طرح سمرقند سے فرغانہ ۲۵ فرسخ ہے۔

ساباط سے شروسنہ کا رستہ

اب پھر ہم اس مقام کی طرف رجوع کرتے ہیں جہاں ساباط سے دو رستے پھٹتے ہیں؛ ساباط سے شروسنہ[2] ۳ فرسخ — اس میں سے دو فرسخ ہموار زمین میں ہیں، پھر پہاڑی رستہ ہے جس کی دونوں جانب (۲۰۸) پہاڑوں پر بستیاں ہیں، اور رستہ پانی کے بہاؤ پر ہے جو دونوں جانب سے بہتا ہے اور وہ شہر سے آنے والا پانی ہے۔

خجندہ سے قصر موہنان کا رستہ

پھر خجندہ سے جو دو رستے پھٹتے ہیں ان کی طرف رجوع کرو اور الشاش والی معدن نقرہ کا رستہ لو؛ خجندہ سے نہر میں چلکر خزبہ پہنچتے ہیں، اس کے پاس ایک چشمہ ہے جس کو موضع المرصد کہا جاتا ہے، خزبہ سے وادیٔ معدن نقرہ کے سرے پر قصر موہنان ہے جو دو فرسخ پر ہے۔

الشاش سے فرغانہ کا رستہ

اب ہم الشاش سے فرغانہ کا رستہ بیان کرتے ہیں؛ مدینۃ الشاش سے معدن الفضّہ ۷ فرسخ۔ معدن الفضّہ سے خاجستان ۸ فرسخ۔ خاجستان سے ترمقان، جو نہر الشاش پر دیہات کے قریب ہے، ۶ فرسخ۔ ترمقان سے (مدینہ) باب ۳ فرسخ — باب، نہر الشاش پر مدائن فرغانہ میں ایک نہایت خوشحال

---

[1] خرداذبہ، ۳۰: مدینۂ باب۔

[2] خرداذبہ، ۲۹؛ یعقوبی، ۲۹۳: اسنرسکشنہ۔ اصطخری، ۲۸۸؛ حوقل، ۳۲۹؛ مقدسی، ۲۶۵: اشروسنہ

مدینۂ عظیم ہے ؛ لوگ تُزمُقان پر ترکوں کے خوف سے منزل نہیں کرتے کیونکہ وہ ان رستوں میں دن رات رہزنی کرتے ہیں، اور دوسری منزل پر مقام کرتے ہیں۔ (مدینہ) باب سے اَخسِیکت، جو فَرغانَہ کا دارالحکومت ہے، چار فرسخ ہے۔

فَرغانَہ سے نُوشَجان اعلیٰ کا رستہ

فَرَغانَہ سے نُوشَجانِ اعلیٰ کا رستہ یہ ہے:۔ فَرغانَہ کے دارالحکومت سے قُبا، یہ ایک مدینہ ہے، دس فرسخ۔ قُبا سے اُوش، یہ ایک بڑا قریہ ہے، ، فرسخ۔ اُوش سے یُوزکَند[1] جو خُوزتِکین[2] الدِّہقان کا مدینہ ہے، ، فرسخ۔ پھر یُوزکَند سے العَقَبَہ کے درمیان ایک دن کی مسافت ہے۔ العَقَبَہ کی طرف جانے کا رستہ ایسی گنجان دیہاتی آبادی کے درمیان سے گذرتا ہے جو خُوزتِکین الدِّہقان سے متصل ہے، یہ گھاٹی (= عقبہ) بہت بلند اور دشوار گذار ہے، جب اس پر برف گرتی ہے تو چلنا مشکل ہوجاتا ہے۔ پھر العَقَبہ سے اَطباش کے درمیان ایک دن کی مسافت ہے۔ یہ رستہ پہاڑوں میں واقع ہے جن میں نشیب و فراز ہیں ؛ اَطباش ایک بلند پہاڑی پر ہے، اور یہ البَتَّت و فَرغانَہ و نُوشَجان کے درمیان ہے پھر اَطباش سے نُوشَجانِ اعلیٰ ۶ مراحل ہے۔ اس میں کچھ رستہ چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کے درمیان ہے، اور کچھ سبزہ زاروں اور چشموں کے درمیان ؛ رستہ میں کوئی بستی نہیں ہے، جو لوگ ادھر جاتے ہیں ما یحتاج ساتھ لیجاتے ہیں، تجارت بہت کم ہوتی ہے۔ نُوشَجانِ اعلیٰ سے خاقان تُغزُغُز[3] کا مقام ۲ دن کی مسافت پر ہے۔

---

[1] خرداذبہ، ۳۰ ؛ اصطخری، ۳۳۳، حوقل، ۳۹۲، ۳۹۶ ؛ اُوزگند۔ مقدسی، ۴۸ : اوزجند۔

[2] ترکستان کی بادشاہی بہت سے فرماں رواؤں اور امیروں میں بٹی ہوئی تھی، ان میں سے ایک علاقہ کے امیروں کا لقب خُوزتِکین ہوتا تھا؛ یہ باجگزار فرمانروا تھے اور ملوک تُرک الصّغار کہلاتے تھے۔

[3] م خُرداذبہ، ۳۰۔ اصطخری، ۹ ؛ حوقل، ۱۴ ؛ یعقوبی، ۲۹۵ ؛ التُّغزُغُز۔

طراز سے کیماک کا رستہ

اب ہم طراز سے کیماک کے رستہ کی طرف رجوع کرتے ہیں :۔ طراز سے گواکت[1] نامی دو قریوں کی طرف جاتے ہیں، یہ دونوں قریہ آباد و کثیر الاہل ہیں، یہاں سے ملک کیماک کا مقام تیز رو اسوار کے لئے ۸۰ دن کی مسافت پر ہے، جانے والے کو صرف اپنا کھانا ساتھ لے جانا چاہیئے، اس لئے کہ وہ جن وسیع صحراؤں سے گذرے گا ان میں چارہ اور چشمہ بکثرت ہیں، چارہ زیادہ تر سپست تر ہے۔

مرو سے طخارستان کا رستہ

اب ہم مرو کی طرف رجوع کرکے وہاں سے طخارستان اور اس کی نواحی کے رستوں کا ذکر کرتے ہیں :۔ مدینۂ مرو سے قریۂ فاز ۷ فرسخ۔ فاز سے مہدی اباذ صحرائی رستہ پر، ۶ فرسخ۔ مہدی اباذ سے یحیٰی اباذ، جو وادی کے وسط میں ایک منزل ہے اور جہاں سرائیں اور سکہ ہے ۷ فرسخ۔ یحیٰی اباذ سے القرینین، یہ بیابان میں وادی کے کنارے پہاڑی پر ایک قریہ ہے، اس کے باشندہ مجوس ہیں، اور ان کی معاش ان کے گدھوں کا کرایہ ہے جن کو لیکر وہ دنیا بھر میں پھرتے ہیں، ان کو سرکوں (؟) کہتے ہیں، ۵ فرسخ۔ القرینین سے اسد اباذ ۷ فرسخ۔ اسداباذ سے حوزان ۵ فرسخ۔ حوزان سے قصر الاحنف، یہ قریہ ایک وادی پر ہے، جو الاحنف بن قیس کی طرف منسوب ہے، چار (۲۱۰)
فرسخ۔ قصر الاحنف سے مدینۂ مرو اعلیٰ پانچ فرسخ ـــــ اس مدینہ سے گذرکر تم ایک مقام پر پہنچوگے، جو یہاں سے ایک فرسخ پر پہاڑمیں ایک درہ کے دہانہ پر واقع ہے، اس مقام کو قصر عمرو کہتے ہیں۔ مدینۂ مرو الروذ[2] سے ارنکن

---

[1] خرداذبہ، ۲۸: گوبکث۔

[2] م حوقل، ۱۰۹۔ خرداذبہ، ۳۲: مروروذ۔ اصطخری، ۲۵۴: مرو رُوز۔

۵ فرسخ ۔ اَرُسکَن سے الاَسُرَاب ، فرسخ — یہ چھوٹی سی بستی ہے ، اور اس کے
بیوت پہاڑ میں اَسُرَاب (کھوہ) کی مانند ہیں ۔ الاَسُرَاب سے گنجاباذ جو الطالقان
کے اضلاع میں ایک قریہ ہے ، ۶ فرسخ ۔ گنجاباذ سے طالقان ۶ فرسخ ۔ الطالقان
سے کسُحان[۱] ، جو پہاڑوں کے درمیان ایک بڑا قریہ ہے ، پانچ فرسخ ۔
کسُحان سے اَرغین ، جو وادیٔ مَرُو میں ایک آباد قریہ ہے ، ایک فرسخ ۔
پھر ایک خاکی گھاٹی آتی ہے جو کچھ دشوار گزار نہیں ہے ، اس کے بعد پہاڑ
میں کچھ رستہ پتھریلا ہے ، اس گھاٹی میں ایک پہاڑی چشمہ ہے ؛ یہ سارا
رستہ چار فرسخ کا ہے اور کچھ دشوار گزار نہیں ہے ۔ اَرغین سے قصر خوط
پانچ فرسخ — یہ صحرا میں ایک آباد کثیرالاہل قریہ ہے اور کورۂ الفاریاب
کی پہلی عملداری ہے ۔ قصر خوط سے مدینۂ الفاریاب دو فرسخ ۔ پھر وہ مفازہ جو
مفازۃ القاع کہلاتا ہے ، پانچ فرسخ ۔ پھر اس سے القاع چار فرسخ ؛ اس طرح
مدینۂ الفاریاب سے القاع ۹ فرسخ ہے — یہ (پورا) رستہ مفازہ میں ہے ،
بیشتر حصے میں نشیب و فراز ہیں ، تاہم سہل المنزل ہے ، (جگہ جگہ) سرائیں
اور کنویں ہیں ، یہ کورۂ الجُوزجان کے زیر حکومت ہے ۔ اور صحراء میں ہے ۔
القاع سے الشَبُورقان ، صحراء میں ۶ فرسخ — ......[۲] یہ کثیرالاہل ہے
اور الجُوزجان سے متعلق ہے ، اور یہاں منبر ہے ۔ الشَبُورقان سے الیَدُرَہ ،
جو کورۂ بلخ میں سے ہے ۶ فرسخ — یہ جگہ پہلے صحرا تھی اور یہاں سکّان و
خانات کے سوا کچھ نہ تھا ؛ جب خراسان میں زلزلہ کے سال نواحی مَرو و طخارستان
میں زلزلے آئے اور وہ ۲۰۳ھ تھا ، تو ان کے صدمہ سے الیَدُرَہ کا چشمہ
شق ہوگیا اور چشمۂ کبیر بن گیا اور اس کا پانی صحرا میں بہ نکلا ؛ یہ صحراء (۲۱۱)
مَرُو آل سے جا ملتا ہے ، اس میں ریت اور بانس بَن کے سوا کچھ نہ تھا
لیکن اب یہاں درخت ہیں ، اور یہ ایک قریہ ہے جس میں بکثرت کھیتیاں اور

۱؎ مقدسی ، ۳۴۸ ۔ خرداذبہ ، ۳۲ : کسحاب ۔
۲؎ عبارت مغشوش ہے ۔

درخت ہیں۔ السِّدْرَہ سے الدَّسْتَجِرْدَہ[1]، جو کثیرالماء و کثیرالاہل قریہ ہے، پانچ فرسخ۔ الدَّسْتَجِرْدَہ سے العَوْد[2] جو ایک بڑا قریہ ہے، چار فرسخ۔ العَوْد سے مدینۂ بَلْخ، آباد رستہ میں، تین فرسخ۔ مدینۂ بَلْخ سے سِیَاہ جِرْد، جو ایک بڑا قریہ ہے، پانچ فرسخ۔ سِیَاہ جِرْد سے بَلْخ کی نہر جَیْحُون، صحرائی رستہ سے، سات فرسخ — یہ نہر مدینۃ التِّرْمِذ کے عین نیچے، اس کی فصیل سے، جو ایک چٹان پر واقع ہے، ٹکراتی ہوئی جاتی ہے۔ مدینۃ التِّرْمِذ سے صَرْمَنْجَان ۶ فرسخ۔ صَرْمَنْجَان سے دَارْزَنْگِی[3]، جو ایک آباد و کثیرالاہل قریہ ہے، ۶ فرسخ۔ دَارْزَنْگِی سے قریۂ بُرَنْجِی ، فرسخ۔ بُرَنْجِی سے الصَّغَانِیَان، جو بڑا کثیرالاہل مدینہ ہے، پانچ فرسخ۔ مدینۃ الصَّغَانِیَان سے الرَّاشْت[4] کے رستہ پر بُونْدَا تک، جو ایک بڑا قریہ ہے، ۳ فرسخ۔ بُونْدَا سے ہُمُوَرَان[5]، جو ایک قریہ ہے، ، فرسخ۔ ہُمُوَرَان سے آبَان کَسْوَان، جو ایک آباد قریہ ہے، ، فرسخ۔ آبَان کَسْوَان سے شُوْمَان، پانچ فرسخ۔ شُوْمَان سے وَاشْجِرْد[6] تک، آباد رستہ میں، چار فرسخ۔ پھر وَاشْجِرْد سے الرَّاشْت، جو دو پہاڑوں کے درمیان ہے، چار دن کی مسافت پر ہے۔ الرَّاشْت اس نواحی میں خراسان کا آخری مدینہ ہے اور فَرْغَانَہ کی حد سے متصل ہے۔ غارت گری کے لئے آنے والے ترکوں کا یہی رستہ ہے۔

بَلْخ سے طُخَارِسْتَانِ اَعْلیٰ کا رستہ

اب ہم مدینۂ بَلْخ کی طرف رجوع کر کے طُخَارِسْتَانِ اَعْلیٰ کا رستہ

---

[1] خرداذبہ، ۳۲: دَسْتَکِرْد۔

[2] خرداذبہ، ۳۲: الغُور۔

[3] خرداذبہ، ۳۳؛ اصطخری، ۳۳۹؛ حوقل، ۴۰۱؛ مقدسی، ۲۶۸: دارزَنْجِی۔ یعقوبی، ۲۸۹: دارزنکا۔

[4] خرداذبہ، ۳۴: الراست۔ اصطخری، ۲۸۶؛ حوقل، ۳۳۵: راشت۔

[5] م ادریسی۔ خرداذبہ، ۳۴: ہمواران۔

[6] م خرداذبہ، ۳۴؛ اصطخری، ۲۸۸؛ ابن رستہ؛ حوقل، ۳۳۔

بیان کرتے ہیں : مدینۂ بلخ سے ولازی پانچ فرسخ۔ ولازی سے سَواجی تین فرسخ۔ سَواجی سے مدینۂ خُلم، صحرائی رستہ میں، تین فرسخ۔ مدینۂ خُلم سے بَہار، ، فرسخ — یہ صحرا میں ایک منزل ہے، یہاں پانی کے لئے کنویں میں سیڑھیوں سے اترتے ہیں۔ بَہار سے ارکا سول[1] (؟)، جو صحرا میں ایک منزل ہے، پانچ فرسخ۔ ارکا سول سے قارض عامر[2]، جو پہاڑی چٹانوں کے درمیان واقع ہے اور نَہر (دریائے) بَلخ سے اٹھارہ فرسخ کے فاصلہ پر ہے ، ، فرسخ۔

وہ مَسالک جو نواحیِ شمال کو جاتی ہیں

جبکہ ہم مکہ اور اس کے قریب الیمن وغیرہ کی طرف جانے کے رستے بیان کر چکے، اور ان کے بعد نواحی مشرق کے رستے بھی بیان کر دیئے، تو اب ہم شمالی صوبوں اور ان سے متصل ممالک کی طرف جانے والے رستے بیان کرتے ہیں۔ ان میں پہلے وہ رستہ لو جو کُورہ آذربیجان کو جاتا ہے :—

کُورۂ آذربیجان کے رستے

قصرِ شیرین سے الدینور پانچ فرسخ۔ الدینور سے النخورجان[3] ۹ فرسخ۔ النخورجان سے تل وان ۶ فرسخ۔ تل وان سے سیسر ، فرسخ — سیسر سے دو رستے پھٹتے ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے : (سیسر سے) البیلقان دس فرسخ۔ البیلقان سے برزہ ۸ فرسخ ؛

اور جاڑوں کے زمانہ کا رستہ یہ ہے : سیسر سے اندراب چار فرسخ؛

---

[1] ابن خرداذبہ (۴۴) نے بہار و قارض عام کے درمیان ایک منزل نکبا نول بیان کی ہے۔ غالباً یہ نکبا نول ہی ہے۔

[2] خرداذبہ، ۴۴ : قارض عام۔

[3] خرداذبہ، ۱۲۰ : النخبارجان۔

اَنْدَراب سے البَیْلقَان پانچ فرسخ۔ البَیْلقان سے بَرْزَہ ۶ فرسخ۔ بَرْزَہ سے سَابُرْخاست[1] ۸ فرسخ۔ سَابُرْخاست سے المَرَاغَہ ۸ فرسخ۔ المَرَاغَہ سے دِہ الخَرّقان[2] (۲۴۳) گیارہ فرسخ۔ الخَرّقَان سے تَبْرِیْز ۹ فرسخ۔ تَبْرِیْز سے مَدِیْنَۂ مَرَند دس فرسخ۔

المَرَاغَہ سے کُونَسْرہ[3] دس فرسخ۔ کونسرہ سے سَراۃ[4] دس فرسخ۔ سَرَاۃ سے الیَتَّیْر پانچ فرسخ۔ الیَتّیر سے اَرْدَبِیْل پانچ فرسخ۔ اَرْدَبِیل سے خان بَابک ۸ فرسخ۔ خان بَابک سے بَرْزَنْد ۶ فرسخ۔ بَرْزَنْد سے بَہْلاب[5] ۱۲ فرسخ'—

اور اَرْدَبِیل سے مُوقان ۴ فرسخ۔

اور اگر بَرزَہ سے تَبْرِیْز کا قصد ہو' تو وہاں سے تَفْلِیْس[6] دو فرسخ' تَفْلِیْس سے جَابَرْوَان ۶ فرسخ۔ جَابَروان سے تَبْرِیْز چار فرسخ۔

تَبْرِیْز سے اُرْمِیَہ[7] چار فرسخ۔ اُرْمِیَہ سے سَلْمَاس ۶ فرسخ۔

اور مَرَنْد سے الجَار[8] چار فرسخ۔ الجار سے خُوْی ۶ فرسخ۔

اور جو شخص اس رستہ سے اَرْمِینِیَّہ جانا چاہتا ہو' تو مَرَنْد سے الشّرِی وادی (ندی) کے کنارے دس فرسخ۔ الشّرِی سے نَشْوی[9] دس فرسخ۔ نَشْوی سے دُبَیْل ۲۰ فرسخ۔

اور جو وَرْثَان سے بَرْذَعَہ جانا چاہے' تو وَرْثان سے تُوْمَام[10] ۳ فرسخ۔

---

[1] خرداذبہ' ۱۱۹۔ اصطخری' ۱۹۰؛ حوقل' ۲۵۹: شابرخاست۔ مقدسی' ۴۰۱: سابرخواس۔

[2] خرداذبہ' ۱۲۰؛ اصطخری' ۱۸۱؛ حوقل' ۲۳۹؛ مقدسی' ۳۷۲: داخرقان۔

[3] خرداذبہ' ۱۲۰؛ اصطخری' ۱۹۴؛ حوقل' ۲۵۲؛ مقدسی' ۳۸۲: کورسرہ۔

[4] خرداذبہ' ۱۲۰' ۱۹۴؛ حوقل' ۲۵۲۔ اصطخری' ۱۹۴؛ مقدسی' ۳۰۵: الشّراۃ۔

[5] اصطخری' ۱۹۲؛ حوقل' ۲۵۱؛ مقدسی' ۳۸۱: بُلْعاب۔

[6] یہ مدینہ تفلیس نہیں' جو باب الابواب کے اس جانب ہے؛ بلکہ کورۂ اذربیجان میں ایک منزل ہے؛ مقدسی' ۳۸۲۔

[7] خرداذبہ' ۱۱۹۔ مقدسی' ۳۸۳: ارومیہ۔

[8] خرداذبہ' ۱۲۰: الجان'

[9] آجکل اسکو نخجیوان کہتے ہیں۔

[10] خرداذبہ' ۱۲۲: ندمان۔

پھر البَیْلَقان ۰ فرسخ - پھر بَرذَعَہ تین فرسخ -

وہ مسالک جو مدینۃ السّلام سے اکناف مغرب کو جاتی ہیں

اب ہم اُن رستوں کو بیان کرتے ہیں جو مدینۃ السّلام سے اکناف مغرب اور
(۲۱۴) اسکی نواحی تک جاتے ہیں، اور اس کی ابتدا اُس علاقہ سے کرتے ہیں جہاں ناحیۂ شمال ختم ہوتا ہے، تاکہ اس کے قبل جو ہم مشرق اور شمال کا ذکر کر چکے ہیں اس کا سلسلہ مغرب سے مل جائے؛ اس میں اول الموصِل کا ذکر ہونا چاہیے:-

مدینۃ السّلام سے المَوصِل کا رستہ

مدینۃ السّلام سے البَرَدان چار فرسخ - البَرَدان سے عُکبرا ۱۰ پانچ فرسخ عُکبرا سے باحَمشا تین فرسخ ۔ باحَمشا سے القادِسیّہ ۰ فرسخ - القادِسیّہ سے الکَرخ ۵ فرسخ ۔ الکَرخ سے جَبلتا ۰ فرسخ - جَبلتا سے السُّودقانیّہ پانچ فرسخ ۔ السُّودقانیّہ سے بارِمّا پانچ فرسخ - بارِمّا سے مدینۃ السّن ۵ فرسخ السّن سے الحَدیثہ ۱۲ فرسخ — یہ ایک جنگل ہے، اور اس کے وسط میں الزّاب الصّغیر[1] بہتا ہے ۔ الحَدیثہ سے طَہمان[2] ۰ فرسخ - طَہمان سے الموصل ۰ فرسخ -

الموصل سے نصیبین کا رستہ

المَوصِل سے بَلَد، یہ ایک مدینہ ہے، ۰ فرسخ ۔ بَلَد سے باعَینَاثا ۰ فرسخ ۔ باعَینَاثا سے بَرقَعید ۶ فرسخ - بَرقَعید سے اَذرَمہ ۶ فرسخ - اَذرَمہ تَلِّ فَراشہ ۳ فرسخ ۔ تَلِّ فَراشہ سے نَصِیبین چار فرسخ -

---

[1] خُرداذبہ، ۹۳: الزاب الاصغر۔

[2] خرداذبہ، ۹۳: بنی طَہمان ۔

نصیبین سے اُرزَن کا رستہ

نُصیبین سے دو رستے پھٹتے ہیں، ان میں سے ایک دائیں جانب (۲۱۵) نواحئ شمال کی طرف جاکر ان رستوں سے مل جاتا ہے جو مشرق سے ان نواحی کی طرف آتے ہیں، جن کا ہم ذکر کرچکے ہیں، اور دوسرا وہ رستہ ہے جو تمام نواحئ مغرب کو جاتا ہے۔ اس کی ابتدا ہم اول الذکر رستے سے کرتے ہیں :-

نُصَیبین سے دَارا پانچ فرسخ۔ دَارا سے کَفرتُوثا ، فرسخ۔ کَفرتُوثا سے قصر بنی نازع ، فرسخ۔ قصر بنی نازع سے آمِد ، فرسخ۔ آمِد سے مَیّافارقین دائیں جانب، پانچ فرسخ۔ مَیّافارقین سے اَرزَن ، فرسخ — یہ ایک مدینہ ہے جس کی حد اَرمینیہ سے ملتی ہے۔

آمِد سے الرّقّہ کا رستہ

آمِد سے جو رستہ شمال کی جانب الرقہ جاتا ہے وہ یہ ہے :- آمِد سے شِمشَاط، جو ثُغُورِ الرُّوم کے قریب ہے، ، فرسخ۔ شِمشَاط سے تِل جُوفَرہ[1] فرسخ۔ تل جُوفر سے جُرزُنان، یہ ایک آباد قریہ ہے اور اس میں بہت سے بازار ہیں، ۶ فرسخ۔ جُرزُنان سے بامِقدا[2]، یہاں ایک بازار ہے اور آبادی کم ہے، پانچ فرسخ۔ بامِقدا سے جُلّاب، یہ ایک نہر کے کنارے خوشحال قریہ ہے، ، فرسخ۔ جُلّاب سے الرُّہا، یہ رومی شہر (مدینہ) ہے اور ایک پہاڑ کے دامن میں واقع ہے، چار فرسخ۔ الرُّہا سے حَرّان یہ ایک مدینہ ہے، چار فرسخ۔ حَرّان سے تِل مَحرا[3] چار فرسخ۔ تِل مَحرا سے

---

[1] خُرداذبہ، ۹۶: تل جفر۔ بلاذری، ۱۷۶؛ ادریسی: تَلِ بُوزن۔

[2] مقدسی، ۱۴۹: بامقرا۔

[3] مقدسی، ۵۴۔ خرداذبہ، ۹۵: تَلِ بجرٰی۔

باجَزوان ۰ فرسخ ۔ باجَزوان سے الرَّقَّہ ۳ فرسخ

نَصِیبِین سے الرَّقَّہ کا رستہ

نَصِیبِین سے الرَّقہ کا رستہ یہ ہے : نَصِیبِین سے دَارَا ، یہ دامن کوہ میں ایک مدینَہ ہے، پانچ فرسخ ۔ دَارَا سے کَفر تُوثا ، فرسخ ۔ کَفر تُوثا سے العَرّادَہ ، یہ ایک منزل ہے ، ۳ فرسخ ۔ العَرّادَہ سے راسُ العَین ، یہ ایک شہر ہے اور اس میں چشمہ ہیں ، ۴ فرسخ ۔ راس العَین سے الجَارُود پانچ فرسخ ۔ الجَارُود سے حِصنِ مَسلَمہ ، یہ ایک قریہ ہے اور یہاں صَہریج ہے، ۲ فرسخ ۔ حِصنِ مَسلَمہ سے باجَروَان ، فرسخ ۔ باجَروَان سے الرَّقہ ۳ فرسخ۔

بَلَد سے سِنجار کا رستہ

۲۱۶ بَلَد سے شمال کی جانب قرقیسیا و سِنجار اور الفُرات کا رستہ یہ ہے: بَلَد سے تَل اَعفَر ، یہ ایک بڑا قریہ ہے ، پانچ فرسخ ۔ تَل اَعفَر سے سِنجار ، یہ ایک رومی شہر (مدینہ) ہے ۔ ۵ فرسخ ۔

سِنجار سے قرقیسیا کا رستہ

سِنجار سے عَینُ الجِبال پانچ فرسخ ۔ عَینُ الجِبال سے سُکَیرُ العباس[1] بن محمد یہ الخَابُور کے کنارے ایک شہر ہے ، ۹ فرسخ ۔ سُکَیر سے الفُدَین پانچ فرسخ ۔ الفُدَین سے مَاکِسِین ، یہ الخابور کے کنارے ایک شہر ہے ۲ فرسخ ۔ مَاکِسِین سے قرقیسیا ، یہ الفُرات و الخَابور کے کنارے ایک مدینہ ہے ، ، فرسخ ۔

الرَّقّہ سے ثغور کا رستہ

الرَّقّہ سے ثُغُور (= سرحدوں) تک کا رستہ یہ ہے :۔ الرَّقّہ سے

---

[1] خردادذبہ ، ۴۷ : السُّکَیر ۔

عَیْنُ الرُّومیہ ۶ فرسخ۔ عَیْنُ الرُّومیہ سے تَلّ عَبدا ، فرسخ۔ تَلّ عَبدا سے سُرُوج ، فرسخ۔ سُرُوج سے المُزَینۃ ۶ فرسخ۔ المُزَینۃ سے شُمَیشاط ، یہ الفرات کے اُس کنارہ پر جو الشام کی جانب ہے ، ایک مدینہ ہے ، ۶ فرسخ۔ شُمَیشاط سے حِصْن مَنصُور ، یہ ایک سرحدی مقام ہے اور اس پر ایک سنگین فصیل ہے ، ۶ فرسخ۔ حِصن مَنصُور سے مَلَطیَۃ ، یہ ایک سرحدی مقام ہے اور شدید مصائب کا ہدف ہے ، دس فرسخ۔ مَلَطیَۃ سے کَمخ ، یہ شہر (مدینہ) پہلے سرحدی مقام تھا بعد میں دشمن اس پر متولی ہو گیا ، چار فرسخ (اس کی) بائیں جانب چار فرسخ پر حِصْن زِبَطرہ ہے ، جس پر دشمن متولی ہو گیا ہے۔ زِبَطرہ سے الحَدَث جو تخر[1] عدو پر ایک سرحدی مقام ہے ، چار فرسخ۔ الحَدَث سے مَرْعَش ، یہ بھی ایک سرحدی مقام ہے اور اس کی دوسری جانب دشمن کی عمارات کے سوا اور کچھ نہیں ہے ، پانچ فرسخ۔

وہ مسالک جو مدینۃ السّلام سے نواحِیْ مغرب کو جاتی ہیں

اب ہم مَدِینَۃُ السَّلام کی طرف واپس ہوتے ہیں ، تاکہ وہاں سے نواحیٔ مغرب تک جانے والے رستے بیان کریں۔

مَدِینَۃُ السَّلام سے الرَّقّہ کا رستہ

اگر الفُرات کا رستہ لیا جائے تو مدینۃ السلام سے السَّیْلَحِین چار فرسخ۔ السَّیْلَحِین سے الأنبار ۸ فرسخ ، ۔ الأنبار سے ایک رستہ البجس کی جانب (۲۱۷) سے صحرا کی طرف نکل کر اس سیدھی سڑک سے جا ملتا ہے جو الأنبار سے آتی ہے۔ الأنبار سے الرُّبّ ، فرسخ۔ الرُّبّ سے ہِیت ۱۲ فرسخ۔ ہِیت سے نادُوسہ ، فرسخ۔ نادُوسہ سے آلُوسہ ، فرسخ۔ آلوسہ سے الفُحَیمہ ۶ فرسخ۔ الفُحَیمہ سے النّہیہ ، صحرائی رستہ سے ۱۲ فرسخ ؛ اور الفرات کے

---

[1] ٹھینٹوا۔

کنارہ کنارہ جو برید کا رستہ ہے، ۶ فرسخ۔ النّہیہ سے الدّازقی ۶ فرسخ۔ الدّازقی سے الفُرضَہ ۶ فرسخ۔

الفُرضَہ سے دو رستے پھٹتے ہیں، ایک صحرائی رستہ ہے اور دوسرا الفُرات کے کنارہ کنارہ جاتا ہے؛ آخر الذکر رستہ یہ ہے:۔ الفُرضَہ سے وادی السّباع پانچ فرسخ۔ وادی السّباع سے خلیج ابن جُمیع سے پانچ فرسخ۔ خلیج ابن جُمیع سے الفاش ۶ فرسخ۔ الفاش سے قرقیسیا و نہر سَعید کا دہانہ ۸ فرسخ۔ نہر سَعید کے دہانہ سے الجُرذان ۱۴ فرسخ۔ الجُرذان سے المُبارک گیارہ فرسخ۔ المُبارک سے الرَّقَّہ ۸ فرسخ؛ اس طرح مدینۃ السّلام سے الرَّقَّہ۔ الفُرات کے رستے، ۱۲۶ فرسخ ہے۔

رہا صحرائی رستہ، جو الفُرضَہ سے الگ ہوتا ہے، وہ یہ ہے:۔ الفُرضَہ سے القمرطی (؟ القرمطی) تین فرسخ۔ القمرطی سے العَوائل ۹ فرسخ ایک میل۔ العَوائل سے القصبہ ۸ فرسخ۔ القصبہ سے العَریز ۹ فرسخ۔ العَریز سے الرُّصافہ ۸ فرسخ۔ الرُّصافہ سے الرَّقَّہ ۸ فرسخ؛ اس طرح (۲۱۸) مدینۃ السّلام سے الرَّقَّہ تک، الفُرات کو چھوڑ کر صحرائی رستہ سے، ۱۲۷ فرسخ ایک میل کی مسافت ہے۔

الرُّصافہ سے دِمشق کا رستہ

الرَّقَّہ سے الرُّصافہ ۸ فرسخ، ۔ الرُّصافہ سے دو رستے ہیں: ایک دِمشق تک صحرا میں سے، دوسرا حِمص کی طرف سے آبادی میں سے۔ آباد رستہ یہ ہے: الرُّصافہ سے الزَّرّاعہ ۴۰ میل۔ الزَّرّاعہ سے القسطل ۳۶ میل۔ القسطل سے سَلَمیّہ ۳۰ میل۔ سَلَمیّہ سے حِمص ۲۴ میل۔ حِمص سے شمسین الشّعر[1] ۸ میل۔ شمسین سے قارا ۲۲ میل۔ قارا سے الثّنیک ۱۲ میل۔ الثّنیک سے القُطیفہ ۲۰ میل۔ القُطیفہ سے دِمشق ۲۴ میل۔

---

[1] خُرداذبہ ۹۸: شمسین۔

الرُّصَافَہ سے دِمَشق کا صحرائی رستہ یہ ہے :۔ الرُّصَافَہ سے الخَسرُو، اس کا نام بطلامیا بھی ہے ، ۲۵ میل ۔ بطلامیا سے العُذَیب ۲۴ میل۔ العُذَیب سے ہِنیا ۲۰ میل ۔ ہِنیا سے القَریَتَین ۲۰ میل ۔ القَریَتَین سے جَرُود ۳۶ میل ۔ جَرُود سے دِمَشق ۳۰ میل ۔

سَلَمِیَہ سے دِمَشق کا رستہ

سَلَمِیَہ سے دِمَشق کا رستہ ، جو الاَوسط کہلاتا ہے ، یہ ہے : سَلَمِیَہ سے فَرعَایَا[1] ۱۸ میل ۔ فَرعَایَا سے ماءِ شَریک ۲۰ میل ۔ ماءِ شَریک سے صَدَد ۱۸ میل ۔ صَدَد سے النَّبک ۲۵ میل ۔

حِمص سے دِمَشق کا رستہ

حِمص سے ایک رستہ البِقَاع ہوکر دِمَشق جاتا ہے ، اور وہ یہ ہے :۔ (۲۱۹)
حِمص سے جُوسِیَہ ۱۲ میل ۔ جُوسِیَہ سے اِیعَات ۲۰ میل ۔ اِیعَات سے بَعلَبَک ۳ میل ـــ بَعلَبَک سے دائیں جانب جائیں پچاس میل پر وہ پہاڑ آتا ہے جس کا نام "رمی" ہے ؛ اور اگر بَعلَبَک سے الدّراج کے رستے طَبَرِیَّہ کا رخ کیا جائے تو ـــ بَعلَبَک سے عین الجَرّ ۲۰ میل ۔ عین الجَرّ سے القَرعُون ، یہ ایک وادی کے بیچ میں منزل ہے ، ۱۵ میل ۔ القَرعُون سے العُیُون کو عبور کرتے ہوئے ـــ جو ایک قریہ ہے ـــ کَفر لیلیٰ ۲۰ میل ۔ کَفر لیلیٰ سے طَبَرِیَّہ ۱۵ میل ـــ اور اسی رستہ میں چاہ یوسف علیہ السلام ہے ۔

دِمَشق سے جِبَال الاُردُن کا رستہ

اب اگر دِمَشق سے جِبَال الاُردُن کا رستہ لیا جائے ، تو یہ رستہ دِمَشق سے سیدھا الکُسوَہ جاتا ہے ۔ دِمَشق سے الکُسوَہ ۱۲ میل ۔ الکُسوَہ سے جَاسِم

---

[1] مقدسی ، ۱۴۷ : فَرعَایَ ۔

۲۴ میل ۔ جاسم سے اُفَیق[1] ۲۴ میل ۔ اُفَیق سے طَبَرِیّہ ۶ میل ۔ طبریّہ سے
سے الرَّمْلَہ کی طرف دو رستے جاتے ہیں، ایک رستہ سیدھا اللَّجُّون جاتا
ہے، یہ ۳۰ میل کا ہے؛ دوسرا رستہ بَیْسان کی طرف سے جاتا ہے اور
وہ یہ ہے: (طَبَرِیّہ سے) بَیْسان ۱۶ میل ۔ پھر اللَّجُّون ۱۸ میل ۔ اللَّجُّون سے
قَلَنْسُوَہ، جو وادی عارا پر ہے اور جس میں درندہ ہیں، ۲۰ میل ۔ پھر قلنسوہ
سے الرَّمْلَہ ۲۴ میل ۔

الرَّمْلَہ سے مصر کا رستہ

الرَّمْلَہ سے مصر کا رستہ یہ ہے:۔ الرَّمْلَہ سے اَزْدُود ۔ قریوں اور
آبادیوں کے درمیان سے ۔ ۱۲ میل ۔ اَزْدُود سے غَزّہ ۲۰ میل، ۔ اس
رستہ میں گاؤں اور آبادیاں ہیں ۔ غَزّہ سے رَفَح، باغوں میں، دس میل؛
اور سخت ریگزار میں ۶۷ میل ۔ رَفَح سے العَرِیش، ریگستان میں، ۲۴ میل ۔
العَرِیش سے دو رستے ہیں: ایک الجِفار کا رستہ، اور یہ ریگزار ہے؛
دوسرا سمندر کے کنارے کنارے ساحلی رستہ ۔ الجفار کا رستہ یہ ہے:۔ العَرِیش
(۲۲۰) سے الوَرادہ ۱۸ میل ۔ الوَرادہ سے البَقّارہ ۲۰ میل ۔ البَقّارہ سے الفَرَما
۲۴ میل ۔

اور ساحلی رستہ یہ ہے:۔ العَرِیش سے المُخَلِّصہ ۲۱ میل ۔ المُخَلِّصہ سے
القَصْر، جو نصاریٰ کی گزرگاہی ہے اور اس میں آب شیریں اور نخلستان ہے
۲۴ میل ۔ القَصْر سے الفَرَما ۲۴ میل ؛

الفَرَما سے قصبۂ مصر ۔ الفُسطاط تک ۔ مختلف رستے ہیں: ایک
جاڑوں کے زمانہ کا رستہ، دوسرا گرمیوں کے زمانہ کا رستہ: گرمیوں کے
زمانہ کا رستہ یہ ہے:۔ الفَرَما سے جُرْجِیر ۳۰ میل ۔ جُرْجِیر سے فاقوس الغامِرہ
۲۴ میل ۔ الغامِرہ سے مَسْجِد قُضاعَہ ۱۸ میل ۔ مَسْجِد قُضاعَہ سے بُلْبَیْس ۱۲ میل،

---

[1] خُرداذبہ، ۷۸؛ اصطخری، ۶۶؛ حوقل، ۱۲۶؛ مقدسی، ۱۹۱: فیق ۔

تِنِّیس سے مصر ۲۴ میل۔
اور جاڑوں کے زمانہ کا رستہ یہ ہے:۔ الفرما سے الورادہ۔ الورادہ سے العاضرہ ۳۴ میل؛ اس کے بعد دونوں رستے مل جاتے ہیں۔

الفُسطاط سے اِفریقیہ کا رستہ

الفُسطاط سے بَرقہ و اِفریقیہ، اور تمام بلاد المغرب کو جانیوالے رستے یہ ہیں:۔ الفُسطاط سے ذات السلاسل ۲۴ میل۔ ذات السلاسل سے تَرنُوط ۳۰ میل (یہاں سے الاسکندریّہ کو رستہ مڑتا ہے) تَرنُوط سے کُوم شَرِیک ۳۲ میل۔ کُوم شَرِیک سے الرّافِقہ ۲۴ میل۔ اس رستہ میں نیل ساتھ ساتھ چلتا ہے، اور الرّافِقہ سے خلیج الاسکندریّہ شروع ہوتا ہے۔ الرّافِقہ سے قَرطَسا ۳۰ میل قَرطَسا سے کَریُون[1] ۲۴ میل کَریُون سے الاسکندریّہ ۲۴ میل الاسکندریہ سے ابُومِینہ[2] ۲۰ میل۔ ابومِینہ سے ذات الحَمّام ۱۸ میل۔

تَرنُوط سے بَرقہ کا رستہ

اب ہم پھر تَرنُوط واپس ہوتے ہیں جہاں ذات السلاسل[3] سے پہنچے تھے۔ تَرنُوط سے المِنبَر ۳۰ میل۔ المِنبَر سے مَارِس ۲۴ میل۔ مَارِس (۲۲۱)
سے اَرْمَسا ۱۲ میل۔ اَرمَسا سے ذات الحَمّام ۲۰ میل) یہاں سے الاسکندریہ و بَرقہ کے رستے مل جاتے ہیں اور ملکر چلتے ہیں۔ ذات الحُمام سے الحَنِیّہ تک جنگل میں اور بحر الرّوم کے کنارہ رستہ چلتا ہے اس لئے وہاں سے پانی ساتھ لیکر چلتے ہیں، ۲۴ میل۔ الحَنِیّہ سے قصر العَجُوز، یہ ایک قریہ ہے جسے الطّاحُونہ کہتے ہیں، ۳۰ میل۔ الطّاحُونہ سے، آباد رستہ میں، کنائس الجُون

---

[1] خُرداذبہ، ۸۴۔ موقل، ۹۱: الکریون۔
[2] خُرداذبہ، ۸۴: بُوبِینَا۔ مقدسی، ۲۱۴: بومینہ۔
[3] م۔ مقدسی، ۲۱۴۔ خرداذبہ، ۸۴: ذات الساحل۔

۲۴ میل ۔ کنائس الجون[1] سے جُبّ العَوسَج ۳۰ میل ۔ جُبّ العَوسَج سے بِکّۃ الحَمّام
۲۰ میل ۔ بِکّۃ الحَمّام سے قصر الشَمّاس ۲۵ میل ۔ قصر الشمّاس سے خِربۃ القَوم
۱۵ میل ۔ خِربۃ القَوم سے خَرائب ابی حَلیمہ ۳۵ میل ۔ خَرائب ابی حَلیمہ
سے العَقَبَہ ۲۰ میل ۔ یہاں سے ایک قریہ جو مَعَد[2] کہلاتا ہے ۳۵ میل
مَعَد سے رَبُوس ۳۰ میل ۔ رَبُوس سے فُرمَہ، یہ ایک مدینہ ہے جہاں
عُمّال قیام کرتے ہیں، ۶ میل ۔ فُرمَہ سے قصرِ الشّاہدین؛ (اور قصر الشاہدین سے
وادی السَّدور، جہاں گھنے درخت ہیں ۲۰ میل ۔ وادی السَّدور سے قریہ باع
۲۴ میل ۔ باع سے النَّدامَہ ۲۴ میل ۔ النَّدامَہ سے بَرقَہ ۶ میل ۔
(۲۲۲) اور جنگل کا رستہ یہ ہے :۔ قصر الرُّوم (القصر الابیض) سے مرج الشّیخ
۲۰ میل ۔ مرج الشّیخ سے حیّ عبد اللہ ۳۰ میل ۔ حیّ عبد اللہ سے جِیاد الصَّغیر
۲۰ میل ۔ جِیاد الصّغیر سے جُباب[3] المَیدعان ۲۵ میل ۔ جُباب المَیدعان سے
وادی مُخیل ۳۵ میل ۔ وادی مُخیل سے جُبّ حَلیمان ۲۵ میل ۔ جُبّ حلیمان سے
وادی المغار[4] ۲۵ میل ۔ وادی المغار سے تاکنست[5]، یہ نصاریٰ کا قریہ ہے،
۳۵ میل ۔ تاکنست سے النّدامہ ۲۵ میل ۔ النّدامہ سے برقہ صحرا میں
ایک مدینہ ہے طلوع ہوتے ہوئے آفتاب کی طرح سرخ، ۱۵ میل؛ اس رستہ
میں ۵ میل چلنے کے بعد پہاڑ ملتے ہیں ۔ اسی طرح الاسکندریّہ سے برقہ....

برقہ سے اجدابیہ کا رستہ

برقہ سے طَلمَیثَہ ۱۵ میل ۔ طَلمَیثَہ سے قصر العَقل[6] ۲۶ میل ۔ قصر العقل سے

---

[1] خُرداذبہ، ۸۴ ؛ کنائس الحدید ۔ مقدسی، ۲۱۵ : کنائس الجرید ۔

[2] بکری، ج ۲، ص ۷ : قصر ابی سعد ۔

[3] خُرداذبہ، ۸۵ : جُبّ المیدعان ۔ مقدسی، ۲۲۴ : جب المدعاب ۔

[4] خرداذبہ، ۸۵ ؛ مقدسی، ۲۲۴ : المغار ۔ ادریسی : مغار الرقیم ۔

[5] مقدسی، ۲۲۴ ۔ خرداذبہ، ۸۵ : تاکنبست ۔

[6] خرداذبہ، ۸۵ ۔ مقدسی، ۲۲۴ : قصر الفیل ۔

اَوْبِران ۱۲ میل۔ اوْبِران سے سُلُوق ۳۰ میل، ۔ سُلُوق سے دو رستے پھٹتے ہیں: ایک الِسّکَّۃ سے جاتا ہے اور دوسرا ساحل بحر سے۔ ساحلِ بحر کا رستہ یہ ہے: سُلُوق سے بَرْسَمْت ۲۴ میل۔ بَرْسَمْت سے بَلْبَد ۲۰ میل۔ بلبہ سے اَجْدَابِیَہ ۲۴ میل۔

اور السِّکَّۃ کا رستہ یہ ہے:۔ سُلُوق سے السِّکَّۃ ۳۰ میل۔ السِّکَّۃ سے الزَّیتُونَہ ۲۰ میل۔ الزَّیتُونہ سے اِجْدَابِیَہ ۲۴ میل۔ اِجْدَابِیَہ میں سکّہ اور ساحل کے رستے (۲۲۳)
مل جاتے ہیں۔ اب پھر ہم مَلِیْتِیَہ کی طرف رجوع کرتے ہیں، جو بَرْقَہ سے ۱۵ میل پر ہے: مَلِیْتِیَہ سے خشکی کے رستے الانبار[1] ۲۴ میل۔ الانبار سے وادی الاَعْراب ۳۰ میل ــــ یہ رستہ منزل شَقِیْق الفَہمی سے سُلُوق کی طرف مڑ جاتا ہے، اور منزل شَقِیْق الفَہمی سے سُلُوق ۳۵ میل ہے؛ پھر سُلُوق سے دونوں رستے مل جاتے ہیں، اور اِجدابِیَہ تک ایک ہی رستہ جاتا ہے۔

اب ہم وادیٔ مَخِیْل کی طرف رجوع کرتے ہیں جس کے متعلق ہم نے ذکر کیا ہے کہ وہاں سے اِفْرِیْقِیَہ کا رستہ آسان ہے۔ مَخِیْل سے جُبّ جَرَاوَہ (اور وہاں سے) تَمْلِیْس ۲۰ میل۔ تَمْلِیْس سے وادیٔ مَسُّوس ۳۵ میل۔ وادیٔ مَسُّوس سے ..... حرر املوا (؟) سے اِجْدَابِیَہ ۲۴ میل۔

اِجْدَابِیَہ سے طَرَابُلُس (الغرب) کا رستہ

(۲۲۴) اِجْدَابِیَہ سے دو رستے پھٹتے ہیں: ایک اِفْرِیْقِیَہ جاتا ہے، دوسرا طَرَابُلُس۔ اِجْدَابِیَہ سے حَیّ بَجُوْہ ۲۰ میل۔ حَیّ بَجُوْہ سے سَنْجَہ مَنہوسا ۲۰ میل۔

---

[1] مملکت اسلام میں الانبار نام کے چار مقامات تھے: ایک بلخ کے قریب ناحیۂ جوزجان کا قصبہ تھا، اور مدینۃ الانبار کہلاتا تھا۔ دوسرا الفرات پر بغداد کے مغرب میں تھا، یہ بھی اسی نام سے معروف تھا: (اہل فارس نے اس کا نام فیروز سابور رکھا تھا) تیسرا الانبار مَرْو میں تھا، اور یہ ڈاک چوکی تھی۔ چوتھا الانبار بَرْقَہ میں تھا، اور اسی کا یہاں ذکر ہے۔ یاقوت، ج ۱، ۳۴۱، طبع مصر۔

سبخۃ مہوسا[۱] سے قصر العطش ۳۴ میل۔ قصر العطش سے الیہودیتین ۲۳ میل ـــــ یہ سمندر کے کنارہ دو قریہ ہیں۔ الیہودیتین سے قبر العبادی[۲] ۲۴ میل۔ قبر العبادی سے سُرت ۲۴ میل۔ سُرت سے القرنین[۳] ۱۸ میل۔ القرنین سے مغمداش[۴] ۲۰ میل۔ مغمداش سے قصور حسان ۲۰ میل۔ قصور حسان سے المنصف ۳۰ میل۔ المنصف سے تورغا ۲۴ میل۔ تورغا سے رغوغا ۲۰ میل۔ رغوغا سے ورداسا[۵] ۱۸ میل۔ ورداسا سے المحتنیٰ ۲۲ میل۔ المحتنیٰ سے وادی الرمل ۲۰ میل۔ وادی الرمل سے طرابلس ۲۴ میل۔

طرابلس سے القیروان کا رستہ

طرابلس سے مدینۂ صبرہ، جو ویران ہے، ۲۴ میل۔ صبرہ سے بئر الجمالین[۶]
(۲۲۵) ۲۰ میل۔ بئر الجمالین سے قصر الدرق ۳۰ میل۔ قصر الدرق سے باذرخت[۷] ۲۴ میل۔ باذرخت سے الفوارہ ۳۰ میل۔ الفوارہ سے قابس (یہ ایک شہر (مدینہ) ہے)، ۳۰ میل۔ مدینۂ قابس سے بئر الزیتونہ ۱۸ میل۔ بئر الزیتونہ سے کتانہ ۲۴ میل۔ کتانہ سے الُلیس[۸] ۳۰ میل۔ الُلیس سے باب مدینۃ القیروان اور یہ افریقیہ کا دار الحکومت ہے، ۲۴ میل۔

سکک

جب ہم مشرق و مغرب اور جنوب و شمال کو جانے والی تمام شاہ راہوں

---

[۱] م مقدسی ۲۴۵۔ خرداذبہ، ۸۶: سبخۃ مہوشا۔

[۲] خرداذبہ، ۸۶؛ مقدسی، ۲۵۱: البطان، اور یہی قبر العبادی ہے۔

[۳] خرداذبہ ۸۶: القریتین (المغرب میں)

[۴] مقدسی، ۲۲۵: مغمداش اصنام۔

[۵] م خرداذبہ، ۸۶۔ مقدسی، ۲۴۵: ارسطا۔

[۶] م خرداذبہ، ۸۶؛ ابن رستہ ۱ مقدسی، ۲۴۶: بئر الجمالین۔

[۷] خرداذبہ، ۸۶: باردخت۔ [۸] خرداذبہ، ۸۶: البیسر۔

کا ذکر کر چکے، تو اب اس میں کوئی ہرج نہیں ہے کہ ان سِکک (ء ڈاک چوکیوں) کا ذکر کریں، جن میں خرائط (ڈاک کے تھیلے) لے جانے والے مامور ہیں، اور جن کو برید (ڈاک) کے لئے رسم[1] بنایا گیا ہے۔ اس کی ابتدا ہم مدینۃ السلام اور اس شاہ راہ سے کرتے ہیں جو وہاں سے شرقاً غرباً جاتی ہے۔

مَدِینَۃُ السَّلام سے نواحیٔ مشرق کے سِکک

مَدِینَۃُ السَّلام سے اِصطخر کے سِکک

مدینۃُ السَّلام سے مَدائن تک تین سکک ہیں۔ اور مدائن کے سکہ سے جَرْجَرَایا تک ۴۔ جَرْجَرَایا سے جَبُّل تک ۵۔ جبل سے مدینہ واسط تک ۸۔ واسط کا سکہ (ء ڈاک خانہ) کورۂ دِجلہ کا پہلا سِکہ ہے۔ الرُّومہ کے سکّہ سے، جو واسط سے متصل کورۂ دِجلہ کا پہلا سکہ ہے، بَاذِبِین کے سِکّہ تک تین۔ باذبین کے سکّہ سے دَیْرمَابَنَہ تک، جو الاَہواز کی عملداری سے متصل کورۂ دِجلہ کا آخری سکہ ہے ۱۳۔ دَیرمابَنَہ سے نَہر تِیرِین[2] تک ۴۔ نہر تیرین سے سُوق الاَہواز تک ۳۔ سُوق الاَہواز سے البَرجان تک جو الاَہواز کی (۲۲۶)
عملداری کا آخری سِکّہ ہے، ۱۴۔ البَرجان سے اَرَجان تک ایک۔ اَرجان کے سِکّہ سے النُّوبَنْدجان کے سکہ تک ۱۷۔ النوبندجان سے شیراز تک ۱۲۔ شیراز سے اِصطخر[3] کے سِکّہ تک ۵۔

باذِبِین سے البصرہ تک شاہ راہ کے تمام سکک میں ہرکارہ مقرر ہیں۔ باذِبِن سے عَبدسی[4] تک پانچ۔ عبدسی سے المَذار کے سکہ تک ۸۔ المَذار سے البَصرہ تک تین۔ ان سِکک میں برید کے جانور بھی مقرر ہیں۔

---

[1] رسم پیے نشان ہے۔ یہاں مراد اسٹیشن ہے۔

[2] م رستہ ج ۱، ۱۸۰۔ خرداذبہ ۴۲: نہر تیری۔

[3] اصطخری ۱۰۰: حوقل ۱۹۵: مقدسی ۵۳۱؛ رستہ ۹۴: عبدسی۔

مدینۃ السلام سے الجبل کے سکک

الجبل سے متصل مشرق (کی طرف جانے والی شاہ راہ حسب ذیل) سکک ہیں :- مدینۃ السلام سے الدسکرہ تک دس۔ الدسکرہ سے جلولا تک چار۔ جلولا الوقیعہ سے مدینۂ حلوان تک دس۔ حلوان سے قصر اباذ تک، جو اس عملداری کا آخری مقام ہے، ۸۔ قصر اباذ سے قرمابین تک ۶۔ قرمابین سے خنداذ تک، جو الدینور کی عملداری کا آخری مقام ہے، دس۔ خنداذ سے مدینۂ ہمذان تک تین۔ مدینۂ ہمذان سے مشکویہ تک، جو الرے سے متصل ہمذان کی عملداری کا آخری مقام ہے، ۲۱۔ حلوان سے شہر زور تک ۹۔ حلوان سے مدینۂ السیروان تک ۷۔ مدینۂ السیروان سے سن سمیرہ تک ۴۔ سن سمیرہ سے الدینور تک ۲۔ الدینور سے یزدجرد تک، جو زنجان سے متصل الدینور کی عملداری کا آخری مقام ہے، ۱۸۔ یزدجرد سے زنجان تک ۱۱۔ زنجان سے المراغہ تک ۱۱۔ المراغہ سے المیانج[1] تک ۲۔ المیانج سے اردبیل تک ۱۱۔ اردبیل سے ورثان تک، جو اذربیجان کی عملداری کا آخری سکہ ہے، ۱۱۔ ورثان کے سکہ سے مدینۂ برذعہ تک ۸۔ برذعہ کے سکہ سے المنصورہ[2] تک ۴۔ برذعہ سے المتوکلیۃ[3] تک ۶۔ المتوکلیۃ سے تفلیس تک دس۔ برذعہ سے الباب و الابواب[4] تک ۱۵۔ برذعہ سے دبیل تک ۹۔ (۲۲۷)

---

[1] المیانج نام کے دو مقام ہیں: ایک اذربیجان میں، اور ایک خوزستان میں؛ یہاں ان میں سے اول الذکر کا بیان ہے۔

[2] خرداذبہ، ۱۲۲: منصورہ ارمینیۃ۔

[3] بلاذری، ۲۰۳، ۲۹۸: شمکور۔

[4] خرداذبہ، ۱۲۲: الباب۔ اصطخری، ۱۸۴؛ حوقل ۱۰؛ مقدسی، ۳۷۴: باب الابواب۔

قُم و اِصبہان کے سِکّک

قُم و اِصبہان تک جو رستہ گیا ہے اس کے سِکّک یہ ہیں :-
الدُورث سے قُم تک تین ۔ قُم سے اِصبہان تک ، ۴ فرسخ (۶). مدینۂ قُم سے رُود کے سک تک، جو اِصبہان سے متصل اس عملداری کا آخری مقام ہے ، ۱۲ سکک ہیں ۔

نہاوَند کے سِکّک

نہاوَند کے رستے پر ماذران سے، جو الدّینور کی عملداری میں ہے نہاوند تک ۳ سِکّک ہیں ۔

قزوین کے سِکّک

رُکاو سے قزوین کے رستے پر رُکاو سے قزوین تک ایک سکّہ[1] ہے۔

مدینۃ السّلام سے نواحی مغرب کے سکک

اکناف نواحی مغرب تک جانے والی شاہ راہ (کے سکک یہ ہیں):-

مدینۃ السّلام سے الموصل کے سِکّک

بغداد سے البرَدان تک دو ۔ البرَدان سے عُکبَرا تک ۴ ۔ عُکبَرا سے سُرّمَن رائے تک ، ۔ سُرّمَن رائے سے جَلِتا تک ، ۔ جَلِتا سے السِّن تک دس ۔ السِّن سے الحدیثۃ تک ۹ ۔ الحَدیثۃ سے الموصل تک ، ۔ الموصل سے بَلَد کی عملداری کی ابتدا تک ایک ۔ الموصل کی آخری عملداری سے بَلَد کے سک تک ۳ ۔ (۲۲۸)

---

[1] خرداذبہ ، ۴۲ ، الرّقار ۔

بَلَد سے قِنَّسرین کے سنگ

بَلَد سے اَذرَمہ تک ۹۔ اَذرَمہ سے نَصِیبین تک ۷۔ نَصِیبین سے کَفرتُوثا تک ۴۔ کفرتوثا سے راس العین تک دس۔ راس العین سے الرَّقَّہ تک ۱۵۔ الرَّقّہ سے النُّقَیرہ تک، جو دیارِ مُضَر کی عملداری کا آخری مقام ہے، دس۔ النُّقَیرہ سے مَنبِج تک ۵۔ مَنبِج سے حَلَب تک ۹۔ حَلَب سے قِنَّسرِین تک ۳۔

حِمص سے فلسطین کے سنگ

قِنَّسرِین سے حِمص کی عملداری کے آغاز تک ایک۔ سِکّۃ المرج سے، جو عملِ قِنَّسرِین سے متصل پہلا سکہ ہے، حَوّران تک ۷۔ حَوّران سے حَماۃ تک ۲۔ حَماۃ سے حِمص تک ۳۔ حِمص سے المُحَمَّدِیّۃ تک ۴۔ المُحَمَّدِیّۃ سے بَعلَبک تک ۵۔ بعلبک سے دِمَشق تک ۹۔ دِمَشق سے دَیرِ اَبوَاب تک، جو اس عملداری کا آخری مقام ہے، ۷۔ دَیرِ ابواب سے طَبَرِیّۃ تک ۶۔ طَبَرِیّۃ قصبۂ الاُردُن سے اللَّجُّون تک، جو الاُردُن کی عملداری میں ہے، ۴۔ اللَّجُّون سے الرَّملہ تک، جو فِلَسطِین کا قصبہ ہے ۹۔ الرَّملہ سے فِلَسطِین کی آخری عملداری تک، جہاں المُعَیَّنَہ کا سکہ ہے، ۹۔ المُعَیَّنہ کے سکہ سے الجِفَار کے رستے کے آخر تک، جہاں الدّارُورَہ[1] کا سکہ ہے، ۱۷۔

نَصِیبین سے خِلاط کے سنگ

نَصِیبین سے اَرزَن و خِلاط[2] تک کی شاہ راہ (کے سنگ): نَصِیبین سے

---

[1] خرداذبہ، ۱۱۷: البارُودیّۃ۔

[2] خرداذبہ، ۱۲۲۔ مقدسی، ۳۷۷: خلاط۔

مدینۂ اذَرَن تک گیارہ ؛ اور بدلیس سے خلاط تک چار۔ (ط ۲۲۲)

کفرتُوثا سے قالیقلا کے سِکک

کفرتُوثا سے شمشاط تک کی شاہ راہ (کے سِکک) ہےکفرتُوثا سے آمِد تک ۷۔ آمِد سے تَل جُوفر تک ۲ ۔ تَل جُوفَر سے شمشاط تک ۲۔ شمشاط سے قالیقلا تک ۲ ۔

الحِصن سے حِصن منصور کے سِکک

اُس شاہ راہ کے سِکک جو الحِصن سے ثغور الجزریۃ تک حَرّان اور الرُّہا ہوتی ہوئی جاتی ہے :۔ حَرّان تک ۳۔ حَرّان سے الرُّہا تک ۲۔ الرُّہا سے سُمیساط تک ۳۔ سُمیساط سے حِصن منصور تک ۲۔

دیارِ مُضَر کے سِکک

اُس شاہ راہ کے سِکک، جو دیارِ مُضَر سے طریق الفرات تک جاتی ہے :۔ الرَّقّہ سے بِلہ دَبا تک، جو دیارِ مُضَر کی آخری عملداری ہے، ۹ سِکک ہیں۔

مَنبِج سے ثغور الشّامیہ کے سِکک

اُس شاہ راہ کے سِکک جو مَنبِج سے ثغور الشّامیہ تک جاتی ہے :۔ حَلَب سے قِنّسرین تک ۹۔ قِنّسرین سے انطاکیہ تک ۴۔ انطاکیہ سے الاِسکندرُونہ تک ۴۔ الاِسکندرُونہ سے المَصِّیصہ تک ۰۔ المَصِّیصہ سے اَذَنہ تک ۳۔ اَذَنہ سے طرسُوس تک ۵؛ اور المَصِّیصہ سے عَین زَربہ تک ۲۔

ا؎ خُرداذبہ، ۹۹: الاِسکندریّہ۔

۲؎ خُرداذبہ، ۹۹: وَد الحُم۔ مقدسی، ۲۲۱: اوذنہ۔

اب ہم اُس شاہ راہ کی طرف رجوع ہوتے ہیں، جو طَرِیّہ سے صُوْر تک جاتی ہے، (اس شاہ راہ پر) طَبَرِیّہ سے صُوْر تک، سکک ہیں۔

الفُسطاط سے بَرْقَہ کے سکک

الفُسطاط سے الاِسکندِریّہ تک ۱۳۔ اور الاِسکندرِیّہ سے جُبّ الرّمل تک، جو بَرْقَہ سے ملتا ہے، ۳۰۔

ناحیوں کے جن سکک کا ہم نے ذکر نہیں کیا، ان کے ذکر کی ضرورت نہیں ہے؛ کیونکہ ہم ان کے درمیان کی مسافت بیان کر چکے ہیں۔ اِس منزلہ میں جو کچھ ہمیں ذکر کرنا تھا یہ اس کا آخری حصہ ہے۔

کتاب الخراج وصنعۃ الکتابۃ کی پانچویں منزل ختم ہوئی

---

(۲۳۰)

منزل ششم

دوسرے باب میں سے

معمورۂ ارض کی تقسیم

.... اور ایک جزء منسوب ہے بلادِ فارس کی طرف، جو بلد الجامعین کہلاتا ہے، اور وہ نہرِ بلخ اور آذربیجان و ارمینیۃ کے الفرات والقادسیۃ کی جانب والے منتہا، کے مابین ہے۔

...... اور یہ پہلی اقلیم مرایس[۱] کے نام سے موسوم ہے جو الحبشہ کا قصبہ ہے۔ رہی اقلیم ثانی ..... اس کا نام اقلیم اسوان ہے، جو النجبہ و مصر کی سرحدوں پر ایک مدینہ ہے۔ اقلیم ثالث ...... مصر کے نام سے موسوم ہے اقلیم رابع ...... اقلیم انطرسوس[۲] کہلاتی ہے۔ اقلیم خامس ...... اقلیم رودس[۳] کے نام سے موسوم ہے۔ اور اقلیم سادس ...... اقلیم بنطوس[۴] کہلاتی ہے، کیونکہ وہ بحر بنطوس کے وسط میں واقع ہے۔

۱۔ اصطخری، ۲۳۸، ۲۰۰: مرودس۔ حوقل ۲۳۲: مرسان۔

۲۔ اصطخری، ۶۱؛ مقدسی، ۵۴: انطرطوس۔

۳۔ رودس

۴۔ خرداذبہ، ۱۰۳؛ ابن رستہ، ج ۷، ۰۳: بنطس۔ مقدسی، ۵۰: بنطوس۔ بحر اسود۔

تیسرے باب میں سے

معمورۂ ارض کے سمندروں کی وضع

...... اس سمندر میں ایک خلیج ہے، جو ارضِ حبشہ سے نکلتی ہے اور ناحیۂ بربرہ تک پھیلی ہوئی ہے، اس کا نام خلیج البربری ہے، اور اس کا طول اُس جہت میں جدھر وہ جاتی ہے، پانسو میل ہے۔ اور اس کی آبنائے، جو اسے بحرِ اعظم سے ملاتی ہے، سو میل کی ہے۔

ایک دوسری خلیج، جو مدینۂ اَیلَہ سے گزرتی ہے، ابتدا سے انتہا تک، چودہ سو میل لمبی ہے، اور مغرب میں اس کے منتہا کے پاس سے اس مقام تک جہاں وہ بحرُ الاخضر سے ملتی ہے، دو سو میل کا طول ہے۔ یہ بحرُ الاخضر بحرِ المحیط کہلاتا ہے، اور یونانی میں اس کو اُوقیانُس کہتے ہیں۔ کچھ نہیں معلوم کہ یہ کہاں سے چلتا ہے، سوا اس کے کہ ناحیۂ المغرب میں متصلِ ارضِ الحبشہ ہے، اور ناحیۃ الشمال سے جا ملتا ہے۔ (۶۶۲و)
المغرب کی جانب اس میں جزائر ہیں[1] اور ان کا نام جزائر الخالدات ہے۔ دوسرا جزیرۂ غدیرہ ہے، جو الاندلس کے مقابل، اس خلیج کے پاس واقع ہے جس کا عرض سات میل ہے، اور جو بحرُ الاخضر سے نکل کر الاندلس

---

[1] ابن رستہ، ۸۵: "ارضِ الحبشہ کے مقابل، جزائر ہیں اور ان کا نام جزائر الخالدات ہے۔"

وطنجہ کے درمیان سے گزرتی ہوئی بحرالرّوم[1] سے جا ملتی ہے۔ اس (خلیج) کا نام سَبطہ[2] ہے۔ اسی سمندر میں شمال کی جانب بارہ جزیرہ ہیں، جو جزائر براطانیہ[3] کہلاتے ہیں۔ اس کے بعد اس سمندر میں، جس کا نام بحرالمحیط ہے، جو کچھ ہے اس کا حال کوئی بشر نہیں جانتا، کیونکہ اس میں کشتیاں نہیں چلتیں۔

رہا بحرالرُّوم و مصر[4] ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس میں ایک خلیج ہے جو ناحیۃ الشمال کی طرف بلد الرُّومیہ کے قریب نکلتی ہے، اس کا طول پانسو میل ہے، اور اس کا نام اِذرِیش[5] ہے۔ اسی میں ایک اور خلیج ہے، جو نربونہ نامی سرزمین سے نکلتی ہے، اور اس کا طول دو سو میل ہے۔ بحرالرُّوم میں ۱۶۲ جزائر ہیں جو سب کے سب آباد تھے؛ لیکن مسلمانوں نے (ان میں سے) اکثر کو اپنے مغازی سے ویران کر دیا۔ ان میں بڑے جزیرہ پانچ ہیں: جزیرۂ قُبرُس[6] تین سو میل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جزیرۂ اِقرِیطش[7] تین سو میل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جزیرۂ سِقلیَۃ[8] پانسو میل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جزیرۂ سَرتانیَۃ[9] تین سو میل ۔ ۔ ۔ اور جزیرۂ یابس جو الاَندلس کے سامنے ہے۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور اس سے ایک خلیج قسطنطینیۃ کے قریب

---

[1] میدیترانہ۔

[2] خرداذبہ، ۸۸: سَبتَۃ۔ ابن رستہ، ص ۸۵: شَبْطی۔

[3] ابن رستہ ۸۵: جزائر برطِینِیَۃ (برطانیا)

[4] میدیترانہ۔

[5] حوقل، ۱۳۱: الادریس۔ ابن رستہ، ۸۵: اَذُرِیش (اڈریاٹک)

[6] ابن رستہ، ۸۵: قُوبُرسی۔

[7] ابن رستہ، ۸۵: اِقرِیطِیَۃ۔

[8] خرداذبہ ۹۱۔ اصطخری، ۷۰؛ حوقل، ۷۵: صقلیہ۔ مقدسی، ۱۸۳: صقلیہ۔ رستہ، ۸۵: سقلیہ۔

[9] خرداذبہ، ۱۰۹؛ ابن، ۸۵: سَردَانِیَۃ (سارڈینیا)

بہتی ہے، حتیٰ کہ بحرالروم میں جا گرتی ہے۔ اس کا طول مقام ابتدا مدینۂ قسطنطنیہ سے اس مقام تک جہاں وہ گرتی ہے، ۲۶۰ میل ہے؛ اس میں کشتیاں چلتی ہیں، اور اس کا عرض مختلف ہے۔ قسطنطنیہ کے قریب ۳ میل، ایک دوسرے مقام پر ۲ میل، ایک اور مقام پر ایک میل ـــــــ کہیں زیادہ اور کہیں کم۔ لیکن جہاں یہ خلیج بحرالروم سے ملتی ہے وہاں اس کا عرض ایک تیر کی انتہائی زد ہے۔ اس مقام پر ایک چٹان ہے جس پر برج بنا ہوا ہے۔ یہاں رومیوں کی جانب سے ایک افسر رہتا ہے، جو کشتیوں کی تفتیش کرتا ہے۔ ....

چوتھے باب میں سے

پہاڑوں کا ذکر

اقلیم رابع میں ۲۴ پہاڑ ہیں۔ ان میں سے ایک دِمشق کے پاس (۲۳۲) جبل الثّلج (= برف کا پہاڑ) ہے، اس کا طول ۸۳ میل ہے۔ اسی ناحیہ میں ایک جبل سَنیر ہے، جس کا طول ۵۴ میل ہے۔ اور اسی ناحیہ میں جبل اللکام ہے۔ جس کا طول سو میل ہے۔ ایک پہاڑ حُلوان سے متصل ہے جس کا طول ایک سو پندرہ میل ہے۔ ایک پہاڑ اِصفہان سے گزرتا ہوا جبل نہاوند کی طرف مُڑ جاتا ہے، اس کا طول ۴۳۵ میل ہے۔ اس مُستدیر پہاڑ سے متصل ایک پہاڑ اِصفہان و الاَہواز کے درمیان ہے، جس کا طول ۲۲۲ میل ہے۔ اصطخر و جُور کے درمیان سے جو پہاڑ گزرتا ہے اس کا طول ۲۵۰ میل ہے؛ اور وہ پہاڑ جو نہاوند و جبل طبرستان سے متصل ہے اس کا طول ۸۰۰ میل ہے۔

اقلیم خامس میں ۲۹ پہاڑ ہیں اور انہی میں حارِث و حُوَیرِث[1] (نام کے) دو پہاڑ ہیں جن کا طول ۳۲ میل ہے۔ وہ پہاڑ، جو المَوصِل و شہرزُور کے درمیان ہے، اس کا طول ۲۴۰ میل ہے۔ اور اسی اقلیم میں وہ پہاڑ ہے جو (المَوصِل و شہرزُور کے درمیان والے) پہاڑ اور حارث و حُوَیرث سے متصل ہے، اور (دوسری طرف) جبل قَزوِین سے جا ملتا ہے اور رُویان سے قریب ہے؛ اسکا طول ۲۰ میل ہے۔

---

[1] حوقل، ۲۰۲، ۲۲۶: ماتبں (= ماست بزرگ: الحارث؛ ماست کوچک: الحویرث)

پانچویں باب میں سے

نہریں، چشمے اور بطائح

دِجلہ

اقلیم ثانس میں ۲۵ نہریں ہیں جن میں سے ایک دجلہ ہے؛ اس کی ابتدا ۶۰ سے کچھ اوپر طول بلد اور ۳۷ عرض بلد سے ہوتی ہے۔ یہ نہر جنوب کی طرف بہتی ہے اور پھر کسی قدر مغرب کی طرف مڑ جاتی ہے، اس کا منبع ایک چشمہ ہے۔ یہ مدینۂ آمِد کے پاس دو پہاڑوں کے درمیان سے گزرکر بانقوزمین کے قریب سے ہوتی ہوئی مدینۂ بلد و مدینۂ الموصل اور ان کے درمیان الحدیثہ تک جاتی ہے، یہاں اس سے ایک نہر آکر ملتی ہے جو شہر زور سے آتی ہے اور جس کا نام الزّابی ہے۔ پھر وہ آگے بڑھکر ان دو پہاڑوں کے درمیان سے گزرتی ہے جو بارِمّا و سانیدما کے نام سے معروف ہیں۔ مدینۂ سُرّمَن رآ سے گزرکر تھوڑی ہی دور آگے بڑھنے کے بعد اس میں ایک نہر گرتی ہے
جو الجَبَل سے آتی ہے اور الزّیب کہلاتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور (۲۲۳)
نہر بھی الجَبَل ہی سے آکر گرتی ہے۔ پھر دجلہ مدینۂ بغداد کے درمیان سے گزرتا ہوا مدینۂ واسِط کے قریب سے نکلتا ہے، اور البطائح میں جا گرتا ہے، اس کی مقدار ۶۰ میل سے کچھ زائد ہے۔ یہاں سے

نکل کر اس کے دو دھارے بن جاتے ہیں؛ ایک دھارا البصرہ کی طرف جاتا ہے، اور دوسرا ناحیۃ المذار کی طرف، پھر یہ سب بحر فارس میں جا گرتے ہیں۔ دجلہ کی مسافت ابتدا سے انتہا تک ۸۰۰ میل سے کچھ زائد ہے۔

الفُرات

اِقلیم سادس میں ۲۶ نہریں ہیں جن میں سے ایک الفُرات ہے۔ اس کی ابتدا (بلاد) الرّوم کے ایک چشمہ سے ہوتی ہے جو جبل بُرُوجِیں سے نکلتا ہے۔ یہ مغرب کی جانب بلاد الرّوم سے چل کر مَشفینا پہاڑ سے ٹکراتی ہوئی ۴۵۰ میل تک جاتی ہے؛ پھر جنوب کی طرف مڑ کر سَعُرت، مَلَطیَہ و شِمشاط کے درمیان بلادِ اسلام میں داخل ہوتی ہے، اور مدینۂ مَنبِج سے گزرنے کے بعد پھر مغرب کی طرف مڑتی ہے، اور جسر مَنبِج تک اسی رخ پر چلا جاتا ہے؛ اس کے بعد پھر جنوب کے رخ مڑ کر بالِس و الرَّقَّہ و قَرقیسیا اور الرَّحبَہ سے گزرتا ہوا عانہ[1] کو پیٹ کر اپنے بیچ میں لے لیتی ہے۔ پھر اسی طرح چلتی ہوئی ہِیت و الانبار سے گزرتی ہے اور آگے بڑھ کر دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے: ایک حصہ تھوڑا سا مغرب کا رخ لیکر الکُوفہ کی طرف جاتا ہے، اور اسکا نام العلقمی ہے؛ اور دوسرا حصہ، جو سُورا کہلاتا ہے، سیدھا چل کر مدینۂ سُورا سے گزرتا ہوا النّیل کے قریب تک جاتا ہے، اور السَّواد کے بہت سے حصوں کو سیراب کرتا ہے۔ الانبار (۲۴۴)
کے نیچے اس میں سے ایک نہر الدُّجَیل نامی نکلتی ہے اور

---

[1] م اصطخری، ۱۲؛ حوقل، ۱۷؛ مقدسی، ۵۴ - خسرو اذبہ، ۷۴، ۲؛ عانات۔

وہ نہر عیسیٰ سے مل کر بغداد کے پاس دجلہ میں جا ملتی ہے۔
باقی الفرات کا جو پانی بچتا ہے وہ نہروں میں تقسیم ہو کر السواد
کے اعمال کو سیراب کرنے کے بعد واسط کے نیچے دجلہ میں جا
گرتا ہے۔ بلاد اسلام میں داخل ہونے کے مقام سے بغداد
تک الفرات کا طول ۶۲۴ میل ہے۔..............

چھٹا باب

مملکت اسلام اور اس کی عملداریاں اور انکے ارتفاع[1]

جب شرق یا غرب یا شمال یا جنوب بولا جاتا ہے تو یہ تمام اسمار کسی متعین شئے کی طرف مضاف ہوتے ہیں؛ مثلاً ہم نے مصر کو المغرب کے اعمال میں شمار کیا ہے، حال آں کہ وہ بلاد الاندلس کے مشرق میں ہے؛ اسی طرح خراسان ہمارے لئے مشرق ہے، لیکن اہل الصین (چین) کے لئے مغرب ہے۔ یہی حال اور تمام نواحی کا ہے؛ اس لئے ناگزیر ہے کہ ایک صدر مقام ہو جہاں سے اس کی نواحی کی طرف اشارہ کیا جائے؛ بنا برایں ہم کہتے ہیں کہ مملکت اسلام کا صدر مقام بلد العراق ہے، اور یہ اس کی موجودہ حالت کے لحاظ سے ہے۔ اہل فارس اس کو "دِل ایرانشہر" سے موسوم کرتے تھے۔ اور عربوں نے جو اس کو العراق سے موسوم کیا تو یہ نام در اصل اس لفظ کی تعریب ہے جس سے اس کو موسوم کرتے ہوئے انھوں نے فارسیوں کو پایا — یعنی "ایران"۔ ایران نسبت نیچے

---

[1] ارتفاع۔ زمین کا محاصل، مالگزاری، لگان

ایرٔ کی طرف، اور وہ ایک قوم — جس کو ایرٔ بن آفریدون بن ویونجہان[1] بن اوشنیخ بن فیرزان[2] بن سیامک بن نرسی[3] بن جیومرت[4] نے اختیار کیا تھا۔ جیومرت کے معنی جو مجھے ایک موبد نے بتائے ہیں؛ "حی ناطق المیت"[5] ہیں۔ اہل فارس کی ابتدا جیومرت سے ہوئی ہے، وہ اس کو آدم علیہ السلام کی جگہ دیتے ہیں۔

السّواد

(دجلہ کا شرقی علاقہ)

کورۂ استان شاذ فیروز

(۲۳۵) ~~کورۂ~~ حلوان اور اسکے طساسیج۔ اس میں پانچ طساسیج ہیں:۔ طسوج شاذ فیروز قباذ۔ طسوج الجبل طسوج اربل۔ طسوج تامرا۔ طسوج خانقین۔

(دجلہ کی شرقی جانب کے کور[6])

(کورۂ استان شاذ قباذ[7])

اس میں سات طساسیج ہیں:۔ طسوج بزرجسابور۔ طسوج نہربوق۔ طسوج

---

[1] مسعودی، ج ۲، ۱۱۱: نوبجہان۔ البیرونی، ۱۰۳: ویجہان۔

[2] مسعودی، ۱۱۰: فروال؛ طبری، ج ۲، ۲۰۲: فرداک۔

[3] مسعودی، ۱۱۰: برزنیق۔

[4] مسعودی، ۱۰۵: کیومرث امیم بن لاوذ بن ارم بن سام بن نوح۔ عہ خرداذبہ۔

[5] ابن خرداذبہ (ص ۶) نے لکھا ہے: "ان کور کو دجلہ و تامرا سیراب کرتا ہے۔

[6] خرداذبہ، ۶: کورۂ استان شاذ ہرموز۔

کَلْواذِی ۔ طَسُّوج جازِر[۱] ۔ طَسُّوج المَدِینَة العَتِیقَة ۔ طَسُّوج رَازان الاعلیٰ ۔ طَسُّوج رَازان السفلیٰ[۲]

(کُورہ) اَستان خَسرہ شاذ ہُرمُز[۳]

اس میں آٹھ طَساسِیج ہیں :۔ طَسُّوج رُوسْتُقُباذ ۔ طَسُّوج مَہْرُوذ ۔ طَسُّوج سِلْسِل طَسُّوج جَلُولاء و جَلِّتا[۴] ۔ طَسُّوج الذَّنِبَین ۔ طَسُّوج البَنْدَنِیجَین[۵] ۔ طَسُّوج بَرَازالرُّوذ طَسُّوج دَسْکَرہ[۶] ۔

(کُورہ) اَستان اَرَندِین کُرد[۷]

اس میں پانچ طَساسِیج ہیں :۔ تین طَساسِیج النَّہرَوَانات[۸] ۔ اور دو طَسُّوج بادَرایا و باکُسایا ۔

(وہ کُور جن کو دجلہ و الفُرات سیراب کرتا تھا)

(کُورہ) اَستان خَسرہ سابُور[۹]

اور وہ کُورہ کسکر ہے ، اس میں چار طَساسِیج ہیں :۔ طَسُّوج الزَّندَورد

---

[۱] خرداذبہ ، ۶ : طسوج کلواذی و نہربین ۔
[۲] خرداذبہ ، ۶ : راذان الاسفل ۔
[۳] خرداذبہ ، ۶ : کورہ استان شاذ قُباذ ۔
[۴] خرداذبہ ، ۶ : جَلُّتا ۔
[۵] مقدسی ، ۵۴ : بَندَنِیجان ۔ اور ایک جگہ البَندَنِیجَین ہے ، ص ۲۵۸ ۔
[۶] خرداذبہ ، ۶ : طسوج الدَّسکَرہ و الرُّستاقَین ۔
[۷] خرداذبہ ، ۶ : کورہ استان بازیجان خسرو ۔
[۸] خرداذبہ ، ۶ : طسوج النَّہروان الاعلیٰ ، النَّہروان الاوسط ، النَّہروان الاسفل و جَرجَرایا ۔
[۹] خرداذبہ ، ۷ : کورہ استان شاذ سابور ۔

طسّوج الزبون[1]۔ طسّوج الاستان۔ طسّوج الجوازر۔

کورۂ استان خسرہ شاذ بہمن[2]

اور وہ کورۂ دجلہ ہے؛ اس میں چار طساسیج ہیں:۔ طسّوج بہمن اردشیر طسّوج میسان۔ طسّوج دستمیسان[3]۔ طسّوج ابزقباذ۔ یہ شرقی دجلہ کے طساسیج ہیں۔

(دجلہ کی غربی جانب کے کور)

اور اس کی غربی جانب (کے طساسیج) جو الفرات[4] سے سیراب ہوتے ہیں۔ ان میں سے:۔

کورۂ استان العالی

اور اس کے چار طساسیج ہیں:۔ طسّوج فیروز سابور[5]۔ طسّوج مسکن۔ طسّوج قطربل۔ طسّوج الانبار[6]۔ طسّوج بادوریا۔

کورۂ استان اردشیر بابکان

(۲۳۶) اس میں پانچ طساسیج ہیں:۔ طسّوج نہر بیر۔ طسّوج الرّومقان

---

[1] خرداذبہ، ۷: طسّوج الشرثور۔

[2] خرداذبہ، ۷: کورۂ استان شاذ بہمن۔

[3] خرداذبہ، ۷: اور وہ الأبلّہ ہے۔

[4] ابن خرداذبہ (ص ۷) نے لکھا ہے: "یہ کور الفرات و دجیل سے سیراب ہوتے ہیں"۔

[5] خرداذبہ ۷: اور وہ الانبار ہے۔

[6] غالباً یہ کتابت کی غلطی ہے۔ اگر الانبار کو فیروز سابور سے الگ سمجھا جائے تو پانچ طساسیج ہو جاتے ہیں، حال آں کہ مصنف کہتا یہ ہے کہ اس میں چار طساسیج ہیں۔

طسّوج کوثیٰ۔ طسّوج دُرقیط[1] طسّوج نہر جوبر۔

دکورۂ استان بہ ذیو ماسفان

اور وہ الزّوابی ہے، اس میں تین طساسیج ہیں:۔ الزّاب الاعلیٰ۔ الزّاب الاوسط۔ الزّاب الاسفل[2]۔

(کورۂ) استان البہقباذ الاعلیٰ

اس میں ۶ طساسیج ہیں:۔ طسّوج بابل۔ طسّوج خطرنیہ۔ طسّوج الفلوجۃ السفلیٰ طسّوج الفلوجۃ العلیا۔ طسّوج النہرین۔ طسّوج عین التمر۔

دکورۂ) استان البہقباذ[3] الاوسط

اس میں چار طساسیج ہیں:۔ طسّوج الجبّۃ والبداۃ۔ طسّوج سورا و بربیسما طسّوج باروسما۔ طسّوج نہر الملک[4]۔

(کورۂ) استان البہقباذ الاسفل

اس میں پانچ طساسیج ہیں:۔ طسّوج باذقلی[5]۔ طسّوج السیلحین۔ طسّوج نستر طسّوج روذمستان۔ طسّوج ہرمز جرد۔

السّواد کے طساسیج ختم ہوئے۔ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا، یہ کل ۶۰ ہیں، ان میں سے ۱۲ الگ کر دیئے گئے ہیں۔ پانچ کورۂ حلوان کے

---

[1] خرداذبہ، ۷: طسّوج نہر دُرقیط ـــ خرداذبہ، ۸۔ قدامہ: استان روبین ماسفیان

[2] اصطخری، ۷۰: حوقل، ۱۵۵: الزابان۔

[3] خرداذبہ، ۸: بہقباذ۔

[4] خرداذبہ، ۸۔ قدامہ میں کہا گیا ہے کہ یہ دونوں (یعنی باروسما و نہر الملک) ایک طسوج ہیں، اور چوتھا طسّوج الجبّۃ "

[5] خرداذبہ، ۸: طسّوج فرات باذقلی۔

جو کورۂ الجَبّل سے متعلق ہیں ؛ چار کورۂ دِجلہ کے ، جو اعمال البصرہ سے متعلق ہیں؛ اور ایک البطائح میں داخل ہوگیا اور اس پر پانی غالب ہوگیا ، اور دو خاص جاگیروں میں شمار کرلئے گئے ، جو طریق خُراسان کے اعمال سے ہیں ، اور کورۂ البِہقُباذ الأسفل سے نکال دیئے گئے ہیں ۔ پس اسوقت السّواد میں دس کورہ شمار کئے جاتے ہیں جن کے ۴۸ طسّوج ہیں ۔

مملکتِ اسلام کا اِرتفاع

اِرتفاع السّواد

اب ہم السّواد کا ارتفاع بیان کرتے ہیں جو آجکل حاصل ہوتا ہے ۔
اس کے لئے ہم ۲۰۴ ہجری کا حساب لیتے ہیں ؛ یہ پہلا سال ہے جس کے حسابات
(۲۳۷) دواوین شاہی میں پائے جاتے ہیں ، کیونکہ پہلے کے دواوین اُس فتنہ میں جل
گئے جو ۱۹۸ھ میں ، الامین المعروف بابن زُبَیدہ کے زمانہ میں ہوا تھا ۔ ہم
العراق کی غربی حد سے شروع کرکے بالتفصیل بیان کرتے ہیں ؛۔

نواحی	گیہوں	جَو	نقد
الأنبار و نہر المعروف	۱۱,۸۰۰ کُر عہ	۶,۴۰۰ کُر	۴,۰۰۰,۰۰۰ درہم
طسّوج مَسکِن	۳,۰۰۰ کُر	۱,۰۰۰ کُر	۱,۵۰۰,۰۰۰ درہم
طسّوج قُطرُبّل	۲,۰۰۰ کُر	۱,۰۰۰ کُر	۳۰۰,۰۰۰ درہم
طسّوج بادُوریا	۳,۵۰۰ کُر	۱,۰۰۰ کُر	۱,۰۰۰,۰۰۰ درہم
نہر سِیر	۱,۷۰۰ کُر	۱,۷۰۰ کُر	۱,۵۰۰,۰۰۰ درہم
الرُّومقان	۳,۳۰۰ کُر	۳,۳۰۰ کُر	۲,۵۰۰,۰۰۰ درہم

عہ کُر ایک پیمانہ ہے ، جو اہل العراق کی تول سے ۶۰ قفیز کا ، اور اہل مصر کی تول سے چالیس اِردَب کا (اور ایک اِردَب ۲۴ صاع = ۲۸۰ پونڈ کا) ہوتا ہے ۔

نواحی	گیہوں	جُو	نقد
کُوثی	۳,۰۰۰ کُر	۲,۰۰۰ کُر	۳,۵۰,۰۰۰ درہم
نہر دُرقیط	۲,۰۰۰ کُر	۲,۰۰۰ کُر	۲,۰۰,۰۰۰ درہم
نہر جوبر	۱,۵۰۰ کُر	۶,۰۰۰ کُر	۱,۵۰,۰۰۰ درہم
بارُوسما و نہر الملک	۳,۵۰۰ کُر	۴,۰۰۰ کُر	۱,۲۲,۰۰۰ درہم
الزوابی الثلاثۃ	۱,۴۰۰ کُر	۱,۲۰۰ کُر	۲,۵۰,۰۰۰ درہم
بابل و خُطرنیہ	۳,۰۰۰ کُر	۵,۰۰۰ کُر	۳,۵۰,۰۰۰ درہم
الفلوجۃ العلیا	۵۰۰ کُر	۵۰۰ کُر	۷۰,۰۰۰ درہم
الفلوجۃ السفلی	۲,۰۰۰ کُر	۳,۰۰۰ کُر	۲,۴۰,۰۰۰ درہم
طسوج النہرین	۳۰۰ کُر	۴۰۰ کُر	۴۵,۰۰۰ درہم
طسوج عین التمر	۳۰۰ کُر	۴۰۰ کُر	۴۵,۰۰۰ درہم
طسوج الجبۃ والبداۃ	۱,۵۰۰ کُر	۱,۶۰۰ کُر	۱,۵۰,۰۰۰ درہم
سُورا و بربیسما	۱,۵۰۰ کُر	۴,۵۰۰ کُر	۲,۵۰,۰۰۰ درہم
البرس الاعلی والاسفل	۵۰۰ کُر	۵,۵۰۰ کُر	۱,۵۰,۰۰۰ درہم (۲۳۸)
فرات باذقلی	۲,۰۰۰ کُر	۲,۵۰۰ کُر	۶۲,۰۰۰ درہم
طسوج السیلحین	۱,۰۰۰ کُر	۱,۵۰۰ کُر	۱,۴۰,۰۰۰ درہم
رُوذمستان و ہرمزجرد	۵۰۰ کُر	۵۰۰ کُر	۲۰,۰۰۰ درہم
نستر	۲,۲۰۰ کُر	۲,۰۰۰ کُر	۳,۰۰,۰۰۰ درہم
اِنغار و یقطین	۱۲۰ کُر	۲,۰۰۰ کُر	۲,۰۴,۸۰۰ درہم
کورکسکر دکھا جاتا ہے کہ اس کا ارتفاع پہلے ۹۰,۰۰۰ درہم تھا، آجکل یہ ہے:)	۳۰,۰۰۰ کُر	۲۰,۰۰۰ کُر	۲,۶۰,۰۰۰ درہم

یہ تو السواد کے وہ اعمال تھے جو دجلہ کی غربی جانب واقع ہیں۔ رہے شرقی جانب کے اعمال، سو اب ہم ان کو اسی ترتیب سے بالائی دجلہ

شروع کرتے ہیں:-

نواحی	گیہوں	جو	نقد
طسوج بزرجسابور	۲,۵۰۰ کر	۲,۲۰۰ کر	۳,۰۰,۰۰۰ درہم
طسوج الراذانین	۴,۸۰۰ کر	۴,۸۰۰ کر	۱,۲۰,۰۰۰ درہم
طسوج نہر بوق	۲۰۰ کر	۱,۰۰۰ کر	۱,۰۰,۰۰۰ درہم
کلواذی و نہر بین	۱,۶۰۰ کر	۱,۵۰۰ کر	۳,۳۰,۰۰۰ درہم
جازر و المدینۃ العتیقۃ	۱,۰۰۰ کر	۱,۵۰۰ کر	۲,۴۰,۰۰۰ درہم
روستقباذ	۱,۰۰۰ کر	۱,۴۰۰ کر	۲,۴۶,۰۰۰ درہم
سلیل و مہروذ	۲,۰۰۰ کر	۱,۵۰۰ کر	۱,۵۰,۰۰۰ درہم
جلولا و جلتا	۱,۰۰۰ کر	۱,۰۰۰ کر	۱,۰۰,۰۰۰ درہم
الذبین	۱,۹۰۰ کر	۱,۳۰۰ کر	۴۰,۰۰۰ درہم
الدسکرہ	۱,۸۰۰ کر	۱,۴۰۰ کر	۶۰,۰۰۰ درہم
البندنیجین	۶۰۰ کر	۵۰۰ کر	۳۵,۰۰۰ درہم
طسوج براز الروز (۲۲۹)	۳,۰۰۰ کر	۵,۱۰۰ کر	۱,۲۰,۰۰۰ درہم
النہروان الاعلیٰ	۱,۷۰۰ کر	۱,۸۰۰ کر	۲,۵۰,۰۰۰ درہم
النہروان الاوسط	۱,۰۰۰ کر	۵۰۰ کر	۱,۰۰,۰۰۰ درہم
باذرایا و باکسایا	۲,۷۰۰ کر	۵,۰۰۰ کر	۲,۳۰,۰۰۰ درہم
کورۂ دجلہ (۲۶ کے حساب سے)	۹۰۰ کر	۴,۰۰۰ کر	۳,۳۰,۰۰۰ درہم
نہر الصلہ (۲۶ کے حساب سے)	۱,۰۰۰ کر	۲,۱۲۱ کر	۵۹,۰۰۰ درہم
النہروان الاسفل	۱,۷۰۰ کر	۱,۳۰۰ کر	۵۳,۰۰۰ درہم

اسطرح صدقات البصرہ کو چھوڑ کر السواد کا مجموعی ارتفاع یہ ہے:-

گیہوں	۱,۷۷,۲۰۰ کر
جو	۹۹,۷۲۱ کر
نقد	۸۰,۹۵,۸۰۰ درہم

موجودہ اوسط نرخ کے لحاظ سے گیہوں اور جو کے ایک کُر کی مجموعی قیمت ۶۰ دینار ہوتی ہے، اور ایک دینار ۱۵ درہم کا ہوتا ہے، اس لحاظ سے کل غلّات کی قیمت ۱۰۰،۳۳،۶۱،۵۰۰ درہم ہوتی ہے۔ اور مجموعی آمدنی نقد کے حساب سے ۱۰،۸۴،۵۰،۶۵۰ درہم ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ البصرہ کے صَدَقات سے سالانہ ۶۰،۰۰،۰۰۰ درہم حاصل ہوتے ہیں۔ پس مذکورۂ بالا بنیاد پر، مُبیّنہ تشخیص اثمان کے لحاظ سے، السّواد کا مجموعی ارتفاع ۲۲،۰۱،۹۳،۶۵۰ (۲۲۰،۱۹۳،۶۵۰) درہم ہے۔

بَطائح پیدا ہونے کا سبب

ارض السّواد میں بَطائح[1] پیدا ہونے کا سبب یہ ہے کہ دِجلہ کا پانی مسافتِ مُستقیمہ و مسالک محفوظ الجوانب کے ساتھ اُس دِجلہ کیطرف جاتا ہے جو (دجلۃ) العوراء کے نام سے معروف ہے اور البصرہ کے نیچے بہتا ہے۔ جب قُباذ فیرُوز کی حکومت کا زمانہ تھا تو کَسکَر کے نیچے دِجلہ کے ساحل میں ایک بہت بڑا بَثق (شگاف) ہوگیا اور اس کی طرف سے غفلت برتی گئی، حتے کہ اُس کا پانی پھیل گیا، اور اُس میں بہت سی آباد زمینیں، جو اس کے قریب تھیں، ڈوب گئیں۔ جب اُس کا بیٹا اَنُوشِروان بادشاہ ہوا تو اُس نے اس پانی کی (روک تھام کرنے کا) حکم دیا، اور پانی بند باندھ کر روک دیا گیا، جس سے ان زمینوں میں سے بعض از سرِنو آباد ہوگئیں۔ پھر ۶ھ میں، جس سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن حُذافۃ السّہمی کو کِسریٰ اَبَرْوِیز کے پاس بھیجا تھا، الفُرات اور دِجلہ میں اتنا پانی آگیا کہ اتنا پانی کبھی نہ دیکھا گیا تھا، اور اُس نے بڑے بڑے بُثوق پیدا کر دیئے۔ اَبَرْوِیز نے ان کے بند کرنے کی سعی کی، اور ایک دن میں چالیس بُثوق بند کرا دیئے، اور اُس پہ

---

[1] بطائح، ج، بطیحہ = وسیع زمین پر پھیلا ہوا پانی، جس میں ریت ملی ہوئی ہو۔

بہت روپیہ خرچ کیا، لیکن وہ پانی روکنے پر کسی طرح قادر نہ ہوسکا۔ پھر مسلمان العراق پر بڑھے، اور اہل فارس جنگ میں مشغول ہوگئے؛ شگوق منفجر ہوتے رہے، ان کی طرف کوئی التفات نہ کی گئی، اور دہاقین ان کو بند کرنے سے عاجز ہوگئے؛ اس طرح پانی بڑھتا گیا اور بطیحہ وسیع ہوتا گیا۔ جب معاویہ بن ابی سفیان والی ہوئے، اور انھوں نے اپنے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن دراج کو العراق کا والی کیا، تو اس نے ارض البطائح میں سے اتنی زمین نکالی جس کی آمدنی پچاس لاکھ درہم تک پہنچتی تھی۔ پھر حسّان النبطی، جو بنی ضبّہ کا آزاد کردہ غلام تھا۔ اور جس کا البصرہ میں حوض حسّان، اور البطائح میں نہر حسّان، اور واسط میں قریۂ حسّان ہے۔ الولید اور اس کے بعد ہشام بن عبدالملک کی جانب سے (العراق کے) خراج کا والی ہوا، اور اس نے ارض بطیحہ میں سے زمین کا بہت سا حصہ

(۲۹۱) پانی سے نکالا۔ البطائح میں سے زمینیں نکالنے کا سلسلہ اب بھی جاری ہے؛ یہ زمینیں جو آمد کی طرف منسوب ہیں۔

کسکر میں ایک نہر تھی جسے 'الجنب' کہا جاتا تھا؛ اور اس کے اُس کنارے پر، جو قبلہ رُخ تھا، میان و مُوستمیابان والأنواز کی طرف جانے والی بَرید کی سڑک تھی۔ جب البطائح منبطح ہوئے تو برید کی سڑک کی جانب جو حصہ صحرا بن گیا تھا، وہ 'البَرید'[عہ] کے نام سے موسوم ہوا۔ اور دوسری جانب جو حصہ تھا، وہ نبطی زبان میں 'اغارتی' کے نام سے موسوم ہوا، جس کے معنے عربی میں 'آجام کبریٰ' ہیں۔ یعنی بڑا جنگل۔

کہا جاتا ہے کہ البطائح میں سے جو زمینیں نکالی جاتی ہیں ان میں سے اب تک بسا اوقات نہری کنویں، نکلتے ہیں۔

نہر السیبین

السیبین کا فارسیوں کے زمانہ میں ذکر تک نہ تھا، اور نہ وہ انکے

عہ بلاذری، ۲۹۳: آجام البرید۔

زمانہ میں موجود تھیں۔ ان کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ الحجاج کے زمانہ میں کچھ بثوق ہوئے اور وہ بہت بڑھ گئے؛ الحجاج نے الولید کو اس کی خبر کی اور لکھا کہ ان کو بند کرنے کے لئے تین لاکھ درہم مصارف کا اندازہ کیا گیا ہے، الولید نے یہ رقم زیادہ سمجھی، مسلمہ بن عبدالملک نے اس سے کہا "میں اپنے خرچ سے ان بثوق کو بند کرادیتا ہوں بشرطیکہ تم ان مصارف کے عوض، جو تمہارے ہی ثقہ آدمیوں کے ہاتھوں ہونگے مجھے اُن زمینوں کا خراج عطا کردو جو پانی میں ڈوب گئی ہیں" اس نے یہ بات منظور کرلی، اور اس طرح مسلمہ کو بہت سی زمینیں اور مستوج حاصل ہوگئے۔ مسلمہ نے ان میں دو نہریں کھدوائیں جو السیبین کہلاتی ہیں۔ اس نے مزدور و کاشت کار جمع کئے اور ان زمینوں کو آباد کیا۔ قرب وجوار کے لوگ کثرت سے اس کے علاقے میں آ بسے تاکہ اس کی پناہ میں آکر محفوظ ہوجائیں۔ جب دولتہ العباسیہ قائم ہوئی، اور بنی امیہ کی جائدادیں ضبط کی گئیں، تو السیبین کا تمام علاقہ داؤد بن علی بن عبداللہ بن العباس کی جاگیر میں دیدیا گیا؛ اور پھر اس کو ان کے ورثہ سے خرید کر ضیاع السلطان (صرف خاص) میں شامل کردیا گیا۔

اِیغَارُ یَقْطِین

ایغار یقطین کی اصل یہ ہے کہ یقطین صاحب الدعوت کو متعدد طسوسیج میں سے معافی کی زمینیں دی گئی تھیں، جو بعد میں سلطانی علاقہ میں شامل ہوگئیں اور ایغار یقطین سے منسوب ہوئیں۔ فارسیوں کے زمانہ میں اِن کا بھی کوئی ذکر نہ تھا، اور نہ ان کے زمانہ کی ارض السواد میں یہ نام موجود تھا۔

نَہْرُ الصِّلَہ

نہر الصلہ کی اصل یہ ہے کہ المہدی نے حکم دیا کہ اعمال واسط میں

(۴۲) ایک نہر کھودی جائے، وہ کھودی گئی، اور اس کی وجہ سے اس کے
آس پاس کی زمینیں قابل کاشت ہو گئیں، اور ان کی آمدنی اہل الحرمین
کے بھائت، اور وہاں کے نفقات کے لئے مقرر کر دی گئی۔ کہا جاتا
ہے کہ جو مزارعین وہاں آباد کئے گئے تھے ان سے شرط کر لی گئی تھی
کہ پچاس برس تک ان سے دو خمس کا مقاسم ہوگا، اور جب یہ مدت
ختم ہو جائے گی تو ان کے لئے یہ شرط باقی نہیں رہیگی۔

اِرتفاع کُوَرِالاَہواز

ہم السّواد اور اس کے اعمال کا حال بیان کر چکے، اب الأہواز کا
ذکر کرتے ہیں، کیونکہ وہ جہت مشرق میں السّواد سے متصل ہے۔ الأہواز
کے سات کُوَر ہیں: پہلا البصرہ کی حد سے کورۂ سوق الأہواز (دوسرا)
المَذار سے متصل کورۂ نہر تیری۔ (تیسرا) کورۂ تُستر۔ (چوتھا) کورۂ السّوس
(پانچواں) کورۂ جُندیسابور۔ (چھٹا) کورۂ رام ہُرمز۔ (ساتواں) کورۂ سُرق العقیق[1]۔
ان تمام کُوَر کا ارتفاع تقریباً و اوسطاً ...و... ۳۰ درہم ہے۔

اِرتفاع کُوَرِفارس

الاہواز کے بعد فارس ہے، اس کے پانچ کور ہیں: پہلا الاہواز
کی سرحد پر کورۂ اَرّجان۔ (دوسرا) اَزدشیر[2] (تیسرا) کورۂ دَرابجرد[3] (چوتھا) کورۂ اِصطخر
(پانچواں) کورۂ سابور۔
اور سواحل فارس: مَہرُوبان، سینیز، جُنابا[4]، توّج، اور سیراف ہیں

---

[1] خردادذبہ ۴۴، سُرّق، اور یہی دَوْرَق ہے۔
[2] خرداذبہ ۴۷: اَزدشیر خُرّہ۔
[3] اصطخری ۱۰۶؛ حوقل ۱۷۹؛ مقدسی ۴۲۴: دارابجرد۔
[4] اصطخری ۳۲؛ حوقل ۱۸۵؛ مقدسی ۲۵۰؛ جنابۃ۔

فارس اور اس کی حدود کا ارتفاع نقدی کے حساب سے ۲۴،۰۰۰،۰۰۰ درہم ہے۔

ارتفاع مدن کرمان

فارس سے متصل کرمان ہے۔ اس کے بڑے بڑے شہر السیرجان، جیرفت اور بم ہیں؛ اور اس کا بندرگاہ ہرموز ہے۔ اس کے اعمال کا ارتفاع ۶۰ لاکھ درہم ہے۔

ارتفاع مدن مکران

اس کے بعد مدن مکران ہیں جو اعمال السند میں سے ہیں مکران پر سالانہ دس لاکھ درہم مقرر تھے۔

ارتفاع کورۂ اصبہان

جہت شمال میں فارس سے متصل اصبہان ہے، اور یہ ایک جداگانہ کورہ ہے، اس کا سالانہ ارتفاع ۱۰،۵۰۰،۰۰۰ درہم ہے۔

ارتفاع سجستان

جہت مشرق میں کرمان سے متصل سجستان ہے، اس کا قصبہ زرنج ہے، اور اس کا ارتفاع بر بنائے صلح دس لاکھ درہم ہے۔

ارتفاع اعمال خراسان

پھر اس سے متصل اعمال خراسان ہیں۔ ان میں سے بست، (۱۴۳)
الرخج اور کابل (جو بوجہ قرب کبھی اس کے اعمال میں شامل کر لیا جاتا تھا۔[۱]) سجستان (سیستان) سے ملے ہوئے ہیں۔ کورۂ خراسان

---

[۱] م ستنرج، -خرداذبہ، ص ۶۴؛ ۱، ۲ موز۔

میں یہ (علاقہ) ہیں: بُست، الرُّخَّج[1] کابل، زابُلِستان[2]، الطَّبَس[3]، قُہستان[4] ہراۃ، الطَّالقان، حسبہا (؟)، بادغیس[5]، بُوشَنج، طُخارِستان، الطّارُقان بَلخ، خُلم، مَروُّ الرُّوذ، الصَّغانِیان، واشجرد، بُخارا، طُوس، الفاریاب اَبَرشَہر، کار، سَمرقَند، الشّاش، فَرغانہ، اُشرُوسنہ[6]، الصُّغد[7]، خُجَندہ اَسبِیجاب، التِّرمِذ، نَسا، اَبِیوَرد[8]، مَرو، کِش[9]، النُّوشجان، البُتّم، آخرُون، نَسَف[10]۔ خُراسان کا ارتفاع اس وقت جبکہ عبداللہ بن طاہر ۲۲۱ھ میں اس کو لیکر الگ ہوا ہے غلاموں، بکریوں، اور کپڑوں کی قیمت سمیت ۴۴۸۴۶۰۰۰ درہم تھا۔

۱م خرداذبہ، ۳۵۔ اصطخری، ۲۴۲؛ حوقل، ۳۰۱: رُخَّج۔ رستہ، ج ۷، ۱۰۵: الرُّخَّذ۔

۲م خرداذبہ، ۳۵۔ مقدسی، ۲۹۹: جابلِستان۔

۳ خرداذبہ، ۵۲؛ اصطخری ۲۷۳؛ حوقل، ۲۸۹؛ رستہ، ۱۰۵؛ یعقوبی، ۲۷۸: الطَّبَسَین۔ مفازۂ خراسان کے ایک کنارہ پر قوہستان میں اس نام کے دو شہر ہیں۔ ایک کو الطبسین کہتے ہیں اور دوسرے کو الطَّبَس (اصطخری، کتاب الاقالیم) خرداذبہ نے ان میں سے صرف ایک کا، جس کا نام الطَّبَسَین ہے، ذکر کیا ہے؛ اور یہ قریۂ آتش کہان و سکردان کے درمیان ہے۔ (اصطخری المسالک، ۲۳۱) قدامہ کا بیان کردہ مقام یہی الطَّبَسَین ہے۔

۴ اصطخری، ۲۲۹: قوہستان۔

۵ خُرداذبہ، ۳۶: باذغیس۔ رستہ ۷، ۱۰۵: باذغیش۔

۶ خرداذبہ، ۲۹؛ رستہ، ج ۷، ۱۰۵: اُسرُوشنہ۔

۷ خرداذبہ، ۱۵؛ اصطخری، ۲۸۶؛ حوقل، ۳۳۵: السُّغد۔

۸م خرداذبہ، ۲۵۔ اصطخری، ۲۵۴؛ حوقل، ۳۰۹؛ مقدسی، ۲۵۰: باورد۔

۹م خرداذبہ، ۲۶۔ اصطخری، ۲۹۵؛ حوقل، ۱۰۹؛ مقدسی، ۲۵۰؛ یعقوبی، ۲۹۲؛ رستہ ج ۷، ۱۰۵: کش، اور یہی صحیح ہے۔ اس کو سجستان والے کِش کے ساتھ خلط نہیں کرنا چاہیئے۔ اصطخری (۲۴۸) اور ابن حوقل (۲۹۷) نے اُس کو کِس لکھا ہے اور اِس کو کِش۔ لیکن مقدسی (۴۹، ۲۹۷) نے دونوں کو کِش لکھا ہے۔

۱۰م خرداذبہ، ۲۶؛ اصطخری، ۲۹۵؛ حوقل، ۳۴۷؛ یعقوبی، ۲۹۳؛ اور یہی نَخشَب ہے؛ مقدسی، ۲۸۲: نَخشَب۔

شمال مشرقی اعمال

جب کہ ہم مشرق کی جانب خراسان تک کا حال بیان کر چکے، جس میں ترکی سرحدیں ہیں — اور یہاں اسلام کی حد ختم ہو جاتی ہے، تو اب ہم ان مشرقی اعمال کا ذکر کرتے ہیں جو شمال کی جانب منحرف ہیں۔ اس کی ابتدا ہم حُلوان سے کرتے ہیں:۔

اِرتفاع کُورۂ حُلوان

کُورۂ حُلوان کے متعلق ہم تشریح کر چکے ہیں کہ وہ پہلے اعمال العراق میں شامل تھا، پھر اعمال الجَبَل میں شامل کر دیا گیا۔ اس کورہ میں ماہ الکوفہ ماہ البصرہ، اَذَرْ بَیجان، ہَمَذان، الایغارین، قُم، ماسَبَذان، اور مِہرجانقَذق شامل ہیں۔ یہ سب کُوَر، الجَبَل کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں اور کسی صوبہ سے ان کا تعلق نہیں ہے۔ ان کا ارتفاع علی التفصیل یہ ہے:۔

ماہ الکوفہ کے دو قصبہ ہیں: بالائی رساتیق کا قصبہ الدِّینَوَر ہے، اورزیریں رساتیق کا قصبہ قَرماسِین ہے۔ الکوفہ کی حدود مغرب میں اعمالِ (۲۲۴)
حُلوان، جنوب میں اعمالِ ماسَبَذان، مشرق میں اعمالِ ہَمَذان، اور شمال میں اعمالِ اَذَرْبَیجان ہیں؛ اور اس کا ارتفاع اوسط تشخیص کے مطابق پچاس لاکھ درہم ہے۔

ماہ البصرہ کے قصبہ: نَہاوَند و بُرُوجِرد ہیں؛ اس کا ارتفاع اوسط تشخیص کے مطابق ۴۸۰۰۰۰۰ درہم ہے۔

ہَمَذان کا ارتفاع اوسط تشخیص کے مطابق ۱۱ لاکھ درہم ہے۔

ماسَبَذان کا اوسط ارتفاع گیارہ لاکھ درہم ہے۔ اس کے شہر (مدن) السِیرَوَان و اَرْ یَجان ہیں۔

مِہرِجانقَذق کا قصبہ الصَّیمَرہ ہے، اور اس کا اوسط ارتفاع گیارہ لاکھ درہم ہے۔

الاِیغارین، جو متعدد کُور کی جاگیریں ہیں، ان کے قصبہ: کَرَج و مَرَج ہیں، اور ان کا اوسط ارتفاع ۳۱ لاکھ درہم ہے۔

قُم و کاشان[1] کا اوسط ارتفاع نقدی کے حساب سے ۲۰ لاکھ درہم ہے۔

آذَرْبیجان کے کُور اَرْدَبیل، مَرَنْد، جابَروان، اور ورثان ہیں؛ اس کا قصبہ مدینۂ بَرْذَعَہ ہے؛ اور اس کا اوسط ارتفاع ۴۵ لاکھ درہم ہے۔

اِرتفاعِ کُورۂ الرّے

کُورۂ الرّے ایک علٰحدہ کورہ ہے؛ مشرق میں ہَمَذان کی سرحد سے متصل ہے اور دُنباوَنْد[2] اس سے منضم ہے۔ اس کا ارتفاع ۲۲ لاکھ درہم ہے۔

اِرتفاعِ کورۂ قَزوین

کورۂ قَزْوین کا اِرْتِفاع ۲۳۷ھ کی جمعبندی کے لحاظ سے ۱۶ لاکھ ۲۸ ہزار درہم ہے۔

اِرتفاعِ ناحیۂ قُومِس

ناحیۂ قُومِس، الرّے کے شمال میں ہے۔ اس کے شہر (مدن)، دامغان و سِمْنان ہیں؛ اور اس کا ارتفاع گیارہ لاکھ پچاس ہزار درہم ہے۔

اِرتفاعِ جُرجان

جُرجان، قُومِس کے شمال مشرق میں ہے، اس کا قصبہ جُرجان ہے اور اس کا ارتفاع ۴۰ لاکھ درہم ہے۔ (۲۴۵)

---

[1] اصطخری، ۱۹۵؛ حوقل، ۲۵۵؛ مقدسی، ۳۸۴؛ قاشان۔

[2] اصطخری، ۲۰۲؛ حوقل، ۲۶۵۔ ابن رستہ، ۱۶۰؛ خرداذبہ، ۱۱۸؛ مقدسی، ۳۸۴؛ دُنباوَنْد۔

ارتفاع طبرستان

طَبَرِستان، شمال کا آخری ناحیہ ہے، اس کے شہر (مُدن) آمُل وسارِیَہ ہیں، اور اس کا ارتفاع [1] کی جمعبندی کے لحاظ سے ۶۳۰۰۰۰۰ درہم ہے۔ اس سے متصل مشرق کی جانب صحرا ترک ہے، اور شمال کیجانب السَّبیر و الطَّیلسان۔

اعمالِ مغرب

اعمال مشرق کے ارتفاعات ہم بیان کر چکے، اب اعمال مغرب کے ارتفاعات کی طرف رجوع کرتے ہیں؛ ان میں الفُرات کی حد سے تکرِیت الطِیَرہان، السِّن، اور البوازیج ہیں، اور ان کا ارتفاع اوسط تشخیص کے لحاظ سے ۷۰ کروڑ [1] درہم ہے۔

ارتفاع الموصل

پھر اس کے قریب الموصِل اور اس کے اعمال ہیں۔ پہلے شہر زُوَر والصَّامَغان و دَرَاباذ [2]، الموصل کے اعمال میں تھے، بعد میں الگ کر دیے گئے۔ اعمال الموصل میں سے شہر زُوَر، الصَّامَغان اور دَرَاباذ کا وظیفہ ۲۷۵۰۰۰۰ درہم ہے۔ رہا وہ علاقہ جس پر اب اعمال الموصل کا استقرار ہوا ہے۔ اور جو غربی جانب کورۂ الجزیرہ، کورۂ نینوی کورۂ المرج، اقلیم بعذری [3]؛ اور شرقی جانب الحدیثہ، حزّہ، بَہُذرا [4]، المعلّہ

---

[1] یہ تعداد بداہتہً غلط معلوم ہوتی ہے۔

[2] خرداذبہ، ۹۴؛ ابن رستہ، ۱۰۶؛ داراباذ۔

[3] ابن خرداذبہ، ۹۴؛ باعذرِی،

[4] ابن خرداذبہ، ۹۴؛ باعذرِی۔ حوقل، ۱۴۵؛ بہذرا۔

جبتون[1] ، الحنایہ ، الت[2] ، الدّیبور ، اور واسِن[3] پر مشتمل ہے، اس کا اوسط ارتفاع ۶۳ لاکھ درہم ہے۔

ارتفاع قردی و بازبدی

اعمال الموصل سے متصل جہتِ شمال میں قَردی و بَزَبدی[4] ہیں؛ اور انہی میں جبل الجُودی ہے جس پر نوح (علیہ السلام) کی کشتی ٹھہری تھی۔ ان کے قصبے دو ہیں: ایک کا نام جزیرۂ بنی عمر[5] ہے اور دوسرے کا باسُورِین — جہاں سے تک طیار کرکے کشتیوں میں العراق لایا جاتا ہے۔ اس کا ارتفاع اوسط تشخیص کے لحاظ سے ۳۲ لاکھ درہم ہے۔

ارتفاع دیارِ ربیعہ

پھر اس سے متصل دیارِ ربیعہ ہیں جن کے کُور یہ ہیں: بَلَد، بَعَرْبایا، نَصِیبین، دارا، مَارِدِین، کفرتُوثا، تلِ سنجار، راس العین، الخابور؛ اور ان تمام کور کا ارتفاع ۴۶۳۵۰۰۰ درہم ہے۔ (۲۴۶)

ارتفاع کُورِ اَرزَن و میافارقین

پھر جہتِ شمال میں دیار ربیعہ سے متصل اَرزَن و مَیَّافَارِقین کے کُور ہیں، اور ان کا ارتفاع اوسط تشخیص کے لحاظ سے ۴۱ لاکھ درہم ہے۔

---

[1] ابن خرداذبہ، ۹۴: جبتون۔
[2] غالباً سابور، جیسا کہ ابن خرداذبہ (۹۴) نے لکھا ہے۔
[3] حوقل، ۲۱۲: بلد الأکسن۔
[4] ابن خرداذبہ، ۹۵: بازبدی۔
[5] اصطخری، ۷۲؛ حوقل، ۱۳۸؛ مقدسی، ۱۳۶: جزیرہ ابن عمر۔

اِرتفاع طَرْوَن

اس سے متصل طَرْدَن کا علاقہ ہے، جو اَرمِینِیَہ کے اعمال سے ہے؛ اس کے حاکم پر سالانہ ایک لاکھ درہم مقرر ہیں۔

اِرتفاع بلادِ اَرمِینِیَہ

اس سے آگے جہت شمال میں بلاد اِرمِینِیَہ ہیں، جن کے کُوَر جُرْزَان، دَبِیل، بَرْزَند، سراج طَیر، باجُنَیس، اَرْجِیش، خِلاط، السِیْسَجان اَرّان، کورۂ قاریقلا، اور البُسْفُرجان ہیں، اس کا قصبہ نشوی ہے، اور اس کا اوسط اِرتفاع نقدی کے حساب سے چالیس لاکھ درہم ہے۔

اِرتفاع دِیارِ مُضَر

پھر مغرب میں اعمال دیار مضر ہیں: الرُّہا، حَرّان، سَرُوج، المُدَیبر، البَلیخ، تَلّ مُوزَن، رابِیَہ بنی تمیم[1]، قُرَیات الفُرات، شاطی الفُرات، مازح عُمر[2] اور الفُرات کی جانب غربی الہنی و المری۔ اور اس کا ارتفاع اوسط تشخیص کی رو سے ۶۰ لاکھ درہم ہے۔

اعمال طریق الفُرات

اگر شمالی جہت کا لحاظ کئے بغیر، مغربی سمت کے لحاظ سے اعمال مغرب کی ترتیب قائم کی جائے، تو وہ ہِیت سے عانۂ و الرّحبہ اور قَرقیسیا وغیرہ ہوتے ہوئے دیار مُضر سے جا ملتے ہیں، اور یہ اعمال طریق الفُرات کہلاتے ہیں، ان کا ارتفاع ۲۹ لاکھ درہم ہے۔

---

[1] خُرداذبہ، ۲۱، ۷، الرّوابی۔
[2] ″ ، ۲۲، ۷، المازحین۔

ارتفاع جُندِ قِنَّسرِین والعَواصِم

دِیارِ مُضر کے بعد جانب غرب، الشام میں، جُندِ قِنَّسرین و العواصم کے اعمال ہیں، جن کے بڑے بڑے شہر (مدن) حَلَب، انطاکیہ اور مَنبج ہیں؛ ان کا ارتفاع سونے کے سکہ سے ۳۶۰,۰۰۰ دینار ہے۔

اِرتفاع جُندِ حِمص

پھر اس سے متصل الشَّام میں اعمال حِمص ہیں، جن کا ارتفاع (۲۴۰) ...۰۰۰,۲۴۰ دینار ہے۔

ارتفاع جُندِ دِمَشق

پھر اس سے متصل الشَّام میں اعمال جُندِ دِمَشق ہیں، جنکا ارتفاع ۴۰۰,۰۰۰ دینار ہے۔

اِرتفاع جُندِ الاُردُن

پھر الشَّام میں اعمال جند الاُردُن ہیں، جن کا ارتفاع ۹۶,۰۰۰ دینار ہے۔

اِرتفاع جُندِ فِلَسطِین

پھر الشَّام میں اعمال جُندِ فِلَسطِین اور مدینۃ الرَّملہ و بیت المقدس ہیں جن کا ارتفاع سونے کے سکہ سے ۱۹۵,۰۰۰ دینار ہے۔

ارتفاع اعمال مصر والاِسکَندریّہ

پھر مصر و الاسکندریہ کے اعمال ہیں۔ ان میں سے کچھ کور ارضِ الصَّعید سے متعلق ہیں اور وہ یہ ہیں: الفَیُّوم، مَنَف، وَسیم، الشَّرقیہ، دلاص

بُوصیر کُورِیدُس[1] یہاں خلیفہ ابوالعباس کے چچا محمد بن علی نے مَروان بن محمد کو قتل کیا تھا۔ البَہنسی[2] القیس، طحا، الاُشمُونین، جیز شُنُودہ[3]، اَلفنا سیُوط[4]، شُطب، قہقوہ[5]، اِخمیم، الدِّیر، اَبشَایہ، فاد، ہُوا قنی[6]، دَندَرہ، قفط الاُقصُر، اَرمنت، اِسنَی[7]، اَدْفُو[8] اُسوان۔ اور کچھ کُور زیریں علاقہ اسفل الارض) سے متعلق ہیں، اور وہ یہ ہیں: صَان، اِبلیل، قستو[9] اَطرابیہ[10]، الطُّور، اَیلہ، فَاران، رَایثہ، الحجاز، الفرَما، تُوسا، دِمیاط تِنّیس، منُوف، طَوہ، سَنحَا، تبدہ، الافرَاخُون، (حصن) نقیزہ العَرِیش، دَیصا، القَس، صَا، شَباس، البَدقُون، قَرطَسا، خَربتا، تِروُتوط، مَصیل، المَلیدِس، دَقہلہ، اِخنُو[11]، رَشید، بَشرُوط[12]۔ ان اعمال کا ارتفاع سونے کے سکہ سے ۲۵ لاکھ دینار ہے۔ (۲۴۸)

برقہ کے پیچھے القیروان ہے۔

مدینۃ السلام کی جنوبی سمت

نواحی میں سے جن کا ذکر ہم نے نہیں کیا سمت جنوبی کی نواحی

[1] م یعقوبی، ۳۳۱؛ حوقل، ۱۰۵: بوصیر قوریدس۔

[2] حوقل ۱۰۵؛ مقدسی، ۲۰۲: البَہنَسہ۔ یعقوبی، کتاب البلدان، ۳۳۱؛ مقریزی ج ۱ ص ۲۳: البہنسا۔

[3] یعقوبی، ۳۳۲: دیر بُوشُنُودَہ۔

[4] م خرداذبہ، ۸۱۔ حوقل، ۹۵؛ یعقوبی، ۳۳۱: اُسیُوط۔

[5] م مقریزی، ج ۱، ۲۴۷۔ ابن خرداذبہ ۸۱: قہقی۔ یعقوبی، ۳۳۱: قہقاوہ۔

[6] م خرداذبہ، ۸۱۔ مقدسی، ۲۰۴: قِنیٰ عنیاث۔

[7] یعقوبی، ۳۳۳؛ مقریزی ج ۱ ص ۲۳۶: اِسنا۔

[8] یعقوبی، ۳۳۴: اَتفُو۔

[9] ابن خرداذبہ ۸۴: تُونہ۔

[10] یعقوبی، ۳۳۰: طرابیہ۔

[11] ابن خرداذبہ ۸۴؛ حوقل، ۱۹۰: اِخنا، [12] ابن خرداذبہ ۸۲: البَشرُود۔

ہیں ! اب ہم ان کی طرف راجع ہوتے ہیں :۔اکناف جنوب میں سے العراق، نجد، الحجاز، مکہ ، المدینہ، اور اعمال الیمن ہیں ۔ پھر مشرق کی جانب مڑ کر عمان و الیمامہ و البحرین کے اعمال ہیں ۔

ارتفاع نجد

نجد کی ابتدا العراق کی جنوبی حد سے ہوتی ہے، اور وہ جیساکہ ہم بیان کر چکے ہیں، العُذیب ہے ۔ (نجد کا علاقہ) یہاں سے سیدھا الغور[1] تک ، اور مغرب میں السّماوہ کی ابتدائی حدود تک جاتا ہے۔ یہ الیمامہ کے اوپر واقع ہے ۔ اس کے اکثر اعمال میں، ایک قلیل حصہ کے سوا، آبادی نہیں ہے ۔ نجد میں طیّ نام کے دو معروف پہاڑ ہیں اور ان کے پانی مشہور ہیں ۔ اس سے متصل الغور ہے، اور وہ حدِ نجد سے آخر حدود تہامہ تک ہے ۔ اس کے اعمال مخالیف و اعراض کی طرف منسوب ہیں، جن میں سے : لِینَۃ ، العُمق ، نجران ، قرن المنازل عُکاظ ، الطائف ، بیشۃ[2] ، جُرش ، تبالہ ، کُتنہ ، الشّراۃ و المدینہ کے اعراض و اعمال ہیں ۔ اس کی بڑی بڑی بستیاں (و عمارات) خیبر ، یثرب ، تیما ، دومۃ الجندل ، الفرع ، ذی المروہ[3] ، وادی القری مدین ، تنیس ، فدک ، قری عربیہ ، سایہ ، رہاط ، السیالہ، الرحبہ غراب ، اور الاکحل ہیں ۔ یہ پورا علاقہ الحرمین کہلاتا ہے، اس کا

---

[1] اس اسم کے تین مسمّی ہیں : ایک کورۂ دمشق میں اس نام کا پہاڑ ہے ، اور وہ الغَور ہے۔ دوسرا ہراۃ و غزنہ کے درمیان ایک شہر ہے ، اور وہ الغُور ہے ۔تیسرا جزیرۃ العرب میں ہے ، اور یہ الغوُر ہے۔

[2] بیشہ دو ہیں، ایک بیشۂ ابن جاوان، اور ایک بیشۂ بُعطان ؛ اور یہ دونوں ایک ہی راستہ پر ہیں جو تو لان ذی صبیم سے مکہ جاتا ہے ۔یہاں ان میں سے جس بیشہ کا ذکر ہے وہ آخرالذکر ہے ۔

[3] ابن خرداذبہ، ۱۲۹: ذو المروہ ۔

ارتفاع ایک لاکھ دینار ہے۔

ارتفاع مخالیف الیمن

اس کے جنوب میں الیمن کے اعمال و مخالیف ہیں۔ اس میں مخلاف صنعاء، مخلاف صعدہ، مخلاف شاکر، ہمدان، صدفی، جعفی، عدن، مارب حضرموت، خولان، المہجرہ، السلف، المعافر، یحصب، زبید، عک، مہارع[1]، الالموک، ریحان، مخلاف بنی عامر[2]، جوف مراد، جوف ہمدان (۲۴۹) اور الشحر ہیں۔ الیمن کا ارتفاع سونے کے سکے سے ۶ لاکھ دینار ہے۔

ارتفاع البحرین

البحرین میں الرمیلہ، جواثا، الخط، الخطیف، التابون، سوم المشقر، الدارین، اور الغابہ ہیں۔ الیمامہ و البحرین کا ارتفاع اس بندوبست (=نظم) کے لحاظ سے، جو ۲۳۶ھ میں ابن المدبر نے کیا تھا، سونے کے سکہ میں ۵۱۰۰۰۰ دینار ہے۔

ارتفاع عمان

عمان کی مقررہ مالگذاری (=مقاطعہ) سونے کے سکہ میں ۳ لاکھ دینار ہے۔

یہ مملکت اسلام کے اعمال ہیں۔ ہم نے ارتفاعات کی جو مقادیر بیان کی ہیں وہ توسط کی بنا پر ہیں۔ بعض نواحی میں آج کل جو کمی بیشی ہوتی ہے اس کی طرف ہم توجہ نہیں کرتے، کیونکہ یہ کمی قلت ضبط اور بے احتیاطی کے باعث ہے۔ اور جن نواحی کی آمدنی بند ہو گئی ہے اس کا بھی یہی سبب ہے۔

---

[1] خرداذبہ، ۱۴۲؛ مقدسی، ۹۱: (مخلاف) مہارع۔

[2] خرداذبہ، ۱۴۰۔ مقدسی، ۸۹: مخلاف ابن عامر۔

قائمۂ ارتفاعات

یہاں ہم ان سب کے ذکر کا پھر اعادہ کرتے ہیں تاکہ غور کرنیوالا ان کو دیکھے۔ مجموعاً سونے کے سکہ کی رقمیں ۴۹,۲۰,۰۰۰ دینار ہوتی ہیں۔ اور اگر سونے کے سکہ کو پندرہ درہم فی دینار کے حساب سے چاندی کے سکہ میں منتقل کیا جائے تو ۷,۳۸,۰۰,۰۰۰ درہم ہوتے ہیں۔

سونے اور چاندی کے سکوں میں اسکی تفصیل

السَّواد	۱۳,۰۲,۰۰,۰۰۰	درہم	
الأہوَاز	۲,۳۰,۰۰,۰۰۰	درہم	
فَارِس	۲,۴۰,۰۰,۰۰۰	درہم	
کِرمان	۶۰,۰۰,۰۰۰	درہم	(۲۵۰)
مُکران	۱۰,۰۰,۰۰۰	درہم	
اِصبَہان	۱,۰۵,۰۰,۰۰۰	درہم	
سِجِستان	۱۰,۰۰,۰۰۰	درہم	
خُراسان	۳,۷۰,۰۰,۰۰۰	درہم	
حُلوَان	۹۰,۰۰,۰۰۰	درہم عہ	
ماہ الکُوفہ	۵۰,۰۰,۰۰۰	درہم	
ماہ البصرۃ	۴۸,۰۰,۰۰۰	درہم	
ہَمَذان	۱۶,۰۰,۰۰۰	درہم	

عہ مصنف نے صفحہ ۳۴ پر حُلوان کا ارتفاع بیان نہیں کیا ہے، اور یہ لکھا ہے کہ "یہ کُورہ اعمال الجبل میں شامل ہے اور اس کے اعمال ماہ الکوفہ، ماہ البصرہ، اذربیجان، ہمذان الایغارین، قم، ماسبذان و مہرجان قذق ہیں؛ اور ان سب کے ارتفاعات الگ الگ بیان کئے ہیں۔

ماسبذان	١٢,٠٠٠,٠٠٠	درهم
مهرجانقذق	١١,٠٠٠,٠٠٠	درهم
الايغارين	٣٨,٠٠٠,٠٠٠	درهم
قم وقاسان	٣٠,٠٠٠,٠٠٠	درهم
اذربيجان	٤٥,٠٠٠,٠٠٠	درهم
الري ودماوند	١٢٠٠,٨٠,٠٠٠	درهم
قزوين زنجان ابهر	١٦٢٨,٠٠٠	درهم
قومس	١١,٥٠,٠٠٠	درهم
جرجان	٤,٠٠,٠٠٠	درهم
طبرستان	٤٢,٨٠,٦٠٠	درهم
تكريت والطيرهان السن والبوازيج	٩,٠٠,٠٠٠	درهم
شهرزور و الصامغان	٢٦,٥٠,٠٠٠	درهم
كورة الموصل	٦٣,٠٠,٠٠٠	درهم
قردى وبازبدى	٣٢,٠٠,٠٠٠	درهم
ديار ربيعة	٩٦,٣٥,٠٠٠	درهم
ارزن ميافارقين	٤٢,٠٠,٠٠٠	درهم
منفالطه طرون	١,٠٠,٠٠٠	درهم
ارمينية	٤٠,٠٠,٠٠٠	درهم
آمد	٢٠,٠٠,٠٠٠	درهم
ديار مضر	٦٠,٠٠,٠٠٠	درهم
اعمال طريق الفرات	٢٩,٠٠,٠٠٠	درهم

قنسرین و العواصم	۳,۶۰,۰۰۰	دینار
جند حمص	۲,۱۸,۰۰۰	دینار
جند دمشق	۱,۱۰,۰۰۰	دینار
جند الاُردن	۱,۰۹,۰۰۰	دینار
جند فلسطین	۲,۵۹,۰۰۰	دینار
مصر و الاسکندریہ	۲۵,۰۰,۰۰۰	دینار
الحرمین	۱,۰۰,۰۰۰	
الیمن	۶,۰۰,۰۰۰	
الیمامہ و البحرین	۵,۱۰,۰۰۰	
عُمان	۳,۰۰,۰۰۰ عہ	

العراق کے ارتفاع میں مدینۃ السلام کے اہل الذمۃ کا جزیہ ۲ لاکھ درہم داخل ہے۔

عہ اِس قائمہ اور اُس تفصیل میں جو صفحات گذشتہ میں بیان ہوئی ہے بعض جگہ اختلاف ہے اور وہ حسب ذیل ہے۔

ص ۲۳۹	السواد	۱۱,۴۴,۵۷,۶۵۰	درہم
ص ۲۴۲	الاہواز	۲,۳۰,۰۰,۰۰۰	درہم
ص ۲۴۳	خراسان	۳,۷۰,۰۰,۰۰۰	درہم
ص ۲۵۰	ماسبذان	۱۱,۰۰,۰۰۰	درہم
ص ۲۵۰	الایغارین	۳۱,۰۰,۰۰۰	درہم
ص ۲۵۰	قزوین	۱۶,۲۸,۰۰۰	درہم
ص ۲۵۰	طبرستان	۱۱,۶۳,۰۷۰	درہم
ص ۲۵۰	تکریت	۷۰,۰۰,۰۰۰	درہم
ص ۲۵۱	دیار ربیعہ	۴۶,۳۵	درہم
ص ۲۵۱	آرزن و میافارقین	۴۱,۰۰۰	درہم
ص ۲۵۱	حمص	۱,۱۸,۰۰۰	دینار
ص ۲۵۱	فلسطین	۱,۹۵,۰۰۰	دینار

مملکت اَبرُویز کی جبایۃ

کہا جاتا ہے کہ کسریٰ اَبرُویز (خسرو پرویز) نے اپنی حکومت کے (۲۵۲)
اٹھارویں سال اپنی مملکت کی جبایۃ کا شمار کرایا۔ اُس کے قبضہ میں
اعمال مغرب کے اِس جانب، جس کی سرحد ہیت تھی، — اور یہ وہ علاقہ
ہے جس کو ہم مغربی علاقہ سے موسوم کرتے ہیں، اور جس پر رومیوں کا
قبضہ تھا — السّواد اور وہ تمام نواحی شامل تھے جن کا ذکر ہم کر چکے ہیں۔
اَبرُویز کی مملکت کی کل جبایۃ سونے کی شکل میں سات لاکھ بائیس ہزار
مثقال تھی، جو چاندی کے سکہ میں ۶۰ کرور درہم ہوتے ہیں۔

قدامہ کہتا ہے کہ یہ نواحی میرے نزدیک وہی ہیں جو اس زمانہ
میں تھیں۔ نہ ان کی زمینیں معدوم ہوئی ہیں، اور نہ ان کے بسنے والے
فنا ہوئے ہیں۔ البتہ ضرورت اس کی ہے کہ ان کا انتظام کرنیوالے
میں اول خوفِ خدا ہو اور اُس کے بعد درایت اور عدل و عفت؛
تاکہ معاملات درست ہوں، اور تدبیر ایک نظام کے تحت آجائے۔ پھر
اتنا مال آئے گا کہ تعجب کرنے والا تعجب کرے گا۔

ساتواں باب

ثغور الاسلام اور ان کے گرد رہنے والی اقوام و اُمم کا ذکر

ثغور

اسلام کی مخالف اقوام و امم تمام اطراف سے اس کو گھیرے ہوئے ہیں، اور اس کی عملداری کی آخری حدوں پر آباد ہیں۔ ان میں سے بعض اس کے دارالملکت سے قریب ہیں اور بعض دور۔ ملوک طوائف، جن کا بادشاہ ذُوالقرنین تھا، پانسوگیارہ برس مَلِکُ الرُّوم کے باجگزار رہے؛ حتیٰ کہ اَرْدشیر بن بابک نے طویل سعی و مشقت سے مملکت کو جمع کیا، اور اُس وقت سے اُس ادائے خراج کا سلسلہ بند ہوگیا جو فارس روم کو بمشقت دیتا تھا۔ پس لازم ہے کہ مسلمان اپنے اعداء کی جماعتوں کا خوف رومیوں سے زیادہ نہ کریں۔ اس باب میں آیات بھی وارد ہوئی ہیں جن سے اس بات کی حقیقت ظاہر ہوجاتی ہے جو میں نے کہی ہے۔ اور اللہ ہی اپنی قدرت سے مصلحت کیلئے توفیق عطا کرنے والا ہے۔

رومیوں کی اس حیثیت کو دیکھتے ہوئے، جو ہم نے بیان کی ہے

دوسری سرحدوں سے قبل ان سرحدوں کا ذکر کرتے ہیں جو ان کے ملک کے مقابل واقع ہیں۔ ان میں سے بعض برّی ہیں جو خشکی کی جانب دشمن کے ملک سے متصل ہیں؛ اور بعض بحری ہیں، جو سمندر کی جانب دشمن کے ملک سے قریب اور اس کے مقابل ہیں؛ اور بعض میں یہ دونوں وصف جمع ہیں، اور ان کے باشندوں سے بر و بحر دونوں میں مغازی ہوتے ہیں۔ ثغور البحریہ علی الاطلاق الشام و مصر کے پورے سواحل ہیں۔ اور جن میں بر و بحر دونوں مجتمع ہیں وہ ثغور الشامیہ ہیں؛ اور انھی سے ہم اس بیان کی ابتدا کرتے ہیں۔ (۲۵۳)

ثغورِ الشّامیّۃ

یہ ثغور طرسوس، اَذَنہ، المصیصہ، عین زربہ، الکنیسہ، الہارونیّۃ بیّاس اور نقابلس ہیں۔ اور ان کا ارتفاع تقریباً ایک لاکھ دینار ہے، جو ان کی مصالح اور ہر قسم کی ضروریات پر صرف کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ ضروریات چوکی پہرہ، جاسوسی، خبر رسانی؛ اور دروں، تنگناؤں اور قلعوں کے مامورین، اور ایسے ہی دوسرے امور ہیں۔ اس کے علاوہ ان سرحدوں کی حفاظت پر جو باقاعدہ و بے قاعدہ فوج رہتی ہے، اور مغازئی صوائف و شواتی کے مصارف کی مقدار سالانہ دو لاکھ سے تین لاکھ دینار تک ہوتی ہے۔ ان سرحدوں سے متصل، دشمن کے ممالک میں سے خشکی کی جانب القبادق ہے، جو النّاطلیقؔ کے قریب واقع ہے؛ اور تری کی جانب سُلوقیۃ ہے۔ ان سرحدوں کے عواصم، اور ان کے آگے کی زمینیں ہماری جانب اسلامی علاقہ میں ہیں۔ ان میں سے ہر مقام عاصم کہلاتا ہے، اس لئے کہ وہ سرحد کی حفاظت کرتا ہے، اور نفیر کے موقع پر ان کو مدد دیتا ہے۔ پھر اہل انطاکیہ

ھ خرداذبہ، ۱۰۰؛ النّاطلوس۔

والجُومہ والقوُرس ان کی مدد کو پہنچتے ہیں۔

ثُغُورِالجَـزَرِیَۃ

ان ثغُور کی دائیں جانب شمال میں وہ سرحدیں ہیں جو ثغُورِالجزرۃ کے نام سے معروف ہیں۔ ان میں ثغورالشامیہ سے متصل پہلا سرحدی مقام مَرعَش ہے، اور اس سے ملا ہوا الحَدَث ہے۔ پہلے اس سے متصل زِبَطرہ تھا، جو المُعتَصِم کے زمانہ میں برباد ہوگیا۔ المُعتَصِم کے بلادِ عدو پر حملہ کرنے اور فتح عَمُّورِیَۃ کا واقعہ مشہور ہے۔ اس مہم میں جب وہ زِبطرہ پہنچا تو یہاں اور اس کے قریب اس نے متعدد قلعہ بنوائے تاکہ وہ اس کے قائم مقام ہوں۔ یہ قلعہ حصن طبارجی، حصن الحسینیہ[1]، حصن بنی المومن، اور حصن ابن رَخوان کے نام سے معروف ہیں۔ ان قلعوں سے متصل ثغر کَیسُوم ہے، اس کے بعد حصن منصور،
(۲۵۴) پھر شمشاط، اور پھر مَلَطیَۃ ــ اور ان تمام سرحدی مقامات میں یہی ایک مقام ہے جو دشمن کے ملک میں نکلا ہوا ہے، دوسرے سرحدی قلعوں کو کسی نہ کسی دَرب یا عَقَبَہ نے دشمن کے ملک سے جدا کر رکھا ہے، لیکن ثغر مَلَطیَۃ دشمن کے ملک کے ساتھ ایک ہی بُقعہ اور ایک ہی زمین پر واقع ہے ــ ان ثغور کے مقابل بلدالرُّوم میں خَرشَنَہ[2] وعمل الخالدیّۃ ہیں۔ اس علاقہ میں ایک قوم رہتی تھی جس کو التِنیاقلہ کہتے تھے۔ یہ لوگ رومیوں ہی سے تھے، لیکن ان سے اکثر مذہبی مسائل میں اختلاف رکھتے تھے، اس لئے وہ مسلمانوں سے ملے ہوئے تھے، غزوات میں ان کی اعانت کرتے تھے، اور ان سے مسلمانوں کو بہت کچھ مدد حاصل ہوتی تھی۔ بعد میں

---

[1] مقدسی، ۵۴: الحسنیہ۔

[2] حوقل، ص ۱۲۹: خرشنۃ۔

یہ لوگ اہل ثغور کے بُرے برتاؤ، اور مدبرین کی قلّتِ شفقت کے باعث دفعتہً اس مقام کو چھوڑ کر مختلف ممالک میں چلے گئے، اور ان کی جگہ وہ آرمن آباد ہو گئے جو ملیح الارمنی کی قوم سے ہیں؛ اور انھوں نے مضبوط قلعہ بنا لئے، کثیر ساز و سامان جمع کیا، اپنی جنگی طاقت بڑھائی اور لوگوں کے لئے اک مصیبت بن گئے۔ ان ثغور کا ارتفاع ملطیہ سمیت ۷۰ ہزار دینار ہے، اس میں سے ۴۰ ہزار دینار ان کی مصالح پر صرف کئے جاتے ہیں۔ اور ۳۰ ہزار بچتے ہیں جس میں اولیاء و صعالیک[1] کے نفقات کے لئے کم از کم ۱۲۰،۰۰۰ دینار؛ اور زیادہ سے زیادہ ۱۷۰،۰۰۰ دینار کی مزید احتیاج ہوتی ہے، جس سے پورا خرچ دو لاکھ دینار تک پہنچ جاتا ہے۔ جنگوں کے اخراجات اس سے الگ ہیں۔ یہی ثغور ان کا واسطہ ہوتی ہیں، انہی سے نکل کر غنیم کے ملک پر حملہ کئے جاتے ہیں، اور جیسی جنگ ہوتی ہے ویسا ہی خرچ ہوتا ہے۔ ان ثغور کے عواصم دُلوک و رَعبان و منبج ہیں۔

ثُغُورِ البکریّہ

ان ثغور سے متصل دائیں جانب شمال میں وہ ثغور ہیں جو البکریہ کہلاتی ہیں۔ یہ سُمیساط، حانی و ملکین ہیں؛ اور اس کے قلعہ جُمَح، حَوران اور الکُلس وغیرہ ہیں۔ اس کے شمال میں ثُغرِ قالیقلا ہے، جو اسی سرحد کا ایک حصہ ہے۔ لیکن یہ اس سے کچھ الگ سی ہو گئی ہے اس لئے کہ اس کے اور ان کے درمیان بعید مسافت ہے۔ اس کے مقابل اعمال الرّوم میں سے الاَرمنیاق کی (پوری) عملداری، اور الخالدیّہ کی عملداری کا ایک حصہ ہے پھر اسکے قریب افلاغونیہ[2] کی عملداری ہے، جو بلاد الخزر سے متصل ہے۔

---

[1] مراد باقاعدہ و بے قاعدہ فوج ہے۔

[2] مقدسی، ۱۵۰، الافلاغونیہ۔ ابن خرداذبہ، ص ۱۰۵: اَفلاجُونیَہ۔

ان ثغور کا ارتفاع سالانہ ۱۲ لاکھ درہم ہے۔ ان کی مصالح، اور ان کے قلعوں، اور ان کی محافظ فوج کے نفقات و اَرزاق کے لئے اس رقم کے علاوہ مزید ۱۸ لاکھ درہم کی احتیاج ہوتی ہے، اس طرح ان کا کل خرچ ۳۰ لاکھ درہم ہے۔

ثغورُ البحریّۃ

ثغورِ البحریّہ یہ ہیں: سواحل جُند حمص — اَنطرطوس، بُلُنیاس، اللاذِقیّہ، جَبلہ، الہریاذہ۔ سواحل جُند دِمشق — عِرقہ، طَرابُلس[1] جُبَیل، بَیرُوت، صیدا، حصن الصَّرفند، عَذقُون[2]۔ سواحل جُند الاُردن — صُور، عکّا، — صور میں مراکب (= جہازوں) کی صناعت ہوتی ہے۔ سواحل جند فلسطین — قیساریہ، اُرسُوف، یافا، عسقلان، غزّہ۔ سواحل مصر — رفح، الفرما، العریش۔

اُسطُول

ثغورِ الشامیہ کی بحری جنگوں میں الشام و مصر کے جو جنگی جہاز جمع ہوتے ہیں ان کی تعداد ۵۰ سے ۱۰۰ تک ہے۔ غُزاۃ جب سمندر کی طرف روانہ ہونے لگتے ہیں تو مصر و الشام کے لوگ الگ الگ لکھ لئے جاتے ہیں، اور ان کے لئے تمام ضروری سامان قُبرس میں جمع رہتا ہے۔ مراکب کے مجموعہ کو "اُسطُول" کہتے ہیں، جس طرح خشکی میں لشکروں کے مجموعہ کو "مُعسکر" کہا جاتا ہے۔ شامی و مصری مراکب کے تمام امور کا مدیر صاحب ثغور الشامیۃ ہے۔ جب مصر و الشام کے اُسطُول جنگ پر جاتے ہیں تو ان کا خرچ ایک لاکھ دینار ہوتا ہے۔

---

[1] اصطخری، ۶۶: طرابلس الشام

[2] یاقوت، ج ۶، ص ۱۳۱، عَذقُون

رومیوں کے متعلق چند مفید باتیں

رومی جیوش کی ترتیب

جب کہ ہم نے ثغور الرّومیہ، اور ان کے اسباب کا ذکر کیا ہے، تو اس میں کچھ ہرج نہیں معلوم ہوتا کہ رومیوں کے متعلق کچھ مفید معلومات بیان کر دی جائیں۔ پہلی قابل ذکر چیز ان کے جیوش کی ترتیب ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ بطریق دس ہزار فوج کا رئیس ہوتا ہے۔ اور ہر بطریق کے ساتھ دو طُومَرخ[1] ہوتے ہیں، جن میں سے ہر طُومَرخ کے ماتحت پانچ ہزار فوج ہوتی ہے۔ اور ہر طُومَرخ کے ساتھ پانچ طُرُن جار ہوتے ہیں، جن میں سے ہر ایک کے تحت ایک ایک ہزار فوج ہوتی ہے۔ (۲۵۶)
پھر ہر طُرُنجار کے ساتھ پانچ قُومس ہوتے ہیں جو دو دو سو سپاہ کے رئیس ہوتے ہیں۔ اور ان کے تحت پانچ قنطرخ[2] ہوتے ہیں جو چالیس چالیس سپاہ کے رئیس ہوتے ہیں۔ اور ان کے تحت چار دَاقرخ ہوتے ہیں، اور وہ دس دس سپاہ کے رئیس ہوتے ہیں۔

ان کی فوج کی تعداد یہ ہے: قُسْطَنْطِینیہ میں، جو بادشاہ کا دارالسلطنت ہے، ۲۴ ہزار سوار اور ۸ ہزار پیادہ۔ سواروں کی چار قسمیں ہیں: ایک الاسخلاریۃ، جن کی تعداد چار ہزار ہے، یہ خاص دُمُسْتُق کبیر کے تحت رہتے ہیں، جو فوج کا بخشی اور پوری جماعت کا رئیس ہوتا ہے۔ دوسرے الخُنُف، اس میں بھی چار ہزار سوار ہوتے ہیں۔ تیسرے اوبوسس (؟ارثموس) اس میں بھی چار ہزار سوار ہوتے ہیں،

---

[1] خُردادبہ، ۱۱۱؛ حوقل، ۱۳۰: طَرماخ؛ الخوارزمی، ۶۴: الطَرخان
[2] خُردادبہ، ۱۱۱: قنطرخ۔ [3] الخوارزمی، ۶۴: دُمِسْتق

ان کا کام نگہبانی ہے ؛ ان کا افسر طُرُن جار ہوتا ہے۔ چوتھے قد اطن(؟)، یہ خاص بادشاہ کے ساتھ نکلتے ہیں جب کبھی وہ سفر کو نکلے ؛ ان کی تعداد بھی چار ہزار ہے۔

پیدل فوج دو قسموں پر منقسم ہے، ایک الما (؟) دوسری مومرہ (؟ نُومِرَہ) اور دونوں قسموں میں چار چار ہزار فوج ہوتی ہے۔

اَعمالِ سلطنت

(۲۵۷) رہے اُن کے اعمال، تو وہ کل چودہ ہیں ؛ جن میں سے تین اعمال اُس خلیج کی دوسری جانب ہیں، جو بلد الرّوم کو قطع کرتی ہوئی الشام کی جانب گرتی ہے، اور اس کا ذکر اس سے قبل ہو چکا ہے، اور وہ یہ ہیں :-

طایلا[1] اسی میں قُسطَنطِینیہ ہے۔ اس کی حدود یہ ہیں ؛ مشرق میں مقدم الذکر خلیج، جنوب میں بحر الشام، شمال میں بحر الخزر، اور مغرب میں ایک دیوار، جو بحر الشام سے بحر الخزر تک گئی ہے ؛ اس کا طول چار یوم کی مسافت ہے، اور یہ قسطنطنیہ سے دو منزل پر ہے۔ اس سے متصل دوسرا عمل تَراقِیَہ ہے۔ اس کی حد جہت مشرق میں مقدم الذکر دیوار ہے، اور جنوب میں مَقدُونِیَہ کی عملداری، مغرب میں بلاد بُرجان، اور شمال میں بحر الخزر، اس کا طول گیارہ دن کی مسافت ہے، اور عرض بحر الخزر سے عمل مَقدُونِیَہ تک تین دن کی مسافت ہے۔ اس کا والی اُصطرطیقُوس کہلاتا ہے، اور اس میں پانچ ہزار فوج رہتی ہے[2] اور خلیج کی اس جانب گیارہ عمل ہیں :-

ایک اَفلاَغونِیَہ اس کے لشکر میں دس ہزار سپاہ ہیں۔

---

[1] م ابن الفقیہ، طلایا۔ خردازبہ، ۱۰۵ : طافلا۔

[2] مصنف نے مقدونیہ کا ذکر نہیں کیا۔

اس سے متصل غربی جانب الابطیاط[1] ہے۔ لغت عربی میں اس کے معنے ہیں، کان اور آنکھ۔ یہ عملداری بلادالرّوم کی ناف ہے، اس کے باشندہ صاحب حرب نہیں ہیں۔ اس لئے کہ ان تک مسلمانوں اور دوسری قوموں کے مغازی کی پہنچ نہیں ہے۔ اس کی غربی جانب خلیج ہے، شمال میں بحرالخزر، مشرق میں عمل الافلاغونیہ، اور جنوب میں عمل الاُبسیق۔ اس کے لشکر میں چودہ ہزار سپاہ ہیں۔

الابطیاط سے متصل الاُبسیق کی عملداری ہے۔ اس کی غربی حد خلیج، شمالی حد الابطیاط، جنوبی حد التّاطلیق، اور مشرقی حد عمل الطرقیس[2] ہے، اس کے لشکر میں ۶ ہزار سپاہ ہیں۔

الاُبسیق سے متصل عمل الطّرقیس ہے۔ غربی جانب سے اس کی حد خلیج، شمال میں الاُبسیق، مشرق میں التّاطلیق، اور جنوب میں بحرالشام ہے۔ اس کے لشکر میں ۶ ہزار سپاہ ہیں۔

اس سے متصل التّاطُلیق کی عملداری ہے، اس کے معنے ہیں: "مشرقی"۔ یہ اعمال الروم میں سب سے بڑی عملداری ہے۔ غرب میں الاُبسیق تک، جنوب میں بحرالشام کے قریب سلوقیۃ تک، مشرق میں القَباذُق تک، اور شمال میں البُقلّار تک وسیع ہے۔ اس کے لشکر میں پندرہ ہزار سپاہ ہیں۔ مدینہ عَمُّوریّہ، جسے المعتصم نے فتح کیا تھا، اسی میں واقع ہے۔

اس سے متصل سلُوقیۃ کی عملداری ہے جو ناحیۂ بحرالشام میں ہے۔ اس کی حدود میں پہلی حد مغرب میں التّاطلیق، جنوب میں سمندر، شمال میں الطّرقیس، اور مشرق میں ناحیۂ قلمیۃ اللامس کی طرف دُرب طرسوس ہے۔ اس کے لشکر میں پانچ ہزار سپاہ ہیں۔

---

[1] ابن خُرداذبہ: الأنطی ماطی۔
[2] ،، ،، ۱۰۶، ترقیس۔

اس سے متصل القَبادُق کی عملداری ہے۔ اس کی حد جہت جنوب میں جبل طرسُوس و اَذَنہ و المَقیصہ، جہت مغرب میں اعمال سلُوقیّہ، شمال میں النّاطلیق، اور مشرق میں اعمال خرشَنہ ہیں۔ اس کے لشکر میں چار ہزار سپاہ ہیں۔

اس سے متصل خرشَنہ کی عملداری ہے۔ اس کی جنوبی حد القبادُق، مشرقی حد دُروب ملطیہ، شمالی حد عمل الارمنیاق، اور مغربی حد عمل البُقلّار سے متصل ہے۔ اس کے لشکر میں چار ہزار سپاہ ہیں۔

اس سے متصل البُقلّار کی عملداری ہے۔ اس کی ایک حد النّاطلیق و البطیا ہے، دوسری القَبادُق، تیسری خرشَنہ، چوتھی الارمنیاق۔ اس کے لشکر میں ۸ ہزار سپاہ ہیں۔

پھر الارمنیاق کی عملداری ہے۔ اس کی ایک حد اَفلاغُونیہ سے، دوسری عمل البُقلّار سے، تیسری عمل خرشَنہ سے، اور چوتھی عمل الخالدیہ و بحر الخزر سے ملتی ہے۔ اس کے لشکر میں چار ہزار سپاہ ہیں۔

پھر الخالدیہ کی عملداری ہے۔ اس کی ایک حد بلاد ارمینیّہ سے دوسری بحر الخزر سے، اور تیسری اور چوتھی عمل الارمنیاق سے ملتی ہے۔ اس کے لشکر میں چار ہزار سپاہ ہیں۔

(۲۵۹) اس طرح ان گیارہ اعمال کی کل فوج، سوار و پیادہ سمیت ۷۰ ہزار ہے۔ یہی اعمال ہمارے (ممالک کے) مقابل ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ جو اعمال ہیں ان کے لشکروں پر اعتماد نہیں ہے، مگر ان کو فوجی خدمت کے لئے طلب کیا جا سکتا ہے۔

صوائف و شواتی

اب ہم ایام جنگ کا ذکر کرتے ہیں، تاکہ لوگوں کو اس کا علم ہو

عہ گرمائی اور سرمائی مہمیں۔

اور یاد رہے۔ اہل الثغور میں سے جو باخبر لوگ ہیں وہ کہتے ہیں کہ سب سے زیادہ سخت جنگ وہ ہے جو الرَّبِیعِیَّہ کہلاتی ہے۔ اس کا زمانہ اَیار (مئی) کی دس سے شروع ہوتا ہے، جب کہ لوگ اپنے جانوروں کو خوب کھلا پلا لیتے ہیں، اور ان کے گھوڑوں کی حالت اچھی ہوتی ہے۔ اسی حالت پر وہ ۳۰ دن، یعنے اَیار کے بقیہ ایام اور حَزِیران (جون) کے دس دن گزارتے ہیں، کیوں کہ اس زمانہ میں ان کو بلادالرُّوم میں چارہ ملتا ہے، اور اس طرح ان کے جانور دوبارہ ربیع سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ پھر وہ واپس ہوکر ۲۵ دن، یعنے حَزِیران کے باقی دن؛ اور تمّوز (جولائی) کے پانچ دن قیام کرتے ہیں، حتیٰ کہ جانور قوی و توانا ہوجاتے، اور لوگ الصائفہ کے لئے جمع ہوجاتے ہیں۔ پھر وہ تمّوز کی دس کو جنگ کے لئے نکلتے ہیں، اور واپسی کے وقت تک، یعنے ۶۰ دن ٹھیرتے ہیں۔

الشَّواتی کی نسبت میں نے تمام تجربہ کار اہل سرحد کو کہتے سنا ہے کہ اگر وہ ناگزیر ہو تو وہ ایسی ہونی چاہیئے جس میں دور تک جانا نہو؛ زیادہ سے زیادہ بیس دن کی مسافت پر جانا چاہیئے، تاکہ آدمی اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر جو کچھ لے جاسکے وہ اس کے لئے مکتفی ہو۔ حرب شُباط (فروری) کے آخر میں کرنی چاہیئے، اور حملہ کرنے والے آذار (مارچ) کے ایام گزرنے تک وہاں قیام کریں، اس وقت وہ غنیم اور اس کے گھوڑوں کو ضعیف ترین حالت میں پائیں گے، اور ان کے مواشی بکثرت ہاتھ آئیں گے۔ پھر وہ واپس آجائیں، اور اپنے جانوروں کو ربیع کا چارہ کھلائیں۔

شمال مغربی سرحدیں

اب ہم ان سرحدوں کا ذکر کرتے ہیں جو شمال کیجانب رومی

سرحدوں سے متصل ہیں۔ ان کی ابتدا ہم دائیں جانب سے کرکے مملکت اسلام کے اطراف سرحد پار پھرتے ہوئے روم تک پہنچ جائیں گے۔

اَرْمِینِیَّۃ سے خُوارِزم تک، جو خراسان کی عملداری میں ہے اَلخَزَر کی سرحد ہے۔ جب اَنُوشِروان بن قُباذ حکمران ہوا تو اس نے اَرْمِینِیَّۃ میں مدینۂ الشّابران و مدینۂ مَسْقَط و مدینۂ الباب والابواب (دَرْبند[عہ]۔ اس کا نام ابواب اس لئے تھا کہ یہ پہاڑی رستوں پر بنایا گیا تھا— تعمیر کئے، اور ان میں اپنے لشکر کا ایک گروہ آباد کیا (۲۶۰)

جن کو السِّیاسیجِیّین کہا جاتا تھا۔ جب اسے الخَزَر کی دست درازی کا خوف ہوا تو اس نے ان کے بادشاہ کو صلح و موادعت کے لئے لکھا اور یہ خواہش کی کہ دونوں کا معاملہ واحد ہو جائے۔ اسی کے ساتھ اس نے الخَزَری کو اپنے سے مانوس کرنے کے لئے اس کی لڑکی سے اپنا پیام دیا، اور اس کو اپنی مُصَاہَرَت (= دامادی) میں لینے کی رغبت ظاہر کی۔ چنانچہ اس نے ایک لڑکی کو، جو اس کے قصر میں تھی اور اس کی کسی بیوی نے اسے بیٹی بنا لیا تھا، الخَزَری کے پاس بھیج دیا، اور ظاہر کیا کہ یہ اس کی بیٹی ہے۔ اس کے جواب میں الخَزَری نے بھی اپنی لڑکی پیش کی۔ اس کے بعد اَنُوشِروان اس سے ملنے گیا، اَبْرَشَلِیَّۃ پر دونوں کی ملاقات ہوئی، کئی دن خوب صحبتیں رہیں، دونوں باہم گھل مل گئے، اور دونوں نے ایک دوسرے کو اپنی صداقت و اکرام کا ثبوت دیا۔ پھر ایک دن اَنُوشِروان نے اپنے ثقہ اور خاص آدمیوں کو بھیجا کہ وہ جاکر الخَزَری کے لشکر میں آگ لگا دیں۔ جب صبح ہوئی تو اس نے اَنُوشِروان سے اس کی شکایت کی، اَنُوشِروان نے صاف انکار کر دیا، اور کہا مجھے اس کی مطلق خبر نہیں۔ کچھ دن گزرنے کے بعد اَنُوشِروان نے اپنے آدمیوں کو پھر یہی حکم دیا، اور جب

عہ اصطخری، ۱۸۴؛ ابن حوقل، ص ۱۶۹۔

وہ دوبارہ لشکر میں آگ لگا چکے تو وہ بہت بگڑا، مگر اَنُوشِروان نے رِفق و معذرت سے اس کو منا لیا، اور وہ راضی ہوگیا۔ پھر اَنُوشِروان نے خود اپنے لشکر کی ایک جانب آگ پھینکنے کا حکم دیا، جس سے لکڑی اور پھونس کے چھپر جل گئے، اور صبح کو "الخَزَری" سے سخت شکایت کی اور کہا: قریب تھا کہ تمھارے آدمی میرے لشکر کو تباہ و برباد کردیتے، تم نے محض گمان پر مجھ سے بدلہ لیا ہے"۔ "الخَزَری" نے بحلف کہا کہ جو کچھ ہوا مجھے اس کا مطلق علم نہیں"۔ اس پر اَنُوشِروان نے کہا: "بھائی! (معلوم ہوتا ہے کہ) میرے اور تمھارے لشکر کو یہ صلح ناگوار ہوئی ہے کیونکہ ہمارے درمیان جو غارت گریاں ہوتی تھیں اور ان سے لوگوں کو جو منافع حاصل ہوتے تھے، ان کا سلسلہ اِس صلح سے منقطع ہوگیا ہے؛ مجھے خوف ہے کہ یہ لوگ ایسے جھگڑے پیدا کریں گے جس سے ہمارے قلوب صاف اور خالص ہونے کے بعد پھر مکدر ہوجائیں گے، اور ہم رشتہ داری و مَوَدَّت قائم ہونے کے بعد پھر عداوت کی طرف واپس ہوجائیں گے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ تم مجھے ایک دیوار بنانے کی اجازت دو، جو میرے اور تمھارے درمیان حائل ہو؛ اس میں ہم ایک دروازہ بنادیں گے، جس سے یہ ہوگا کہ تمھاری طرف سے ہماری طرف، سوا اُس کے جسے ہم چاہیں، کوئی نہ آسکیگا"۔ "الخَزَری" نے یہ بات مان لی، وہ واپس ہوگیا، اَنُوشِروان دیوار بنوانے کے لئے وہیں ٹھیر گیا، اس نے دیوار بنوائی، سمندر کی طرف اس کی نیو میں پتھر اور سیسہ دیا، اور اس کی بلندی تین سو ذراع رکھی، اور اسے پہاڑوں سے ملا دیا۔ پھر اس نے حکم دیا کہ پتھر کشتیوں میں (۲۶۱)
بھر بھر کے لائے جائیں اور سمندر میں غرق کئے جائیں؛ جب پتھر پانی کی سطح تک پہنچ گئے تو ان پر اس نے دیوار بنوائی جو پانی میں تین میل تک گئی۔ دیوار کی تعمیر سے فارغ ہوکر اس نے مدخل پر لوہے کے دروازہ لگوائے، اور اس پر سو سوار مقرر کئے کہ وہ اسکی حفاظت

کریں۔ اس سے قبل اس سرحد کی حفاظت کے لئے پچاس ہزار سپاہ کی ضرورت ہوتی تھی۔ مدخل پر اس نے ایک باب بھی نصب کیا۔ اس کے بعد الخزر سے کہا گیا کہ اس نے تجھ سے مکر کیا ہے، اور تیرے ساتھ اپنی بیٹی کی جگہ کوئی اور لڑکی بیاہ دی ہے اور اب وہ تجھ سے محفوظ ہو گیا ہے؛ لیکن وہ اس کے خلاف کچھ نہ کر سکا۔ اس وقت سے الخزر کی غارت گریاں اطراف اَرْمَنِیَّہ تک محدود رہ گئیں، حال آں کہ انھوں نے اس سے قبل اَرْمَنِیَّہ کو برباد کر دیا تھا۔

اس مقام سے متصل دائیں جانب الدَّیلم، جِیلان، البَبر اور الطَّیلَسان کی سرحدیں ہیں۔ فارسی میں حصن قَزوِین کا نام کَشوِین تھا، جس کے معنے ہیں: وہ حد جس کی نگہداشت کی گئی ہو؛ اس کے اور الدَّیلم کے درمیان ایک پہاڑ ہے، جہاں ہمیشہ فارسیوں کے اَسْوار مقیم رہتے تھے، اور دیلمیوں سے ان کی صلح نہ ہونے کی صورت میں ان کو روکتے، اور ان کے لیٹروں سے اس کی حفاظت کرتے تھے۔ دَشْتَبیٰ[۱] الرَّے اور ہَمَذان کے درمیان مُنْقَسِم تھا، اس کے ایک حصہ کو الرَّاری کہتے تھے، اور دوسرے کو الہَمَذانی۔ ابتداء اسلام میں مسلمانوں کے مغازی دَشْتَبیٰ و اَبْہَر پر ہوتے تھے۔ اَبْہَر ایک قلعہ ہے جس کے متعلق لوگوں کا خیال ہے کہ اس کو اَکاسِرہ میں سے کسی نے چشموں پر بنایا تھا۔ الدَّیالِمہ کے احوال ہمیشہ مذبذب رہے ہیں؛ ان کی کوئی شریعت ہے اور نہ انھیں کسی کی اطاعت پر قرار۔ فتح ہونے کے بعد انھوں نے بارہا نقض و غَدر کیا ہے، اور ان میں اب تک امور مُسْتَفْظِعَہ: مثل قتلِ اطفال و فجور فی المساجد اور ترکِ صلاۃ و فرائض کا رواج ہے۔

---

[۱] یاقوت، ج ۴، ص ۸۰۵؛ الاصطخری، ۲۱۴؛ حوقل، ۲۷۴؛ دستبیٰ۔

شمال مشرقی سرحد

بڑی سرحدوں میں سے ایک ترکوں کی سرحد ہے۔ یہ اپنے صحرائی علاقہ سے، جو بلادِ جُوجان سے متصل ہے، نکل کر چھاپے مارتے ہیں۔ اہلِ جُرجان نے اس پر اینٹوں کی ایک دیوار بنائی تھی تاکہ (۱۰۴۲) ان کی غارت گریوں سے پناہ میں رہیں، لیکن بعد میں ترک ان پر غالب آ گئے۔ ارضِ جُرجان پر ان کا ایک بادشاہ، جس کو (وہ) صُول[a] کہتے تھے، قابض ہو گیا، اور پھر مسلمانوں نے اسے فتح کر لیا۔

ترکوں کا بڑا گروہ خُراسان کی اُس سرحد پر ہے جو الغُوشجان کہلاتی ہے، اور یہ مشرق میں الشّاش و فرغانہ کی طرف سمرقند سے ۶۰ فرسخ پر ہے۔ یہاں سے الخرلخیّہ کی مسالح (چوکیاں) شروع ہو کر کُباک تک جاتی ہیں۔ اس سرحد سے مدینۂ تغزغر ۴۵ دن کی مسافت پر ہے، بیس دن کا رستہ جنگلوں میں سے، جن میں چشمے ہیں اور دانہ چارہ ہے؛ اور ۲۵ دن کا رستہ بڑی بڑی بستیوں میں سے گزرتا ہے، جن کے اکثر باشندہ مجوس ہیں اور انہی میں زَنادِقہ بھی ہیں۔ مدینۂ تغزغز ایک بحیرہ کے کنارہ ہے، اس کے گرد دیہات اور عمارات ہیں، بارہ آہنی دروازہ ہیں، تمام ترک اس کی حفاظت کرتے ہیں، اور اُن پر زُندقہ غالب ہے۔

الغُوشجانِ اعلیٰ و مدینۃ الشّاش کے درمیان قافلوں کے لئے چالیس مراحل ہیں، لیکن تیز رفتار آدمی تیس دن میں یہ مسافت طے کر سکتا ہے۔ الغُوشجانِ اعلیٰ میں چار بڑے اور پانچ چھوٹے مدائن ہیں۔ الغُوشجان کی فوج ایک ہی مدینہ میں رہتی ہے جو

---

[a] صُول، ملوکِ جُرجان کا لقب ہے جیسے ملوکِ فارس کا لقب "کِسریٰ" اور ملوک الروم کا لقب "قیصر" ہے۔

بحیرہ کے کنارہ واقع ہے، اور وہ بیس ہزار سپاہ پر مشتمل ہے۔ ترکوں میں ان سے زیادہ سخت کوئی (قوم) نہیں ہے۔ یہ سو خرخیزوں کے مقابلہ میں اپنے دس آدمیوں کا حساب لگاتے ہیں۔

وہ بحیرہ جس پر مدینۂ تغزغز واقع ہے، اسے دور دور سے پہاڑ گھیرے ہوئے ہیں۔

بلاد کیماک

رہے بلاد کیماک، تو وہ الفوشجان الاسفل کے قصبۂ طراز سے، جس کے متعلق ہم کہہ چکے ہیں کہ وہ سمرقند کی دوسری جانب ۶۵ فرسخ پر واقع ہے، بائیں ہاتھ کو جہت شمال میں واقع ہے۔ اس کے اور طراز کے درمیان ۸۰ دن کا رستہ ہے، جو وسیع صحراؤں اور جنگلوں میں سے گزرتا ہے۔ اس راہ میں چارہ اور چشمہ ہیں۔ اگرچہ مسلمان ترکوں پر حملہ کرنے والے نہیں ہیں، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "ترکوں کو چھوڑے رہو جب تک وہ تمھیں
(۲۶۴) چھوڑے رہیں" تاہم ہم نے ان کے ملک اور ان کے احوال کا ذکر کر دیا ہے۔ کیونکہ ہم ابتدا ہی میں یہ شرط کر چکے تھے کہ بلاد اسلام کے گرد رہنے والی قوموں، اور مسلمانوں کی مخالف قوموں کا ذکر کریں گے۔

التبّت، جنوب کی طرف بلاد تغزغز کی دائیں جانب ہے۔ ذوالقرنین نے جب (ارض) الہند کے راجہ فورٌ[a] پر فتح پائی تو اکو قتل کیا اور الہند (ہندوستان) میں سات مہینہ قیام کیا۔ پھر التبّت اور الصین کی طرف فوجیں بھیجیں۔ اس کے فرستادوں میں سے بعض نے آکر

---

[a] پورس۔ روایات سے ثابت یہ ہے کہ اسکندر نے پورس کو مغلوب کرنے کے بعد قتل نہیں کیا بلکہ اکی شجاعت و بسالت کی وجہ سے اکی بادشاہت برقرار رکھی۔ پانیکار، تاریخ ہند قدیم، حصہ اول باب ششم۔

اطلاع دی کہ تمام ملوک مشرق نے دارا و فور شاہان فارس والہند پر اس کی فتوح اور اس کے عدل وحسن سیرت کی خبریں سن کر قبول طاعت وادائے خراج پر اجماع کر لیا ہے۔ چنانچہ وہ ارض الہند میں اپنے معتمد علیہ آدمیوں میں سے ایک کو تیس ہزار سپاہ کے ساتھ چھوڑ کر بلاد التبت آیا، یہاں کا بادشاہ تسلیم واطاعت کے لئے اس کی جانب بڑھا، اور اس سے کہا: اے بادشاہ! مجھے خبر پہنچی ہے کہ تو اپنے دشمنوں پر فتح پاکر عدل و ایفاء عہد سے پیش آتا ہے! میں نے جان لیا ہے کہ تیرے کل امور اللہ کی طرف سے ہیں، اس لئے میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اپنا ہاتھ تیرے ہاتھ میں دیدوں۔ تو جو کچھ چاہتا ہے میں اس میں تیری مخالفت کرنے اور تجھ سے جنگ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ تجھ سے جو بھی جنگ کرنے اور تجھ پر غالب ہونے کی کوشش کرے گا، وہ امر الٰہی سے مقابلہ کرنے والا ہے، اور جو امر الٰہی پر غلبہ حاصل کرنا چاہتا ہے وہ مغلوب ہوتا ہے۔ میں، اور میری قوم، اور وہ ملک جو میرے ہاتھ میں ہے، تیرا ہے، تو اس میں جو چاہے حکم فرما۔" اسکندر نے اس کا اچھا جواب دیا۔ اور کہا "جو اللہ کا حق پہچانے ہم پر واجب ہو جاتا ہے کہ اس کا حق پہچانیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم ہمارے پاس وہ عدل و وفا پاؤ گے جس سے تم راضی ہو گے"

اسکندر نے صحرائی ترکوں کی طرف جانے کے لئے اس سے رہنمائی چاہی، کیونکہ شہری ترک اس کی اطاعت میں داخل ہو چکے تھے، اس نے اس کی رہنمائی کی، اور اس کے سامنے ہدایا پیش کئے، اس نے لینے سے انکار کیا، مگر وہ اصرار کرتا رہا حتیٰ کہ اس نے وہ ہدایا قبول کر لئے۔ یہ ہدایا چار ہزار خروار (اوقار حمار) سونے، اور اتنی ہی مشک پر مشتمل تھے۔ اسکندر نے مشک کا دسواں حصہ اپنی بیوی روشنک — دختر دارا شاہ ایران کو دیا، اور

باقی اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا ؛ اور سونا اپنے بیت المال میں داخل کیا۔ ملک التبّت نے اس سے درخواست کی کہ وہ الصّین جانے والی فوج میں اس کو بھیجدے (اسکندر نے اس کی درخواست منظور کی) اور اس کو حکم دیا کہ وہ اپنے بیٹے کو اپنی مملکت پر اپنا جانشیں کرجائے؛ چنانچہ اس نے اپنے بیٹے مُداہیک کو اپنے ملک میں اپنا جانشیں کیا، اور اسکندر نے اس کو اپنے ایک آدمی کے ساتھ اپنی فوج کے مقدمہ میں، جو دس ہزار تھی، الصّین بھیجدیا، اور خود لشکر کے بڑے حصہ (۲۶۴) کے ساتھ اس کے پیچھے روانہ ہوا۔ صاحب الصّین بھی اس کی جانب نکلا، اس کے ساتھ دس لشکر تھے اور ہر لشکر میں ایک لاکھ فوج تھی؛ اس نے اسکندر کو کہلا بھیجا (اور اس میں ان خبروں کا ذکر کیا جو اس کی وفاء و کرم کے متعلق اس تک پہنچی تھیں، الخ) کہ ان حالات میں میں تم سے جنگ نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر تم جنگ کا ارادہ ہی رکھتے ہو تو میں اس سے عاجز بھی نہیں ہوں۔" پھر اس نے اسکندر سے دریافت کیا کہ" تم جو کچھ چاہتے ہو مجھے بتاؤ تا کہ میں امتثال کروں" اسکندر نے اس کا جواب دیا، اور اسے حکم دیا، کہ اپنی زمین کا عشر میرے پاس بھیجو، جیسا کہ دوسرے ملکوں نے کیا ہے ؛ اور اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو میں اللہ سے تمہارے خلاف مدد چاہوں گا۔ مجھے لشکر کی کثرت تعداد سے کوئی خوف نہیں ہے، کیونکہ اللہ کثیر کے مقابلہ میں قلیل کی نصرت پر قادر ہے۔" اسکندر نے اس جواب کے ساتھ اہل فارس و اہل الہند میں سے ایک جماعت اسکے پاس بھیجی، اور اسے حکم دیا کہ وہ ملک الصّین کو اُس عدل اور سلوکِ جمیل و حسن صَنیعَہ سے آگاہ کریں جو میں نے ان کے ملکوں میں کیا ہے۔ ملک الصّین نے اس کا جواب اطاعت سے دیا، اور درخواست کی کہ وہ صلح میں عشر کے بدلے ریشم و فرِنْد وغیرہ جو کچھ بھیجتا ہے، قبول کرلے ؛ اسکندر اس پر راضی ہو گیا اور یہ چیزیں اس نے

قبول کرلیں۔ چنانچہ دس لاکھ فرزند، دس لاکھ سَرَقہ ریشم، پانچ لاکھ کمخواب، دس ہزار کاٹھیاں (مع رکابوں اور لگاموں اور پوستینوں اور اس کے ساتھ کے دوسرے سامان کے، مص) اور دس لاکھ من چاندی پر فیصلہ ہوا؛ اور یہ مال اس نے ادا کردیا۔ اسکندر اس کے ملک میں ٹھیرا رہا، حتےٰ کہ ایک مدینہ بنوایا جس کا نام بُرج الحِجارہ (بُرج سنگ) رکھا، اور اس میں پانچ ہزار ایرانی مَرابِط کئے، جن کا سردار اس کا ایک ساتھی بنو کلیدس تھا۔ اس کے بعد وہ الصّین سے جہت شمال میں روانہ ہوا، ملک الصین اس کے ساتھ تھا، یہانتک کہ ارض شُول پہنچا، اس کو فتح کیا، اور یہاں دو مدینہ بنوائے، جن میں سے ایک کا نام شُول اور دوسرے کا خُمدان تھا۔ اور صاحب الصّین کو حکم دیا کہ وہ خُمدان کو اپنی فوجوں سے آباد کرے، اور شُول میں اس نے اپنے ساتھیوں کو مَرابِط کیا۔ اس کے بعد وہ صحرائی ترکوں کی طرف گیا، انھیں فتح کیا، اور خوب روندا۔ اسے ان ترکوں میں سے ایک ایسی قوم کی خبر پہنچی جو بڑی جمعیت رکھتی تھی، اور شمال کی جانب مشرقی ناحیہ میں رہتی تھی؛ اور اس کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ وہ لوگ زمین پر فساد پھیلانے والے ہیں۔ اس نے صاحب الصّین سے ان کے معاملہ میں مشورہ کیا، اس نے کہا: ان سے مواشی اور لوہے کے سوا کچھ مال غنیمت نہیں ملے گا۔ ناحیۂ شمال میں بحرالاَخضر انھیں محیط ہے، اور اسے کوئی عبور نہیں کرسکتا؛ (۲۶۵)
اور مغرب و جنوب میں آسمان سے باتیں کرنے والے پہاڑ ہیں جن سے کوئی گزر نہیں سکتا۔ ان تک پہنچنے کا صرف ایک رستہ ہے اور وہ ایک درہ ہے جو نہایت تنگ ہے، ایسا جیسے شِراک[سہ]۔ یہ لوگ زمین کے ایک گوشہ میں ہیں، اگر ان پہ اِس رستے کو بند کردیا جائے تو وہ اسی میں رہیں گے۔ لوگ ان کے شر سے

سہ جوتی کا تسمہ

محفوظ ہو جائیں گے، اور زمین سے ان کا فساد زائل ہو جائے گا۔ صاحب الصّین کی اس رائے میں جو وجہ صواب تھی اسکندر اسے سمجھ گیا، اور اس نے اس وادی کو بند کر دیا۔ یہ وہی سُدّ (= بند) ہے جس کا ذکر اللہ نے قرآن میں کیا ہے، اور اس کا قصہ بیان کیا ہے۔

پھر اسکندر شہری اور بت پرست ترکوں کی طرف واپس ہوا، اور ارض الصُّغد جا پہنچا۔ جہاں اس نے سمرقند والدّبوسیہ اور الاسکندریّۃ القصویٰ (یعنی الاسکندریۂ بعید) تعمیر کرائے۔ پھر ارض بُخارا کی طرف گیا اور وہاں بُخارا کی بنیاد ڈالی۔ پھر ارض مَرو پہنچا، اور ایک مدینہ تعمیر کیا۔ اور مدائن ہَراۃ و زَرنج بسائے۔ اور جُرجان کی طرف نکل کر الرّے، اصفہان، اور ہمَذان کی تعمیر کا حکم دیا۔ اس کے بعد ارض بابل کی طرف واپس ہو گیا اور وہاں کئی برس مقیم رہا۔

جنوبی سرحد

جب کہ ہم ثُغور مشرق کا ذکر کر چکے تو اب جنوب کی سمت رُخ کرتے ہیں۔ ادھر البُجہ و النُّوبہ کی سرحد ہے جن سے ایک ضَرِیبہ (= ٹیکس) پر جس کو البقط کہتے ہیں، صلح ہے۔ ان سے اور مسلمانوں سے کوئی جنگ نہیں ہے۔ ان کے معاملۂ صلح کا استقصاء ساتویں منزل میں ہوگا، جو اس باب سے متصل ہے۔ انشاء اللہ۔

مغربی سرحدیں

اب اس کے بعد ہم مغربی سرحدوں کا ذکر کرتے ہیں۔ اسکا پہلا علاقہ اِفرِیقیہ ہے، جو القَیرَوان کے نام سے موسوم ہے۔ یہ علاقہ بنی مروان کے حکمراں ہونے کے بعد جب سے فتح ہوا تھا، مُلکُ العراق کے زیر حکومت رہا۔ لیکن اب صاحب مغرب نے اس پر قبضہ کر لیا ہے اور وہ اس پر دست درازی کر کے بَرقہ تک کے علاقہ پر مستولی ہو گیا ہے۔

اِفرِیقیہ کے ماوراء بلاد تاہُرت ہیں، جو اِفرِیقیہ سے تیس دن کی مسافت پر واقع ہیں، اور ان پر الاِباضیہ کے سردار کی حکومت ہے، یہ لوگ خوارج میں سے ہیں۔ تاہُرت کے پیچھے ۲۴ دن کی مسافت پر بلد المُعتزلہ ہے، اور اس پر ایک رئیس عادل فرماں فرما ہے۔ ان کا عدل وفائض اور ان کی سیرت نیک ہے، ان کا علاقہ طنجہ اور اس کی نواحی پر مشتمل ہے؛ اور آجکل اس پر محمدؐ بن ادریس بن عبداللہ بن حسن بن حسین علیہ السلام کی (۲۶۹) اولاد حکمراں ہے۔ محمدؐ وَلِیلَہ میں رہتے تھے، جو مدائن طنجہ میں آخری مدینہ ہے؛ جب ان کا انتقال ہو گیا تو ان کی اولاد فاس کی طرف منتقل ہو گئی، جہاں یہ لوگ اب تک آباد ہیں۔ اس کے پیچھے بلاد الاَندلس ہیں، جن پر الاُموی مسلط ہیں، اور وہاں ان کا مسکن قُرطُبَہ ہے۔ الاَندُلس مغرب کی انتہا میں ہے، اور وہاں دو سمندروں کے ملنے کی جگہ ہے جن کا ذکر ہم کر چکے ہیں۔

کتاب الخراج وصنعۃ الکتابۃ کی چھٹی منزل ختم ہوئی

والحمد للّٰہ

اشاریہ

اسماء رجال و قبائل

(یہاں جن صفحات کا حوالہ دیا گیا ہے وہ پیشانی کے صفحے نہیں حاشیے کے صفحات ہیں)

اشاریہ

اسماء اماکن و امم

(یہاں جن صفحات کا حوالہ دیا گیا ہے وہ پیشانی کے صفحات نہیں حاشیہ کے صفحات ہیں)

الف

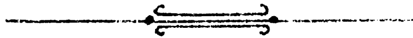
ب

خ

ش

غ

ک



آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس رفقا، مجلس انتظامی
علاوہ تحصیلات و نصاب پانچ کتابیں ایک ایک اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۲۔ اساتذۂ جامعہ عثمانیہ و کلیہ جات ملحقہ و گزیٹیڈ عہدہ داران جامعہ
اور اراکین دار الترجمہ دس کتابیں ایک ایک اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۳۔ طلباء میں رجسٹر شدہ دو کتابیں بی۔ اے۔ اور انٹرمیڈیٹ
کے طلبہ تین کتابیں ایم۔ اے۔ ایل ایل بی و تحقیقاتی جماعتوں سے
طلبہ پانچ کتابیں دو ہفتہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۴۔ مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ ہوں تو طلبہ سے بحساب
ایک آنہ یومیہ فی کتاب دیر انہ لیا جائیگا۔

۵۔ بشرط موقع کتابیں گھر جاری کی جا سکیں گی مگر اس غرض کے
لئے کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے۔

۶۔ کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو مستعیر پر ذمہ داری
عائد ہوگی۔

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان سیاہی یا پنسل سے
نہ لگایا جائے۔

۸۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں
جاری نہ کیا جا سکیں گی فقط